



فقہ حنفی کی عالم بنانے والی مایہ ناز کتاب

بہارِ شریعت (تخریج شدہ)

حصہ چہارم

مصنف

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رضوی سنی حنفی

قادری برکاتی علیہ رحمۃ اللہ القوی

پیشکش

مجلس: المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ تخریج)

E-mail: ilmia26@yahoo.com

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

(الصلوة والسلام) علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک وارضعابک یا حبیب اللہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : بہار شریعت (حصہ چہارم)

مصنف : صدر الشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

ترتیب، سہیل و تخریج : مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ تخریج)

سن طباعت : ۱۴۲۷ھ بمطابق ۲۰۰۶ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، کراچی

ملنے کے پتے:

مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر، کراچی

مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ منج بخش روڈ، لاہور

مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عید گاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینہ نزد پتیل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ، ملتان

مکتبۃ المدینہ چھوکی گھٹی، حیدر آباد

مکتبۃ المدینہ نزد ریلوے اسٹیشن، ڈی، ایف، آفس کوئٹہ

مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر ۱، النور اسٹریٹ، صدر پشاور

مکتبۃ المدینہ چوک شہیدان میر پور آزاد کشمیر

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”عالم بنانے والی کتاب“ کے 17 حروف کی نسبت سے ”بہار شریعت“ کو پڑھنے کی 17 باتیں

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ. ترجمہ: ”مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“

(المعجم الكبير للطبراني، الحديث: ۵۹۴۲، ج ۱۶، ص ۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ (۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1..... اخلاص کے ساتھ مسائل سیکھ کر رضائے الہی غزوہ جہل کا حقدار بنوں گا۔

2..... خُشی الوسخ اس کا بلاؤ اور 3..... قبلہ رُومطالعہ کروں گا۔

4..... اس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گا۔ 5..... اپنی نماز وغیرہ دُرست کروں گا۔

6..... جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ فَمَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ ترجمہ کنز الایمان: ”تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں“ (ب: ۱۶، النحل: ۴۳) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا۔

7..... (اپنے ذاتی نسخے پر) عند الضرورت خاص خاص مقامات پر اثر دلائل کروں گا۔

8..... (ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحے پر ضروری نکات لکھوں گا۔

9..... جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا۔

a..... زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔ b..... جو نہیں جانتے انہیں سکھاؤں گا۔

c..... جو علم میں برابر ہوگا اس سے مسائل میں تکرار کروں گا۔

d..... یہ پڑھ کر علمائے حق سے نہیں اُلجھوں گا۔ e..... دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

f..... (کم از کم ۱۴ عدد دیا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا۔

g..... اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری امت کو ایصال کروں گا۔

h..... کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المدينة العلمية

از: بانی دعوت اسلامی، عاشق اعلیٰ حضرت شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على احسانه وبفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم

”تلخ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوت اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ معتمد رکھتی ہے، ان تمام امور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لئے متحدہ مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدينة العلمية“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیان کرام تکفؤہم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

1..... شعبہ کتب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

2..... شعبہ درسی کتب

3..... شعبہ اصلاحی کتب

4..... شعبہ تراجم کتب

5..... شعبہ تقیش کتب

6..... شعبہ تخریج

”المدينة العلمية“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، عظیم المذکت، عظیم المرتبت،

پروانہ شمع رسالت، مجتہد دین و ملت، حامی سنت، مانی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الوسع سہل اسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بشمول "المدينة العلمية" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترغی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیور اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ کندہ خضر شہادت، خست البقیع میں مدفن اور خست الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ

علماء کی شان

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے عجیب، مقررِ نعمین الخُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ پُر نور ہے: کہ جنتی جنت میں علماء کرام کے محتاج ہوں گے، اس لئے کہ وہ ہر جمعہ کو اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ((تَمَنُّوا عَلَيَّ مَا سِئَلْتُمْ)) "مجھ سے مانگو، جو چاہو"، وہ جنتی علماء کرام کی طرف متوجہ ہوں گے کہ اپنے رب کریم سے کیا مانگیں؟، وہ فرمائیں گے، "یہ مانگو وہ مانگو۔" جیسے وہ لوگ دنیا میں علماء کرام کے محتاج تھے، جنت میں بھی ان کے محتاج ہوں گے۔

(الفردوس بما نُور الخطاب، الحديث: ۸۸۰، ج ۱، ص ۲۳۰)

و "الحامع الصغير" للسيوطي، الحديث: ۲۶۳۵، ص ۱۳۵)

پیش لفظ

پڑھئے بیٹھے اسلامی بھائیو!

”بہار شریعت“ صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا وہ عظیم علمی شاہکار ہے کہ تفصیلی مسائل سیکھنے کے لئے اردو زبان میں اس سے بہترین کوئی کتاب نہیں۔ اس کی تالیف کا زمانہ ۱۹۱۶ء سے ۱۹۳۳ء تک کے ستائیس سالہ عرصہ پر محیط ہے۔

بعض ناشرین کی طرف سے بہار شریعت کی طباعت میں برقی جانے والی غفلت کے پیش نظر تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوت اسلامی“ کی مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ نے بہار شریعت کو تخریج و تسہیل کے ساتھ پوری آن بان سے شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اس سلسلے میں ”بہار شریعت“ کا حصہ اول، دوم و سوم مع تخریج و تسہیل ”مکتبۃ المدینہ“ سے شائع ہو کر شاہراہ مقبولیت پر رواں دواں ہے۔ الحمد للہ عزوجل! اس عظیم تالیف کو پوری آب و تاب کے ساتھ شائع کرنے کے لئے مسلسل کوششیں جاری ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تیسرے حصے کی اشاعت کے قلیل وقفے کے بعد ”بہار شریعت“ کا چوتھا حصہ مع تخریج و تسہیل آپ کے سامنے ہے۔ امید ہے کہ تشنگان علم کو صدر الشریعہ کے دریائے فیض سے سیراب ہونے کا بھرپور موقع ملے گا۔ یہ حصہ نماز کے مسائل پر مشتمل ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں اس کے بقیہ تمام حصوں کو بھی اسی انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اس حصے پر بھی مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ کے ”شعبۃ تخریج“ کے مدنی علماء نے خوب کوشش کی ہے، جس کا اندازہ ذیل میں دی گئی کام کی تفصیل سے لگایا جاسکتا ہے:

- 1..... آیات و احادیث اور مسائل فقہیہ کے حوالہ جات کی اصل عربی کتب سے مقدمہ و بھر تخریج کی گئی ہے۔
- 2..... آیات قرآنیہ کو منقش بریکٹ ﴿﴾، کتابوں کے نام اور دیگر اہم عبارات Inverted Commas ”“ سے واضح کیا گیا ہے۔

- 3..... جہاں جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ ”صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم“ اور اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ ”عزوجل“ لکھا ہوا نہیں تھا وہاں بریکٹ میں اس انداز میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ (عزوجل)، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

4..... مشکل الفاظ کی تسہیل کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اور ہر حدیث و مسئلہ فی سطر سے شروع کرنے کا التزام کیا گیا ہے اور عوام و خواص کی سہولت کے لئے ہر مسئلے پر نمبر لگانے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

5..... کم از کم تین مرتبہ پروف ریڈنگ کی گئی ہے، مکتبہ رضویہ آرام باغ، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخہ کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو درحقیقت ہندوستان سے طبع شدہ قدیم نسخہ کا عکس ہے۔

6..... آخر میں ناخذ و مراجع کی فہرست، مصنفین و مؤلفین کے ناموں، ان کی سن وفات اور مطابع کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔

اس میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عزوجل کی عطا، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر کرم، علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بالخصوص شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین خصوصاً علماء کرام دامت فیضہم سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں ہمیں اپنی قیمتی آراء اور تجاویز سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام و خواص کے لیے نفع بخش بنائے!

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم!

شعبۃ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

نوٹ: تعارف مصنف صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی "بہار شریعت" "حصہ اول" مطبوعہ "مکتبۃ المدینہ" صفحہ ۱۳ تا ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

☆-----☆-----☆

فہرست

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
1	وتر کا بیان	1
1	وتر کے فضائل	2
2	وتر کے مسائل اور دعائے قنوت	3
7	سنن و نوافل کا بیان	4
7	نفل کی فضیلت	5
8	سنن مؤکدہ کا ذکر	6
8	سنت فجر کے فضائل	7
9	سنت ظہر کے فضائل	8
10	سنت عصر کے فضائل	9
10	سنت مغرب و صلاۃ الاوائین کے فضائل	10
11	سنت عشاء کا تاکد	11
11	سنن مؤکدہ و نوافل کے مسائل	12
17	نفل نماز شروع کر کے توڑنے کے مسائل	13
19	کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، لیٹ کر، گاڑی پر نفل نماز پڑھنے کے مسائل	14
21	فرض و واجب نماز سواری یا گاڑی پر پڑھنے کے مسائل و اعذار	15
22	منت مان کر نماز پڑھنے کے مسائل	16
23	تحیۃ المسجد کے مسائل و فضائل	17
24	تحیۃ الوضو و نماز اشراق و نماز چاشت کے فضائل و مسائل	18
25	نماز سفر و نماز واپسی سفر کے مسائل و فضائل صلاۃ اللیل و نماز تہجد کے مسائل و فضائل	19
29	رات میں پڑھنے کی بعض دعائیں	20

30	نماز استخارہ	21
32	صلاة التسبیح	22
34	نماز حاجت	23
35	نماز غوثیہ کی ترکیب	24
36	نماز توبہ و صلاة الرغائب	25
37	تراویح کا بیان	26
44	تہ نہ ز شروع کی اور جماعت قائم ہوئی، اس کے مسائل	27
46	ذان کے بعد مسجد سے چلے جانے کی ممانعت	28
47	اہم کی مخالفت کرنے اور جماعت میں شامل ہونے کے مسائل	29
48	قصا نماز کا بیان	30
49	نماز قضا کرنے کے عذر	31
50	قضا اور اعادہ کی تعریفیں اور قضا ہونے اور ان کے پڑھنے کی صورتیں	32
52	چند نمازیں قضا ہوئیں تو ان میں ترتیب واجب ہے اور اس کے شرائط	33
55	قضا عمری کے مسائل	34
55	قضا کے متفرق مسائل	35
56	فدیہ نماز کے مسائل	36
57	سجدة سہو کا بیان	37
69	نماز مریض کا بیان	38
75	سجدة تلاوت کا بیان	39
75	آیات سجدہ	40
81	سجدة تلاوت کی دعائیں	41
82	نماز میں آیت سجدہ پڑھنے کے مسائل	42

84	ایک مجلس میں آیت مجیدہ پڑھنے یا سننے کے مسائل اور مجلس بدلنے اور نہ بدلنے کی صورتیں	43
87	مجیدہ شکر کے بعض مواقع	44
88	نماز مسافر کا بیان	45
89	مسافر کو کہتے ہیں	46
92	مسافر کے احکام	47
93	نیت اقامت کے شرائط	48
97	مسافر نے مقیم کی اقتدا کی یا مقیم نے مسافر کی، اس کے احکام	49
99	وطن اصلی و وطن اقامت کے مسائل	50
101	جمعہ کا بیان	51
101	فضائل روزہ جمعہ	52
103	جمعہ کے دن ایک ایسا وقت ہے کہ اس میں دعا قبول ہوتی ہے	53
104	جمعہ کے دن یہ رات میں مرنے کے فضائل	54
105	فضائل نماز جمعہ	55
106	جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں	56
108	جمعہ کے دن نہانے اور خوشبو لگانے کے فضائل	57
110	جمعہ کے لیے اذان جانے کا ثواب اور گردن پھلانگنے کی ممانعت	58
111	جمعہ پڑھنے کے شرائط	59
111	پہلی شرط مصر اور اس کی تعریف و احکام	60
113	دوسری شرط بادشاہ اسلام اور اس کے احکام	61
115	تیسری شرط وقت ظہر اور اس سے مراد	62
115	چوتھی شرط خطبہ اور اس کے شرائط اور اس کی سنتیں اور مستحبات	63
118	پانچویں شرط جماعت اور اس کے مسائل	64

119	چھٹی شرط اذن عام	65
119	جمعہ واجب ہونے کے شرائط	66
122	شہر میں جمعہ کے دن طہر پڑھنے کے مسائل	67
123	خطبہ کے بعض دیگر مسائل	68
125	روز جمعہ و شب جمعہ کے بعض اعمال	69
126	عیدین کا بیان	70
128	عید کے دن مستحبات	71
130	نماز عید کی ترکیب اور مسبوق و لاحق کے احکام	72
133	تکبیر تشریق کے مسائل	73
135	گھن کی نماز کا بیان	74
137	بعض ایسے مواقع جن میں نماز پڑھنا مستحب ہے	75
138	آندھی اور باد کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت دعائیں	76
139	نماز استسقا کا بیان	77
144	نماز خوف کا بیان	78
148	کتاب الصائز	79
148	بیماری کا بیان اور اس کے بعض منافع	80
152	عیدت کے فضائل	81
155	موت آپ کا بیان	82
159	میت کے نہلانے کا بیان	83
166	کفن کا بیان	84
169	کفن پہننے کا طریقہ	85
170	مسئلہ ضروریہ	86

171	جنازہ لے چلنے کا بیان	87
174	نماز جنازہ کا بیان	88
174	نماز جنازہ کے شرائط	89
178	جنازہ کی چودہ دعائیں	90
185	نماز جنازہ کون پڑھائے	91
191	قبر و دفن کا بیان	92
197	زیارت قبور	93
199	دفن کے بعد تلقین	94
201	تعزیت کا بیان	95
203	سوک اور لوح کا بیان	96
206	شہید کا بیان	97
206	جہاد میں مقتول ہونے کے بعد وہ جن کو ثواب شہادت ملتا ہے	98
209	شہید نقیبی کی تعریف اور احکام	99
213	کعبۂ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان	100

نماز عصر کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ”جب مردہ قبر میں داخل ہوتا ہے، تو اسے سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے، وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے ((دَعْوِیْ اُصْلٰی)) ذرا ٹھہرو! مجھے نماز تو پڑھنے دو۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر القبر والیسی، الحدیث ۴۲۷۲، ص ۲۷۳۶)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ اس حدیث پاک کے اس حصے دَعْوِیْ اُصْلٰی (ذرا ٹھہرو! مجھے نماز تو پڑھنے دو۔) کے بارے میں فرماتے ہیں یعنی اسے فرشتوں اور اسوالات بعد میں کرنا، عصر کا وقت جا رہا ہے مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ یہ وہ کہے گا جو دنیا میں نماز عصر کا پابند تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ممکن ہے کہ اس عرض پر سوال و جواب ہی نہ ہوں اور ہوں تو نہایت آسان، کیونکہ اس کی یہ گفتگو تمام سوالوں کا جواب ہوگی۔ (مرآۃ المعاجیب، ج ۱، ص ۱۴۳)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ط

وتر کا بیان

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہاں میں سویا تھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بیدار ہوئے، مسواک کی اور وضو کیا اور اسی حالت میں آیا ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ (۱) ختم سورہ تک پڑھی پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں جن میں قیام و رکوع و سجود کو طویل کیا پھر پڑھ کر آرام فرمایا یہاں تک کہ سانس کی آواز آئی، پو پو تین بار میں چھ رکعتیں پڑھیں ہر بار مسواک و وضو کرتے اور ان سنتوں کی تلاوت فرماتے پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔ (۲)

حدیث ۲: نیز اُسی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کی نمازوں کے آخر میں وتر پڑھا اور فرماتے ہیں ”صبح سے بیشتر وتر پڑھو۔“ (۳)

حدیث ۳: مسلم و ترمذی و ابن ماجہ و غیر ہم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسے اندیشہ ہو کہ بچھی رات میں نہ اٹھے گا وہ اذان میں پڑھ لے اور جسے امید ہو کہ پچھلے کو اٹھے گا وہ بچھی رات میں پڑھے کہ آخر شب کی نماز مشہور ہے (یعنی اُس میں ملکہ رحمت حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل ہے۔ (۴)

حدیث ۴: ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ وتر ہے وتر کو محبوب رکھتا ہے، لہذا قرآن و الواو! وتر پڑھو۔ (۵) اور اسی کے مثل جابر و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی۔

حدیث ۵: ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ و خارجہ بن عذافر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی کہ وہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ وتر ہے، اللہ تعالیٰ نے اُسے عشاء و طلوع فجر کے درمیان میں رکھا ہے۔“ (۶) یہ حدیث دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے، مثلاً معاذ بن جبل و عبداللہ بن عمر و ابن عباس و عقبہ بن عامر جہنی و غیر ہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

1 پ ۲، البقرہ ۱۶۴ 2 ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاۃ المسافرین، الحدیث ۱۷۹۹، ص ۷۹۹

3 ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاۃ المسافرین، باب صلاۃ النبل إلح، الحدیث ۱۷۵۳، ۱۷۵۵، ص ۷۹۶

4 ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاۃ المسافرین، باب من تخاف أن لا یقوم من آخر النبل إلح، الحدیث ۱۷۶۶، ص ۷۹۶

5 ”جامع الترمذی“، أبواب النور، باب ماجاء أن النور لیس بحتوم، الحدیث ۴۵۳، ص ۱۶۸۸

6 ”مس أبی داؤد“، کتاب النور، باب استحباب النور، الحدیث ۱۴۱۸، ص ۱۳۲۹

حدیث ۱۲: ترمذی زید بن اسلم سے مرسل راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو وتر سے سو جائے تو صبح

کو پڑھ لے۔“ (۱)

حدیث ۱۶ تا ۱۳: امام احمد ابی بن کعب سے اور دارمی ابن عباس سے اور ابو داؤد و ترمذی ام المؤمنین صدیقہ سے اور

نسائی عبد الرحمن بن ابی زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں **سُبْحِ اسْمِ رَبِّكَ** **الْاَعْلٰی** اور دوسری میں **قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ** اور تیسری میں **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** پڑھتے۔“ (۲)

حدیث ۱۷: احمد و ابو داؤد و حاکم یا فادہ صحیح بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

”وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔“ (۳)

حدیث ۱۸: ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا

”جو وتر سے سو جائے یا بھول جائے، تو جب بیدار ہو یا یاد آئے پڑھ لے۔“ (۴)

حدیث ۱۹، ۲۰: احمد و نسائی و دارقطنی بروایت عبد الرحمن بن ابی زبیر عن ابیہ اور ابو داؤد و نسائی ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم

سے راوی، کہ ”حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وتر میں سلام پھیرتے، تین بار **سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقَلُوسِ** کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے۔“ (۵)

مسائل فقہیہ

وتر واجب ہے اگر کھو یا قصد نہ پڑھا تو قضا واجب ہے اور صاحب ترتیب کے لیے اگر یہ یاد ہے کہ نماز وتر نہیں پڑھی

ہے اور وقت میں گنجائش بھی ہے تو فجر کی نماز قاسد ہے، خواہ شروع سے پہلے یاد ہو یا درمیان میں یاد آجائے۔ (۶) (در مختار وغیرہ)

۱ ”جامع الترمذی“، أبواب الوتر، باب ماجاء في الرجل ينام عن الوتر أو يسي، الحديث. ۴۶۶، ص ۱۶۸۹

۲ ”مس السنائي“، كتاب قيام الليل، باب نوع آخر من نغارة في الوتر، الحديث ۱۷۳۲، ص ۲۲۰۲

۳ و ”جامع الترمذی“، أبواب الوتر، باب ماجاء في ما يقرأ به في الوتر، الحديث ۴۶۳، ص ۱۶۸۹

۴ ”مس أبي داؤد“، كتاب الوتر، باب فيمن سم يوتر، الحديث ۱۶۱۹، ص ۱۳۲۹

۵ ”جامع الترمذی“، أبواب الوتر، باب ماجاء في الرجل ينام عن الوتر أو يسي، الحديث ۴۶۵، ص ۱۶۸۹

۶ ”مس أبي داؤد“، كتاب الوتر، باب في الدعاء بعد الوتر، الحديث ۱۴۳۰، ص ۱۳۳۰

و ”مس السنائي“، كتاب قيام الليل، باب ذكر الاختلاف على شعبه فيه، الحديث ۱۷۳۳، ص ۲۲۰۲

۶ ”الدر المختار“، كتاب الصلاة، باب الوتر و الوافل، ج ۲، ص ۵۲۹ ۵۳۲ وغیرہ

مسئلہ ۱: وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر بغیر عذر نہیں ہو سکتی۔^(۱) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: نماز وتر تین رکعت ہے اور اس میں قعدہ اولی واجب ہے اور قعدہ اولی میں صرف التیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، نہ درود پڑھے نہ سلام پھیرے جیسے مغرب میں کرتے ہیں اُسی طرح کرے اور اگر قعدہ اولی بھول کر کھڑا ہو گیا تو سوئے کی اجازت نہیں بلکہ سجدہ سو کرے۔^(۲) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳: وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قراءت فرض ہے اور ہر ایک میں بعد فاتحہ سورت ملانا واجب اور بہتر یہ ہے کہ پہلی میں سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰی یا اِنَّا اَنۡرُوۡنَا دُوسری میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوۡنَ تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ اور کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھ لے، تیسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریر میں کرتے ہیں پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے، دعائے قنوت کا پڑھنا واجب ہے اور اس میں کسی خاص دعا کا پڑھنا ضروری نہیں، بہتر وہ دعائیں ہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور ان کے علاوہ کوئی درود پڑھے جب بھی حرج نہیں، سب میں زیادہ مشہور دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيۡبُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَنُشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَحْلَعُ وَمُتْرُكٌ مِّنْ يُّفَعَّرُكَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسُجُدُ وَالنِّكَ نَسْعٰی وَنَخْفِیْ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفٰرِ مُلْحِقٌ ۝^(۳)

اور بہتر یہ ہے کہ اس دعا کے ساتھ وہ دعا بھی پڑھے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعلیم فرمائی وہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْ مَنْ هَدِیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْ مَنْ عَافَیْتَ وَقَوِّیْ فِیْ مَنْ قَوَّیْتَ وَبَارِكْ لِّیْ فِیْ مَا اَعْطَیْتَ وَلَقَبِیْ شَرًّا مَا لَقَّبَیْتَ لِاَنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یَقْضِیْ عَلَیْكَ اَنَّهُ لَا یَدُلُّ مِنْ وَّآیَّتٍ وَلَا یَعْرِیْ مِنْ عَآذِیْتَ

1 "اسرار المستحضر"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والوافل، ج ۲، ص ۵۳۲ وغیرہ

2 "اندر المحضر" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والوافل، مطلب فی مکر وتر، ج ۲، ص ۵۳۲،

باب ماحود السہو، ص ۶۶۲.

3 الہی! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور ہر بھلائی کے ساتھ تیری شاکر کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا ہوتے ہیں در اس شخص کو چھوڑتے ہیں جو تیرا گناہ کرے۔ اے اللہ (عوجل)! ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور سعی کرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ تُبْحَاثُكَ رَبُّ الْيَتِمْ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ (1)

اور ایک دعا وہ ہے جو مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر وتر میں پڑھتے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَمُعَافَاتِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ. (2)

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عذابک الجحیم بالکفار ملحق کے بعد یہ پڑھتے تھے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَلْفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَأَنْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوَّهُمْ اللَّهُمَّ اَلْعَنُ كُفْرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ يُكْذِبُونَ رَسُولَكَ وَيُقَالِلُونَ أَوْلِيَانِكَ اللَّهُمَّ خَالَفَ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَرَلَّوْا أَعْدَاءَهُمْ وَأَبْرَأَ عَلَيْهِمْ بِأَنْسِكَ الَّذِي لَمْ يُؤْذَ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ. (3)

دُعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔ (4) (غنیہ و رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ ۴: دعائے قنوت آہستہ پڑھے، ام ہو یا منفرد یا مقتدی، ادا ہو یا قضاء، رمضان میں ہو یا اور دنوں میں۔ (5)

(رد المحتار)

- 1 الہی! تو مجھے ہدایت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے بدایت دی اور عافیت دے ان کے زمرہ میں جن میں تو نے عافیت دی اور ہر دوں ہو۔ ان میں جن کا تو دی ہوا اور جو کچھ تو نے دیا اس میں برکت دے اور جو کچھ تو نے فیصلہ کر دیا اس کے شر سے مجھے بچا دے۔ تو حکم کرتا ہے درگاہ پر حکم نہیں کیا جاتا بیٹک تیرا دوست ذیل نہیں ہوتا اور تیرا دشمن عزت نہیں پاتا تو برکت دے اے تو پاک ہے اے بیت (کعبہ) کے، لک اور اللہ (عزوجل) درود بھیجے نبی پر اور ان کی آل پر۔
- 2 اے اللہ (عزوجل) میں تیری خوشنودی کی پناہ مانگتا ہوں تیری ناخوشی سے اور تیری عافیت کی تیرے عذاب سے اور تیری ہی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے (تیرے عذاب سے) میں تیری پوری شائستگی کر سکتا ہوں جیسی تو نے اپنی شائستگی۔
- 3 اے اللہ (عزوجل) تو مجھے بخش دے، درمستحقین و مومنات و مسلمین و مسلمات کو اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دے اور ان کے آپس کی حالت درست کر دے اور ان کو اپنے دشمن و رخصدان کے دشمن پر مدد کر دے۔ اے اللہ (عزوجل) تو کفار و اہل کتاب پر سخت کر جو تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں، لہٰذا ان کی بات میں مخالفت ڈال دے اور ان کے قدموں کو ہٹا دے اور ان پر اپنا وہ عذاب نازل کر جو قوم مجرمن سے والہی نہیں ہوتا۔

4 "غنیۃ المتعلی" ص ۴۱۴ - ۴۱۸۔

5 و "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب النوتر و المواہل، مطب فی مکر النور، إلخ، ج ۲، ص ۵۳۴۔

5 "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب النوتر و المواہل، مطب فی مکر النور، إلخ، ج ۲، ص ۵۳۶۔

مسئلہ ۵: جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے یہ پڑھے۔

رَبَّنَا اِنَّا فِي الدُّنْيَا خَسَّةٌ وَفِي الْآخِرَةِ خَسَّةٌ وَفَنَّا عَذَابِ النَّارِ كِبٰۤى (۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو نہ قیام کی طرف لوٹے نہ رکوع میں پڑھے اور اگر قیام کی طرف لوٹ آیا اور قنوت پڑھا اور رکوع نہ کیا، تو نماز فاسد نہ ہوگی، مگر گنہگار ہوگا اور اگر صرف الحمد پڑھ کر رکوع میں چل گیا تو لوٹے اور سورت و قنوت پڑھے پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔ یوہیں اگر الحمد بھول گیا اور سورت پڑھ لی تھی تو لوٹے اور فاتحہ و سورت و قنوت پڑھ کر پھر رکوع کرے۔ (۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: امام کو رکوع میں یہ آیا کہ دعائے قنوت نہیں پڑھی تو قیام کی طرف عود نہ کرے (۳)، پھر بھی اگر کھڑا ہو گیا اور دعا پڑھی تو رکوع کا اعادہ نہ چاہیے (۴) اور اگر اعادہ کر لیا اور مقتدیوں نے پیسے رکوع میں امام کا ساتھ نہ دیا اور دوسرا امام کے ساتھ کیا، یہ پہلا رکوع امام کے ساتھ کیا دوسرا نہ کیا، دونوں حال میں ان کی نماز بھی فاسد نہ ہوگی۔ (۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: قنوت وتر میں مقتدی امام کی متابعت (۶) کرے، اگر مقتدی قنوت سے فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چل گیا تو مقتدی بھی امام کا ساتھ دے اور اگر امام نے بے قنوت پڑھے رکوع کر دیا اور مقتدی نے ابھی کچھ نہ پڑھا، تو مقتدی کو اگر رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو جب تو رکوع کر دے، ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع میں جائے اور اس خاص دعا کی حاجت نہیں جو دعائے قنوت کے نام سے مشہور ہے، بلکہ مطلقاً کوئی دعا جسے قنوت کہہ سکیں پڑھ لے۔ (۷) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۹: اگر شک ہوا کہ یہ رکعت پہلی ہے یا دوسری یا تیسری تو اس میں بھی قنوت پڑھے اور قعدہ کرے، پھر اور دو رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں قنوت بھی پڑھے اور قعدہ کرے۔ یوہیں دوسری اور تیسری ہونے میں شک واقع ہو تو دونوں میں

1 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج ۱، ص ۱۱۱

اے ہمارے پروردگار! تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

2 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج ۱، ص ۱۱۱

3 .. یعنی واپس نہ کوئے۔

4 .. یعنی رکوع نہ کوئے۔

5 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج ۱، ص ۱۱۱

6 .. پیروی۔

7 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج ۱، ص ۱۱۱

و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و اسوافل، مطلب الاقتداء بالشافعی، ج ۲، ص ۵۴۰

قنوت پڑھے۔^(۱) (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: بھول کر پہلی یا دوسری میں دعائے قنوت پڑھ لی تو تیسری میں پھر پڑھے یہی رائج ہے۔^(۲) (غنیہ، حید، بحر)

مسئلہ ۱۱: مسبوق امام کے ساتھ قنوت پڑھے بعد کو نہ پڑھے اور اگر امام کے ساتھ تیسری رکعت کے رکوع میں ملا ہے تو بعد کو جو پڑھے گا اس میں قنوت نہ پڑھے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: وتر کی نماز شافعی المذہب کے پیچھے پڑھ سکتا ہے، بشرطیکہ دوسری رکعت کے بعد سلام نہ پھیرے ورنہ صحیح نہیں وراس صورت میں قنوت امام کے ساتھ پڑھے یعنی تیسری رکعت کے رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد جب وہ شافعی امام پڑھے۔^(۴) (عالم کتب)

مسئلہ ۱۳: فجر میں اگر شافعی المذہب کی اقتدا کی اور اس نے اپنے مذہب کے موافق قنوت پڑھا تو یہ نہ پڑھے، بلکہ ہاتھ دکائے ہوئے اتنی دیر چپ کھڑا رہے۔^(۵) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: وتر کے سوا اور کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے۔ ہاں اگر حادثہ عظیمہ واقع ہو تو فجر میں بھی پڑھ سکتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ رکوع کے قبل قنوت پڑھے۔^(۶) (در مختار و جموی^(۷))

مسئلہ ۱۵: وتر کی نماز قضا ہو گئی تو قضا پڑھنی واجب ہے اگرچہ کتنا ہی زمانہ ہو گیا ہو، قصد اقصا کی ہو یا بھولے سے قضا

۱ "ابن المحتر"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ح ۲، ص ۵۴۱

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ح ۱، ص ۱۱۱

۲ "غنیۃ المسمی"، صلاۃ الوتر، ص ۴۲۲ و "المحرر الرائق"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ح ۲، ص ۷۳

۳ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ح ۱، ص ۱۱۱

۴ "ابن المحتر"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ح ۲، ص ۵۳۸ وغیرہ

۵ "ابن المحتر"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ح ۲، ص ۵۴۱ و "الفتاویٰ الرصویہ"، ح ۷، ص ۴۹۰

۷ بہار شریعت میں اس جگہ در مختار و شرنبلانی کا حوالہ لکھا ہے، لیکن ہم نے صدر الشریعہ کے فرمان کے مطابق "در مختار و جموی" کر دیا۔ چنانچہ صدر الشریعہ، بدر اطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی "فتاویٰ امجدیہ"، ج ۱، ص ۲۰۷ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ فقیر نے بہار شریعت میں بصورت نازلہ نماز فجر میں قنوت کا قبل رکوع ہوتا تحریر کیا مگر اس میں حوالہ شرنبلانی کا دیا۔ اس مسئلہ کی تحریر کے وقت یہ معلوم ہوا کہ شرنبلانی بعد از رکوع کے قائل ہیں۔ اصل مسودہ بہار شریعت کا نکلا کر دیکھا گیا اس میں پہلے یہ عبارت لکھی ہوئی تھی کہ قنوت نازلہ بعد از رکوع ہے اور شرنبلانی کا حوالہ۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے بعد از رکوع قلم زد کر دیا اور بجائے اس کے قبل رکوع ہو یا مگر غلطی سے شرنبلانی جو حوالہ تحریر تھا وہ قلم زد نہیں ہو، "لہذا لوگوں کو چاہیے کہ بہار شریعت میں شرنبلانی کو قلم زد کر کے اس کی جگہ پر جموی لکھ لیں۔" ۱۲۸

ہوگئی اور جب قضا پڑھے، تو اس میں قنوت بھی پڑھے۔ البتہ قضا میں تکبیر قنوت کے لیے ہاتھ نہ اٹھائے جب کہ لوگوں کے سامنے پڑھتا ہو کہ لوگ اس کی تفصیر پر مطلع ہوں گے۔^(۱) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۱۶: رمضان شریف کے عہدہ اور دنوں میں وتر جماعت سے نہ پڑھے اور اگر تہ اعلیٰ کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۱۷: جسے آخر شب میں جاگنے پر اعتماد ہو تو بہتر یہ ہے کہ کچھلی رات میں وتر پڑھے، ورنہ بعد عشاء پڑھے۔^(۳) (حدیث)

مسئلہ ۱۸: اول شب میں وتر پڑھ کر سو رہا، پھر کچھ بچے کو جاگا تو دوبارہ وتر پڑھنا جائز نہیں اور نوافل جتنے چاہے پڑھے۔^(۴) (غنیہ)

مسئلہ ۱۹: وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا بہتر ہے، اس کی پہلی رکعت میں اذا زلزلت، دوسری میں قل یا ایہا الکفرون پڑھنا بہتر ہے۔ حدیث میں ہے کہ ”اگر رات میں نہ اٹھا تو یہ تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گی۔“^(۵) یہ مضامین احادیث سے ثابت ہیں۔

سنن و نوافل کا بیان

حدیث ۱: صحیح بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے، اسے میں نے لڑائی کا اعلان دے دیا اور میرا بندہ کسی شے سے اس قدر تقرب حاصل نہیں کرتا جتنے فرائض سے ہوتا ہے اور نوافل کے ذریعہ سے ہمیشہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اسے محبوب بنایا ہوں اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے، تو اسے دوں گا اور پناہ مانگے تو پناہ دوں گا۔“^(۶) (المحدث)

۱ ”الاعتاوی الہدیۃ“، کتاب الصلاۃ، الباب انشام فی صلاۃ الوتر، ح ۱، ص ۱۱۱

و ”رد المحتار“، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب فی مکر الوتر، إلح، ح ۲، ص ۵۳۳

۲ ”الدر المختار“، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ح ۲، ص ۶۰۴

۳ مستفاد من ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاۃ المسافرین، باب من خاف ان لا یقوم، إلح، الحدیث ۱۷۶۶، ص ۷۹۶

۴ ”غیۃ المحتملی“، صلاۃ الوتر، ص ۴۲۴۔

۵ المرجع السابق

۶ ”صحیح البخاری“، کتاب الرقاق، باب التواضع، الحدیث ۶۵۰۲، ص ۵۴۵

(سنن مؤکدہ کا ذکر)

حدیث ۳۰۲: مسلم وابوداؤد وترندی و نسائی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”جو مسلمان بندہ اللہ (عزوجل) کے لیے ہر روز فرض کے علاوہ تلواع (نفل) کی بارہ رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا، چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو بعد مغرب اور دو بعد عشا اور دو قبل نماز فجر۔“ (1)

اور رکعت کی تفصیل صرف ترمذی میں ہے۔ ترمذی و نسائی وابن ماجہ کی روایت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ ہے کہ ”جو ان پر محافظت کرے گا، جنت میں داخل ہوگا۔“ (2)

حدیث ۴: ترمذی میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”ادھا رب نجوم فجر کے پہلے کی دو رکعتیں ہیں اور ادھا رب یحود مغرب کے بعد کی دو۔“ (3)

(سنن فجر کے فضائل)

حدیث ۵: مسلم و ترمذی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا (4) سے بہتر ہیں۔“ (5)

حدیث ۶: بخاری و مسلم وابوداؤد و نسائی انھیں سے راوی، کہتی ہیں ”حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان کی جتنی محافظت فرماتے کسی اور نفل نماز کی نہیں کرتے۔“ (6)

حدیث ۷: طبرانی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع دے؟ فرمایا ”فجر کی دونوں رکعتوں کو، زم کرلو، ان میں بڑی فضیلت ہے۔“ (7)

1 ”صحیح مسلم“ کتاب الصلاۃ المسافرین، باب فصل السنن، إلخ، الحدیث ۱۶۹۶، ص ۷۹۲

۲ ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاۃ، باب ما جاء فی صلی فی یوم و لیلة، إلخ، الحدیث ۴۱۵، ص ۱۶۸۴

3 ”مس السنائی“، کتاب قیام اللیل، إلخ، باب ثواب عن صلی فی الیوم و لیلة، إلخ، الحدیث ۱۷۹۵، ص ۲۲۰۶

4 ”جامع الترمذی“، أبواب التفسیر، باب ومن سورۃ النطور، الحدیث ۳۲۷۵، ص ۱۹۸۶

5 ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاۃ المسافرین، باب استحباب رکعتی صلاۃ الفجر، إلخ، الحدیث ۱۶۸۸، ص ۷۹۲

6 ”صحیح البخاری“، کتاب التہجد، باب تعاهد رکعتی الفجر، إلخ، الحدیث ۱۱۶۹، ص ۹۰

7 ”الریعیۃ و السہیۃ“، کتاب اسوأل، الحدیث ۳، ح ۱، ص ۲۲۳

حدیث ۸: ابوہلی بانہ حسن انھیں سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَهَيَّ قُرْآنَ کی برابر ہے اور قُلْ يٰ أَيُّهَا الْكَافِرُونَ چوتھی قرآن کی برابر اور ان دونوں کو فجر کی سنتوں میں پڑھتے اور یہ فرماتے کہ ان میں زمانہ کی رغبتیں ہیں۔“ (۱)

حدیث ۹: ابو داؤد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”فجر کی سنتیں نہ چھوڑو، اگرچہ تم پر دشمنوں کے گھوڑے آ پڑیں۔“ (۲)

(سنت ظہر کے فضائل)

حدیث ۱۰: احمد و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ ام المومنین ام حبیبہ ص رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جو شخص ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعتوں پر محافظت کرے، اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام فرمادے گا۔“ (۳) ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہا۔

حدیث ۱۱: ابو داؤد و ابن ماجہ ابوالخیر ابوالعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”ظہر سے پہلے چار رکعتیں جن کے درمیان میں سلام نہ پھیرا جائے، ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔“ (۴)

حدیث ۱۲: احمد و ترمذی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آفتاب ڈھکنے کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور فرماتے ”یہ ایسی ساعت ہے کہ اس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں، لہذا میں محبوب رکھتا ہوں کہ اس میں میرا کوئی عمل صالح بلند کیا جائے۔“ (۵)

حدیث ۱۳: بزار نے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ دو پہر کے بعد چار رکعت پڑھنے کو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) محبوب رکھتے، ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں دیکھتی ہوں کہ اس وقت میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نماز محبوب رکھتے ہیں، فرمایا ”اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ

1 ”الترغیب و الترہیب“، کتاب السواہل، الحدیث ۵، ج ۱، ص ۲۲۴

و ”المعجم الأوسط“، الحدیث: ۱۸۶، ج ۱، ص ۶۸۔

2 ”مس أبي داود“، کتاب التصو، باب فی تخفیفہما، الحدیث ۱۲۵۸، ص ۱۳۱۶

3 ”مس الساعی“، کتاب قیام اللیل، باب الاختلاف علی اسماعیل بن نبی خانہ، الحدیث ۱۸۱۷، ص ۲۲۰۷

4 ”مس أبي داود“، کتاب التصو، باب الأربع قبل الظهر و بعدها، الحدیث ۱۲۷۰، ص ۱۳۱۷

5 ”جامع الرمدي“، أبواب الوتر، باب ماجاء فی الصلاہ عند الروا، الحدیث ۴۷۸، ص ۱۶۹۰۔

مخلوق کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور اس نماز پر آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام محافظت کرتے۔“ (1)

حدیث ۱۵۱۴: طبرانی براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جس نے ظہر کے پہلے چار رکعتیں پڑھیں، گویا اس نے تہجد کی چار رکعتیں پڑھیں اور جس نے عشاء کے بعد چار پڑھیں، تو یہ شب قدر میں چار رکعتیں ہیں۔“ (2) عمر فاروق اعظم و بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسی کی مثل مروی۔

(سنت عصر کے فضائل)

حدیث ۱۶: احمد و ابوداؤد و ترمذی باقائدہ تحسین عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے، جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔“ (3)

حدیث ۱۷: ترمذی مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ”حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے۔“ (4) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ دو پڑھتے تھے۔ (5)

حدیث ۱۹۱۸: طبرانی کبیر میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو آگ پر حرام فرما دے گا۔“ (6) دوسری روایت طبرانی کی عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ ”حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے مجمع صحابہ میں جس میں امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، فرمایا ”جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے، اُسے آگ نہ بچھوئے گی۔“ (7)

(سنت مغرب کے فضائل)

حدیث ۲۱۲۰: رزین نے مکحول سے مرسلا روایت کی کہ فرماتے ہیں ”جو شخص بعد مغرب کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے، اُس کی نماز عظیمین میں اٹھائی جاتی ہے۔“ اور ایک روایت میں ”چار رکعت ہے۔“ نیز انھیں کی روایت

1 "مسند البراء" مسند ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الحدیث ۴۱۶۶، ج ۱۰، ص ۱۰۲.

2 "المعجم الأوسط" مطراوی، باب المیہ، الحدیث ۶۳۳۲، ج ۴، ص ۳۸۶.

3 "سیر اہی داؤد"، کتاب التَّوَعُّع، باب الصَّلَاة قبل العصر، الحدیث ۱۲۷۱، ص ۱۳۱۷.

4 "جامع الترمذی"، أبواب الصَّلَاة، باب ما جاء فی الأربع قبل العصر، الحدیث ۴۲۹، ص ۱۶۸۵.

5 "سیر اہی داؤد"، کتاب التَّوَعُّع، باب الصَّلَاة قبل العصر، الحدیث ۱۲۷۲، ص ۱۳۱۷.

6 "المعجم الكبير"، الحدیث: ۶۱۱، ج ۲۳، ص ۲۸۱.

7 "المعجم الأوسط"، باب الألف، الحدیث: ۲۵۸۰، ج ۲، ص ۷۷.

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، ”اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ فرماتے تھے مغرب کے بعد کی دونوں رکعتیں جلد پڑھو کہ وہ فرض کے ساتھ پیش ہوتی ہیں۔“ (۱)

حدیث ۲۲: ترمذی وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں۔ ”جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان میں کوئی بُری بات نہ کہے، تو بارہ برس کی عبادت کی برابر کی جائیں گی۔“ (۲)

حدیث ۲۳: طبرانی کی روایت عمر بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ فرماتے ہیں ”جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں۔“ (۳)

حدیث ۲۴: ترمذی کی روایت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے، ”جو مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔“ (۴)

حدیث ۲۵: ابوداؤد کی روایت، نہیں سے ہے، کہ فرماتی ہیں عشا کی نماز پڑھ کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے مکان میں جب تشریف لاتے تو ”چار یا چھ رکعتیں پڑھتے۔“ (۵)

مسائل فقہیہ

سنّتیں بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی۔ بلکہ عذر ایک بار بھی ترک کرے تو مستحق ملامت ہے اور ترک کی عادت کرے تو فاسق، مردود الشہادۃ، مستحق نار ہے۔ (۶) اور بعض ائمہ نے فرمایا کہ ”وہ گمراہ ٹھہرایا جائے گا اور گنہگار ہے، اگرچہ اس کا گناہ وہ جب کے ترک سے کم ہے۔“ کونوع میں ہے، کہ اس کا ترک قریب حرام کے ہے۔ اس کا تارک مستحق ہے کہ معاذ اللہ اشفاعت سے محروم ہو جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو میری سنت کو ترک کرے گا، اسے میری شفاعت نہ ملے گی۔“ سنت مؤکدہ کو سنن اہدی بھی کہتے ہیں۔

دوسری قسم غیر مؤکدہ ہے جس کو سنن الزوائد بھی کہتے ہیں۔ اس پر شریعت میں تاکید نہیں آئی، کبھی اس کو مستحب اور

1 ”مشکوۃ المصابیح“، کتاب الصلاۃ، باب السنن و فضائلها، الحدیث ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ح ۱، ص ۳۴۵

2 ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاۃ، باب ماجاء فی فصل التطوع، إلح، حدیث ۴۳۵، ص ۱۶۸۶

3 ”المعجم لأوسط“، باب المیم، الحدیث ۷۲۴۵، ح ۵، ص ۲۵۵

4 ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاۃ، باب ماجاء فی فصل التطوع، إلح، حدیث ۴۳۵، ص ۱۶۸۶

5 ”سنن أبی داؤد“، کتاب التطوع، باب الصلاۃ بعد العشاء، الحدیث ۱۳۰۳، ص ۱۳۲۰

یعنی اس کی گواہی قابل قبول نہیں اور جہنم کا حقدار ہے۔

مندوب بھی کہتے ہیں اور نفل عام ہے کہ سنت پر بھی اس کا اطلاق آیا ہے اور اس کے غیر کو بھی نفل کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام باب النوافل میں سنن کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ نفل ان کو بھی شامل ہے۔^(۱) (ردالمحتار) لہذا نفل کے جتنے احکام بیان ہوں گے وہ سنتوں کو بھی شامل ہوں گے، البتہ اگر سنتوں کے لیے کوئی خاص بات ہوگی تو اس مطلق حکم سے اس کو الگ کیا جائے گا جہاں استثنہ ہو، اسی مطلق حکم نفل میں شامل سمجھیں۔

مسئلہ ۱: سنت مؤکدہ یہ ہیں۔

(۱) دو رکعت نماز فجر سے پہلے

(۲) چار ظہر کے پہلے، دو بعد

(۳) دو مغرب کے بعد

(۴) دو عشا کے بعد اور

(۵) چار جمعہ سے پہلے، چار بعد یعنی جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے والے پر چودہ رکعتیں ہیں اور علاوہ جمعہ کے باقی دنوں

میں ہر روز بارہ رکعتیں۔^(۲) (علامہ کتب)

مسئلہ ۲: افضل یہ ہے کہ جمعہ کے بعد چار پڑھے، پھر دو کہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے۔^(۳) (غنیہ)

مسئلہ ۳: جو سنتیں چار رکعتی ہیں مثلاً جمعہ و ظہر کی تو چاروں ایک سلام سے پڑھی جائیں گی یعنی چاروں پڑھ کر چوتھی

کے بعد سہم پھیریں، یہ نہیں کہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں اور اگر کسی نے ایسا کیا تو سنتیں ادا نہ ہوئیں۔ یو ہیں اگر چار رکعت کی

سنت مانی اور دو دو رکعت کر کے چار پڑھیں تو منت پوری نہ ہوئی، بلکہ ضرور ہے کہ ایک سہم کے ساتھ چاروں پڑھے۔^(۴)

(در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۴: سب سنتوں میں قوی تر سنت فجر ہے، یہاں تک کہ بعض اس کو واجب کہتے ہیں اور اس کی مشروعیت کا اگر

کوئی انکار کرے تو اگر شبہ یا براہ جہل ہو تو خوف کفر ہے اور اگر وادانتہ بلاشبہ ہو تو اس کی تکفیر کی جائے گی و لہذا یہ سنتیں بلا عذر نہ

بیٹھ کر ہو سکتی ہیں نہ سواری پر نہ چلتی گاڑی پر، ان کا حکم ان باتوں میں بالکل مثل وتر ہے۔ ان کے بعد پھر مغرب کی سنتیں پھر ظہر

۱ "ردالمحتار"، کتاب الصلوٰۃ، مطلب فی السنۃ و تعاریفہا، ح ۱، ص ۲۳۰ وغیرہ

۲ "اسرار المحتار"، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر و النوافل، ح ۲، ص ۵۴۵

۳ "غنیۃ المحتملی"، فصل فی النوافل، ص ۳۸۹۔

۴ "اسرار المحتار"، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر و النوافل، ح ۲، ص ۵۴۵ وغیرہ

کے بعد کی پھر عشا کے بعد کی پھر ظہر سے پہلے کی سنتیں اور اصح یہ ہے کہ سنت فجر کے بعد ظہر کی پہلی سنتوں کا مرتبہ ہے کہ حدیث میں خاص ان کے بارے میں فرمایا کہ ”جو انھیں ترک کرے گا، اُسے میری شفاعت نہ پہنچے گی۔“ (۱) (رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ ۵: اگر کوئی عالم مرجع فتویٰ ہو کہ فتویٰ دینے میں اسے سنت پڑھنے کا موقع نہیں ملتا تو فجر کے عدوہ باقی سنتیں ترک کر سکتا ہے کہ اس وقت اگر موقع نہیں ہے تو موقوف رکھے، اگر وقت کے اندر موقع ملے پڑھ لے ورنہ معاف ہیں اور فجر کی سنتیں اس حالت میں بھی ترک نہیں کر سکتا۔ (۲) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۶: فجر کی نماز قضا ہوگئی اور زواں سے پہلے پڑھ لی تو سنتیں بھی پڑھے ورنہ نہیں عدوہ فجر کے اور سنتیں قضا ہو گئیں تو ان کی قضا نہیں۔ (۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۷: دو رکعت نفل پڑھے اور یہ گمان تھا کہ فجر طلوع نہ ہوئی بعد کو معلوم ہوا کہ طلوع ہو چکی تھی تو یہ رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام ہو جائیں گی اور چار رکعت کی نیت باندھی اور ان میں دو پچھلی طلوع فجر کے بعد واقع ہوئیں تو یہ سنت فجر کے قائم مقام نہ ہوں گی۔ (۴) (رد المحتار)

مسئلہ ۸: طلوع فجر سے پہلے سنت فجر جائز نہیں اور طلوع میں شک ہو جب بھی ناجائز اور طلوع کے ساتھ ساتھ شروع کی تو جائز ہے۔ (۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنت فوت ہوگئی اور فرض پڑھ لیے تو اگر وقت باقی ہے بعد فرض کے پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھ کر ان کو پڑھے۔ (۶) (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۰: فجر کی سنت قضا ہوگئی اور فرض پڑھ لیے تو اب سنتوں کی قضا نہیں ابتہام محمد، محمد بن عبد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے۔ (۷) (غنیہ) اور طلوع سے پیشتر (۸) بال اتفاق ممنوع ہے۔ (۹) (رد المحتار) حج کل

1 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب النور والواض، مصطب فی السس والواض، ج ۲، ص ۵۴۸ - ۵۵۰

2 "الندو المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب النور والواض، مططب فی سس والواض، ج ۲، ص ۵۴۹

3 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب النور والواض، مططب فی السس والواض، ج ۲، ص ۵۵۰

4 المرجع السابق

5 "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی الواض، ج ۱، ص ۱۱۲

6 "فتح القدیر"، کتاب الصلاۃ، باب دراک العریضۃ، ج ۱، ص ۴۱۶، و باب الواض، ص ۳۸۶

7 "حیۃ المتعلی"، فصل فی الواض، ص ۳۹۷.

8 یعنی سورج نکلنے سے پہلے۔

9 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب النور والواض، مططب فی السس والواض، ج ۲، ص ۵۵۰

اکثر عوام بعد فرض فوراً پڑھ لیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے، پڑھنا ہو تو آفتاب بند ہونے کے بعد زوال سے پہلے پڑھیں۔

مسئلہ ۱۱: قبل طلوع آفتاب سنت فجر قضا پڑھنے کے لیے یہ جملہ کرنا کہ شروع کر کے توڑ دے پھر ادا کرے یہ ناجائز

ہے۔ سنت فجر پڑھ لی اور فرض قضا ہو گئے تو قضا پڑھنے میں سنت کا اعادہ نہ کرے۔^(۱) (غنیہ)

مسئلہ ۱۲: فرض تنہا پڑھے جب بھی سنتوں کا ترک جائز نہیں ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: سنت فجر کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ کافرون اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ پڑھنا سنت ہے۔^(۳)

(غنیہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: جماعت قائم ہونے کے بعد کسی نفل کا شروع کرنا جائز نہیں سو سنت فجر کے کہ اگر یہ جانے کہ سنت پڑھنے

کے بعد جماعت مل جائے گی، اگرچہ قعدہ ہی میں شامل ہو گا تو سنت پڑھ لے مگر صف کے برابر پڑھنا جائز نہیں، بلکہ اپنے گھر

پڑھے یا بیرون مسجد کوئی جگہ قابل نماز ہو تو وہاں پڑھے اور یہ ممکن نہ ہو تو اگر اندر کے حصہ میں جماعت ہوتی ہو تو باہر کے حصہ میں

پڑھے، باہر کے حصہ میں ہو تو اندر اور اگر اس مسجد میں اندر باہر دو درجے نہ ہوں تو ستون یا بیڑ کی آڑ میں پڑھے کہ اس میں اور

صف میں حائل ہو جائے اور صف کے پیچھے پڑھنا بھی ممنوع ہے اگرچہ صف میں پڑھنا زیادہ بُرا ہے۔ آج کل اکثر عوام اس کا

بالکل خیال نہیں کرتے اور اسی صف میں گھس کر شروع کر دیتے ہیں یہ ناجائز ہے اور اگر ہنوز جماعت شروع نہ ہوئی تو جہاں چاہے

سنتیں شروع کرے خواہ کوئی سنت ہو۔^(۴) (غنیہ) مگر جانتا ہو کہ جماعت جہد قائم ہونے والی ہے اور یہ اس وقت تک سنتوں سے

فارغ نہ ہو گا تو ایسی جگہ نہ پڑھے کہ اس کے سبب صف قطع ہو۔

مسئلہ ۱۵: امام کو رکوع میں پایا اور یہ نہیں معلوم کہ پہلی رکعت کا رکوع ہے یا دوسری رکعت کا تو سنت ترک کرے اور مل

جائے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: اگر وقت میں گنجائش ہو اور اس وقت نوافل مکروہ نہ ہوں تو جتنے نوافل چاہے پڑھے اور اگر نماز فرض یا

جماعت جاتی رہے گی تو نوافل میں مشغول ہونا ناجائز ہے۔

۱ ... "غنیۃ المتملی"، فصل فی النوافل، ۳۹۸۔

۲ "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، ابواب التامع فی النوافل، ج ۱، ص ۱۱۲

۳ "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، ابواب التامع فی النوافل، ج ۱، ص ۱۱۲

و "غنیۃ المتملی"، فصل فی النوافل فروع لو ترک، ص ۳۹۹

۴ ... "غنیۃ المتملی"، فصل فی النوافل، ۳۹۶

۵ ... "الفتاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، ابواب العاشر فی ادراک الفریضۃ، ج ۱، ص ۱۲۰

مسئلہ ۱۷: سنت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے صبح یہ ہے کہ سنت باطل نہیں ہوتی البتہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہی حکم ہر اس کام کا ہے جو منافی تحریر ہے۔^(۱) (تنویر) اگر بیچ و ترا^(۲) یا کھانے میں مشغول ہو تو اعادہ کرے، ہاں سنت بعد یہ میں اگر کھانا لایا گیا اور بد مزہ ہو جانے کا اندیشہ ہے تو کھانا کھالے پھر سنت پڑھے مگر وقت جانے کا اندیشہ ہو تو پڑھنے کے بعد کھائے اور بلا عذر سنت بعد یہ کی بھی تاخیر مکروہ ہے اگرچہ ادا ہو جائے گی۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۸: عشا و عصر کے پہلے نیز عشا کے بعد چار چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا مستحب ہے اور یہ بھی اختیار ہے کہ عشا کے بعد دو ہی پڑھے مستحب ادا ہو جائے گا۔ یو ہیں ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے کہ حدیث میں فرمایا ”جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پڑھی فطرت کی، اللہ تعالیٰ اس پر ”مگ“ حرام فرمادے گا۔“^(۴)

علامہ سید طحاوی فرماتے ہیں کہ سرے سے آگ میں داخل ہی نہ ہوگا اور اس کے گنہ مٹا دیے جائیں گے اور جو اس پر مطالبات ہیں اللہ تعالیٰ اس کے فریق کو راضی کر دے گا یہ یہ مطلب ہے کہ اسے ایسے کاموں کی توفیق دے گا جن پر سزا نہ ہو۔^(۵) اور علامہ شامی فرماتے ہیں کہ اس کے لیے بشارت ہے کہ ”سعادت پر اس کا خاتمہ ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔“^(۶)

مسئلہ ۱۹: سنت کی منت مانی اور پڑھی سنت ادا ہوگئی۔ یو ہیں اگر شروع کر کے توڑ دی پھر پڑھی جب بھی سنت ادا ہوگئی۔^(۷) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۰: نفل نماز منت مان کر پڑھنا بغیر منت کے پڑھنے سے بہتر ہے جب کہ منت کسی شرط کے ساتھ نہ ہو، مثلاً فلاں بیمار صحیح ہو جائے گا تو اتنی نماز پڑھوں گا اور سنتوں میں منت نہ ماننا افضل ہے۔^(۸) (رد المحتار)

مسئلہ ۲۱: بعد مغرب چھ رکعتیں مستحب ہیں ان کو صلاۃ اراؤا بین کہتے ہیں، خواہ ایک سلام سے سب پڑھے یا دو سے یا

تین سے

1 "تنویر لأبصر" و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و الوافل، ج ۲، ص ۵۵۸

2 خرید و فروخت۔

3 "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و الوافل، مطب فی تحفہ المسجد، ج ۲، ص ۵۵۹

4 "جامع الترمذی"، أبواب الصلاة، الحديث: ۴۲۷، ص ۱۶۸۵.

5 "حاشیة الطحطاوی عنی الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و الوافل، ج ۱، ص ۲۸۴

6 "ردالمحار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و الوافل، مصب فی السس و الوافل، ج ۲، ص ۵۴۷

7 "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و الوافل، مبحث مہم فی الکلام علی لصحفة بعد سنة لفجر، ج ۲،

ص ۵۶۱

8 "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و الوافل، مطب فی الکلام علی حدیث النہی عن الدس، ج ۲، ص ۵۶۲

تین سے اور تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سہم پھیرنا افضل ہے۔^(۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۲: ظہر و مغرب و عشاء کے بعد جو مستحب ہے اس میں سنت مؤکدہ داخل ہے، مثلاً ظہر کے بعد چار پڑھیں تو مؤکدہ و مستحب دونوں ادا ہو گئیں اور یوں بھی ہو سکتا ہے کہ مؤکدہ و مستحب دونوں کو یک سہم کے ساتھ ادا کرے یعنی چار رکعت پر سلام پھیرے۔^(۲) (فتح القدیر)

مسئلہ ۲۳: عشاء کے قبل کی سنتیں جاتی رہیں تو ان کی قضا نہیں پھر بھی اگر بعد میں پڑھے گا تو نفل مستحب ہے، وہ سنت مستحبہ جو فوت ہوئی ادا نہ ہوئی۔^(۳) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۴: دن کے نفل میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعت سے زیادہ اور رات میں آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے اور افضل یہ ہے کہ دن ہو یا رات ہو چار چار رکعت پر سلام پھیرے۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۲۵: جو سنت مؤکدہ چار رکعتی ہے اس کے قعدہ اولیٰ میں صرف التیات پڑھے اگر بھول کر دو و شریف پڑھ لیا تو تہجد سہو کرے اور ان سنتوں میں جب تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوا تو سُبْحَنک و رَاغُوْذُ بھی نہ پڑھے اور ان کے علاوہ اور چار رکعت والے نوافل کے قعدہ اولیٰ میں بھی دو و شریف پڑھے اور تیسری رکعت میں سُبْحَنک اور رَاغُوْذُ بھی پڑھے، بشرطیکہ دو رکعت کے بعد قعدہ کیا ہو ورنہ پہلا سُبْحَنک اور رَاغُوْذُ کافی ہے، منت کی نماز کے بھی قعدہ اولیٰ میں دو و پڑھے اور تیسری میں سُبْحَنک و رَاغُوْذُ۔^(۵) (در مختار)

مسئلہ ۲۶: چار رکعت نفل پڑھے اور قعدہ اولیٰ فوت ہو گیا بلکہ قصد بھی ترک کر دیا تو نماز باطل نہ ہوئی اور بھول کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو عود نہ کرے اور تہجد سہو کر لے نماز کامل ادا ہوگی، اگر تین رکعتیں پڑھیں اور دوسری پر نہ بیٹھا تو نماز فاسد ہوگی اور اگر دو رکعت کی نیت باندھی تھی اور بغیر قعدہ کیے تیسری کے لیے کھڑا ہو گیا تو عود کرے ورنہ فاسد ہو جائے گی۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: نماز میں قیام طویل ہونا کثرت رکعات سے افضل ہے یعنی جب کہ کسی وقت معین تک نماز پڑھنا چاہے

۱ "ابن المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و الوافل، مطلب فی نسس و الوافل، ج ۲، ص ۵۴۷

۲ "فتح القدیر"، کتاب الصلاة، باب الوافل، ج ۱، ص ۳۸۶

۳ "ابن المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب. هل لإساءة دون الكراهة. إلج، ج ۲، ص ۶۲۱

۴ "ابن المختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و الوافل، ج ۲، ص ۵۵۰

۵ المرجع السابق، ص ۵۵۶

۶ "انصاری الہدیۃ"، کتاب الصلاة، انبای المامع فی الوافل، ج ۱، ص ۱۱۳

مثلاً دو رکعت میں اتنا وقت صرف کر دینا چار رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔^(۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۸: نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ مگر

(۱) تراویح و

(۲) تحیۃ المسجد اور

(۳) واپسی سفر کے دو نفل کہ ان کو مسجد میں پڑھنا بہتر ہے اور

(۴) احرام کی دو رکعتیں کہ میقات کے نزدیک کوئی مسجد ہو تو اس میں پڑھنا بہتر ہے اور

(۵) طواف کی دو رکعتیں کہ مقام ابراہیم کے پاس پڑھیں اور

(۶) محکف کے نوافل اور

(۷) سورج گہن کی نماز کہ مسجد میں پڑھے اور

(۸) اگر یہ خیال ہو کہ گھر یا کراہی کی مشغولی کے سبب نوافل فوت ہو جائیں گے یا گھر میں جی نہ لگے گا اور خشوع

کم ہو جائے گا تو مسجد ہی میں پڑھے۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۲۹: نفل کی ہر رکعت میں امام و منفرد پر قرات فرض ہے اور اگر مقتدی ہو اگرچہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے

اقتدا کی ہو تو امام کی قرات اس کے لیے بھی کافی ہے اس پر خود پڑھنا نہیں۔^(۳) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۰: نفل نماز قصد اشروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے کہ اگر توڑ دے گا قضا پڑھنی ہوگی اور اگر قصد اشروع

نہ کی تھی مثلاً یہ گمان تھا کہ فرض پڑھنا ہے اور فرض کی نیت سے شروع کیا پھر یاد آیا کہ پڑھ چکا تھا تو اب یہ نفل ہے اور توڑ دینے

سے قضا واجب نہیں بشرطیکہ یاد آتے ہی توڑ دے اور یاد آنے پر اس نماز کو پڑھنا اختیار کیا تو توڑ دینے سے قضا واجب ہوگی۔^(۴)

(در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۱: اگر بلا قصد نماز فاسد ہوگئی جب بھی قضا واجب ہے مثلاً تنیم سے پڑھ رہا تھا اور اثنائے نماز^(۵) میں پانی پر

۱ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب، فولهہ کل شعع من الفعل الصلاة لیس مطرداً،

ح ۲، ص ۵۵۴

۲ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب، فولهہ کل شعع من الفعل الصلاة لیس مطرداً، ح ۲، ص ۵۶۲

۳ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب، فولهہ کل شعع من الفعل الصلاة لیس مطرداً، ح ۲، ص ۵۷۳

۴ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب، فولهہ کل شعع من الفعل الصلاة لیس مطرداً، ح ۲، ص ۵۷۴-۵۷۶

۵ نماز کے دوران۔

قادر ہوا۔ یوہیں نفل پڑھتے ہیں عورت کو حیض آگیا تو قضا واجب ہوگئی بعد طہارت قضا پڑھے۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: شروع کرنے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ تحریر باندھے دوسری یہ کہ تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوگیا بشرطیکہ شروع صحیح ہو اور اگر شروع صحیح نہ ہو مثلاً انہی یا عورت کے پیچھے اقتدا کی یا بے وضو ناپاک کپڑوں میں شروع کر دی تو قضا واجب نہ ہوگی۔^(۲) (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت سے شروع کی پھر یاد آیا کہ یہ فرض مجھے پڑھنا ہے اور توڑ کر سی فرض کی نیت سے اقتدا کی جو وہ پڑھ رہا تھا یا توڑ کر دوسرے نفل کی نیت کر کے شامل ہوا تو اس نفل کی قضا واجب نہیں۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۳۴: طلوع وغروب و نصف النہار کے وقت نماز نفل شروع کی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت غیر مکروہ میں قضا پڑھے اور دوسرے وقت مکروہ میں قضا پڑھی جب بھی ہوگئی مگر گناہ ہوا اور پوری کر لی تو ہوگئی مگر وقت مکروہ میں پڑھنے کا گناہ ہوا، بد وجہ شرعی نفل شروع کر کے توڑ دینا حرام ہے۔^(۴) (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۳۵: نفل نماز شروع کی اگر چہ چار کی نیت باندھی جب بھی دو ہی رکعت شروع کرنے والا قرار دیا جائے گا کہ نفل کا ہر شفع (یعنی دو رکعت) علیحدہ علیحدہ نماز ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: چار رکعت نفل کی نیت باندھی اور شفع اول یا ثانی میں توڑ دی تو دو رکعت قضا واجب ہوگی مگر شفع ثانی توڑنے سے دو رکعت قضا واجب ہونے کی یہ شرط ہے کہ دوسری رکعت پر قعدہ کر چکا ہو ورنہ چار قضا کرنی ہوں گی۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۳۷: سنت مؤکدہ اور مت کی نماز اگر چار رکعتی ہو تو توڑنے سے چار کی قضا دے۔ یوہیں اگر چار رکعتی فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت باندھی اور توڑ دی تو چار کی قضا واجب ہے۔ پہلے شفع میں توڑی یا دوسرے میں۔^(۷) (درمختار وغیرہ)

1 "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب فی صلاة الحاجة، ح ۲، ص ۵۷۷

2 المرجع السابق، ص ۵۷۴، و "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، ح ۱، ص ۱۱۴

3 "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب فی صلاة الحاجة، ح ۲، ص ۵۷۴

4 "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب فی صلاة الحاجة، ح ۲، ص ۵۷۶ وغیرہ

5 "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، ح ۱، ص ۱۱۳

6 "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ح ۲، ص ۵۷۷

7 المرجع السابق، ص ۵۷۸، وغیرہ

فرمایا ہے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں، فرمایا: ”ہاں لیکن میں تم جیسا نہیں۔“ (۱) امام ابراہیم صلی وصاحب درمختار وصاحب رد المحتار نے فرمایا کہ یہ حکم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے خصائص سے ہے اور اسی حدیث سے استناد کیا۔ (۲)

مسئلہ ۴۲: اگر رکوع کی حد تک ٹھک کر نفل کا تحریرہ باندھا تو نماز نہ ہوگی۔ (۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۴۳: لیٹ کر نفل نماز جائز نہیں جب کہ عذر نہ ہو اور عذر کی وجہ سے ہو تو جائز ہے۔ (۴) (درمختار)

مسئلہ ۴۴: کھڑے ہو کر شروع کی تھی پھر بیٹھ گیا یا بیٹھ کر شروع کی تھی پھر کھڑا ہو گیا دونوں صورتیں جائز ہیں،

خواہ ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھی ایک بیٹھ کر یا ایک ہی رکعت کے ایک حصہ کو کھڑے ہو کر پڑھا اور کچھ حصہ بیٹھ کر۔ (۵) (درمختار، رد المحتار) مگر دوسری صورت یعنی کھڑے ہو کر شروع کی پھر بیٹھ گیا اس میں اختلاف ہے، لہذا بیچنا اولیٰ ہے۔

مسئلہ ۴۵: کھڑے ہو کر نفل پڑھتا تھا اور تھک گیا تھا تو عصا یا دیوار پر ٹیک لگا کر پڑھنے میں حرج نہیں۔ (۶)

(عائلیگری) اور بغیر تھکے بھی اگر ایب کرے تو کراہت ہے نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ ۴۶: نفل بیٹھ کر پڑھے تو اس طرح بیٹھے جیسے تشہد میں بیٹھا کرتے ہیں مگر قراءت کی حالت میں ناف کے

نیچے ہاتھ باندھے رہے جیسے قیام میں باندھتے ہیں۔ (۷) (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۴۷: بیرون شہر (۸) سواری پر بھی نفل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں استقبال قبلہ شرط نہیں بلکہ سواری جس

رخ کو چاہے ہو اور ہی مونہ ہو اور اگر ادھر مونہ نہ ہو تو نماز جائز نہیں اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف مونہ ہونا شرط نہیں

بلکہ سواری جدھر جارہی ہے اُس طرف ہو اور رکوع و سجود اشارہ سے کرے اور سجدہ کا اشارہ بہ نسبت رکوع کے پست ہو۔ (۹)

(درمختار، رد المحتار)

- 1 "صحیح مسلم"، کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا، باب جواز السافۃ قائما و قاعدا، إلح، الحدیث، ۱۷۱۵، ص ۷۹۳
- 2 "ابن المحضر" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و الوافل، مبحث المسائل ستہ عشریۃ، ج ۲، ص ۵۸۵
- 3 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و الوافل، مبحث المسائل الستہ عشریۃ، ج ۲، ص ۵۸۴
- 4 "ابن المحضر"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و الوافل، ج ۲، ص ۵۸۴
- 5 "ابن المحضر" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و الوافل، مبحث المسائل الستہ عشریۃ، ج ۲، ص ۵۸۴
- 6 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، ابواب التامع فی الوافل، ج ۱، ص ۱۱۴۔
- 7 "ابن المحضر" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و الوافل، مبحث المسائل ستہ عشریۃ، ج ۲، ص ۵۸۷
- 8 بیرون شہر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے مسافر پر قہر واجب ہوتا ہے۔ (عائلیگری) ۱۲ منہ حفظ رہے
- 9 "ابن المحضر" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و الوافل، مطلب فی صلاۃ علی الذبۃ، ج ۲، ص ۵۸۸

مسئلہ ۴۸: سواری پر نفل پڑھنے میں اگر ہانکنے کی ضرورت ہو اور عمل قلیل سے ہانکا مثلاً ایک پاؤں سے ایڑ لگائی یا ہاتھ میں چابک ہے اس سے ڈرایا تو حرج نہیں اور بلا ضرورت جائز نہیں۔^(۱) (رد المحتار)

مسئلہ ۴۹: سواری پر نماز شروع کی پھر عمل قلیل کے ساتھ اتر آیا تو اسی پر بنا کر سکتا ہے خواہ کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر مگر قبلہ کو منہ کرنا ضروری ہے اور زمین پر شروع کی تھی پھر سوار ہوا تو بنا نہیں کر سکتا نماز جاتی رہی۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۵۰: گاؤں یا خیمہ کا رہنے والا جب گاؤں یا خیمہ سے باہر ہوا تو سواری پر نفل پڑھ سکتا ہے۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۵۱: بیرون شہر سواری پر شروع کی تھی پڑھتے پڑھتے شہر میں داخل ہو گیا تو جب تک گھر نہ پہنچ سواری پر پوری کر سکتا ہے۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۵۲: محمل اور سواری پر نفل نماز مطلقاً جائز ہے جبکہ تنہا پڑھے اور نفل نماز جماعت سے پڑھنا چاہے تو اس کے لیے شرط یہ ہے کہ امام و مقتدی امگ امگ سوار یوں پر نہ ہوں۔^(۵) (در مختار)

مسئلہ ۵۳: محمل پر فرض نماز اس وقت جائز ہے کہ اترنے پر قادر نہ ہو، ہاں اگر ٹھہرا ہوا ہو اور اس کے نیچے لکڑیاں لگا دیں کہ زمین پر قائم ہو گیا تو جائز ہے۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۵۴: گاڑی کا ہوا^(۷) جانور پر رکھ ہو گاڑی کھڑی ہو یا چلتی اس کا حکم وہی ہے جو جانور پر نماز پڑھنے کا ہے یعنی فرض و واجب و سنت فجر بلا عذر جائز نہیں اور اگر جانور پر نہ ہو اور زکی ہوئی ہو تو نماز جائز ہے۔^(۸) (در مختار، رد المحتار) یہ حکم اس گاڑی کا ہے جس میں دو پیسے ہوں چار پیسے والی جب زکی ہو تو صرف ہوا جانور پر ہوگا اور گاڑی زمین پر مستقر ہوگی، لہذا جب ٹھہری ہوئی ہو اس پر نماز جائز ہوگی جیسے تخت پر۔

مسئلہ ۵۵: گاڑی اور سواری پر نماز پڑھنے کے لیے یہ عذر ہیں۔ (۱) میٹھ برس رہا ہے، (۲) اس قدر کچھڑ ہے کہ

۱ "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و الوافل، مطلب فی الصلاۃ علی الدابة، ج ۲، ص ۵۸۹

۲ "ابن المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و الوافل، ج ۲، ص ۵۸۹

۳ "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و الوافل، مطلب فی الصلاۃ، علی الدابة، ج ۲، ص ۵۸۸

۴ "ابن المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و الوافل، ج ۲، ص ۵۸۹

۵ "ابن المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و الوافل، ج ۲، ص ۵۹۰

۶ المرجع السابق، ص ۵۹۰

۷ یعنی وہ لکڑی جو گاڑی یا بل کے بیوں کے کندھے پر رکھی جاتی ہے۔

۸ "ابن المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و الوافل، ج ۲، ص ۵۹۱

اُتر کر پڑھے گا تو مونہہ دھنس جائے گا یا کچھڑ میں سن جائے گا یا جو کیز اچھ جائے گا وہ بالکل تھڑ جائے گا اور اس صورت میں سواری نہ ہو تو کھڑے کھڑے اشارے سے پڑھے (۳) ساتھی چلے جائیں گے، (۴) یا سواری کا جانور شریر ہے کہ سوار ہونے میں دشواری ہوگی مددگار کی ضرورت ہوگی اور مددگار موجود نہیں، (۵) یا وہ بوز حاہے کہ بغیر مددگار کے اُتر چڑھ نہ سکے گا اور مددگار موجود نہیں اور یہی حکم عورت کا ہے، (۶) یا مرض میں زیادتی ہوگی، (۷) جان (۸) یا مال، (۹) یا عورت کو آبرو کا اندیشہ ہو۔ (۱) (در مختار، رد المحتار)

چلتی ریل گاڑی پر بھی فرض و واجب و سنت فخر نہیں ہو سکتی اور اس کو جہاز اور کشتی کے حکم میں تصور کرنا غلطی ہے کہ کشتی اگر ٹھہرائی بھی جائے جب بھی زمین پر نہ ٹھہرے گی اور ریل گاڑی ایسی نہیں اور کشتی پر بھی اسی وقت نماز جائز ہے جب وہ بیچ دریا میں ہو کنارہ پر ہو اور خشکی پر آسکتا ہو تو اس پر بھی جائز نہیں ہے لہذا جب اسٹیشن پر گاڑی ٹھہرے اُس وقت یہ نمازیں پڑھے اور گردیکھے کہ وقت جاتا ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھ لے پھر جب موقع ملے اعادہ کرے کہ جہاں من جہۃ العباد (۲) کوئی شرط یا رکن مفقود ہو (۳) اُس کا یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۵۶: عمل کی ایک طرف خود سوار ہے دوسری طرف اس کی ماں یا زوجہ یا اور کوئی محارم میں ہے جو خود سوار نہیں ہو سکتی اور یہ خود اُتر چڑھ سکتا ہے مگر اس کے اُترنے میں عمل گر جانے کا اندیشہ ہے، اسے بھی اُسی پر پڑھنے کا حکم ہے۔ (۴) (در مختار)

مسئلہ ۵۷: جانور اور چلتی گاڑی پر اور اس گاڑی پر جس کا جانور پر ہو بلا عذر شرعی فرض و سنت فخر و تمام واجبات جیسے تر و نذر اور نفل جس کو توڑ دیا ہو اور بجدہ حمل و مت جب کہ آیت بجدہ زمین پر تلاوت کی ہو اور انہیں کر سکتا اور اگر عذر کی وجہ سے ہو تو ان سب میں شرط یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو قبلہ زد و کھڑا کر کے ادا کرے ورنہ جیسے بھی ممکن ہو۔ (۵) (در مختار)

مسئلہ ۵۸: کسی نے منت مانی کہ دو رکعتیں بغیر طہارت پڑھے گا یا ان میں قراءت نہ کرے گا یا نہ پڑھے گا یا ایک یا آدھی رکعت کی منت مانی تو ان سب صورتوں میں اُس پر دو رکعت طہارت و قراءت و ستر کے ساتھ واجب ہو گئیں اور تین کی مانی تو چار واجب ہو گئیں۔ (۶) (در مختار، رد المحتار، عالمگیری)

1 "السر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و الوافل، مطلب فی بقدرہ غیرہ، ج ۲، ص ۵۹۲

2 بندوں کی طرف سے۔ 3 یعنی نہ پایا گیا ہو۔

4 "السر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و الوافل، مطلب فی القادر بقدرہ غیرہ، ج ۲، ص ۵۹۳

5 المرجع السابق، ص ۵۹۴۔

6 "السر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و الوافل، مطلب فی بقدرہ بقدرہ غیرہ، ج ۲، ص ۵۹۵

و "العتوی انہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی الوافل، و مم یتصل بدلت مسائل، ج ۱، ص ۱۱۵

مسئلہ ۵۹: منت مانی کہ فلد۔ مقام پر نماز پڑھے گا اور اس سے کم درجہ کے مقام پر ادا کی ہوگئی۔ مثلاً مسجد حرام میں پڑھنے کی منت مانی اور مسجد قدس یا گھر کی مسجد میں ادا کی۔ عورت نے منت مانی کہ کل نماز پڑھے گی یا روزہ رکھے گی دوسرے دن اسے حیض آگیا تو قضا کرے اور اگر یہ منت مانی کہ حالت حیض میں دو رکعت پڑھے گی تو کچھ نہیں۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۶۰: منت مانی کہ آج دو رکعت پڑھے گا اور آج نہ پڑھی تو اس کی قضا نہیں، بلکہ کفارہ دینا ہوگا۔^(۲) (ع لگیری)

مسئلہ ۶۱: مہینہ بھر کی نماز کی منت مانی تو ایک مہینے کے فرض و وتر کی مثل اس پر واجب ہے منت کی مثل نہیں مگر وتر و مغرب کی جگہ چار رکعت پڑھے یعنی ہر روز بائیس رکعتیں۔^(۳) (ع لگیری)

مسئلہ ۶۲: اگر کھڑے ہو کر پڑھنے کی منت مانی تو کھڑے ہو کر پڑھنا واجب ہے اور مطلق نماز کی منت ہے تو اختیار ہے۔^(۴) (ع لگیری)

تنبیہ: نوافل تو بہت کثیر ہیں، اوقات ممنوعہ کے سوا آدی جتنے چاہے پڑھے مگر ان میں سے بعض جو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و آئمہ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں، بیان کیے جاتے ہیں۔

تحیۃ المسجد جو شخص مسجد میں آئے اُسے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ چار پڑھے۔^(۵) بخاری و مسلم ابوقحادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”جو شخص مسجد میں داخل ہو، بیٹھے سے پہلے دو رکعت پڑھے۔“^(۶)

مسئلہ ۱: ایسے وقت مسجد میں آیا جس میں نفل نماز مکروہ ہے مثلاً بعد طلوع فجر یا بعد نماز عصر و تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ تسبیح و تہلیل و درود شریف میں مشغول ہو حق مسجد ادا ہو جائے گا۔^(۷) (رد المحتار)

- 1 "ادرا المختار"، کتاب الصلاۃ، باب النور و النوافل، مطلب فی القادر، بعمرہ، ج ۲، ص ۵۹۶
- 2 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، و مما یصل بدلت مسائل، ج ۱، ص ۱۱۵
- 3 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، و مما یصل بدلت مسائل، ج ۱، ص ۱۱۵
- 4 المرجع السابق
- 5 "ادرا المختار"، کتاب الصلاۃ، باب النور و النوافل، مطلب فی تحیۃ المسجد، ج ۲، ص ۵۵۵
- 6 "صحیح البخاری"، کتاب الصلاۃ، باب إذا دخل المسجد فیرکع رکعتین، تحدیث ۴۴۴، ص ۳۸
- 7 "ادرا المختار"، کتاب الصلاۃ، باب النور و النوافل، مطلب فی تحیۃ المسجد، ج ۲، ص ۵۵۵

مسئلہ ۲: فرض یا سنت یا کوئی نماز مسجد میں پڑھ لی تحیۃ المسجد ادا ہوگئی اگرچہ تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی ہو۔ اس نماز کا حکم اس کے یہ ہے جو بے نیت نماز نہ گیا بلکہ درس و ذکر وغیرہ کے لیے گیا ہو۔ اگر فرض یا افتد کی نیت سے مسجد میں گیا تو یہی قائم مقام تحیۃ المسجد ہے بشرطیکہ داخل ہونے کے بعد ہی پڑھے اور اگر عرصہ کے بعد پڑھے گا تو تحیۃ المسجد پڑھے۔^(۱) (رد المحتار)

مسئلہ ۳: بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھ لے اور بغیر پڑھے بیٹھ گیا تو ساقط نہ ہوئی اب پڑھے۔^(۲) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۴: ہر روز ایک بار تحیۃ المسجد کافی ہے ہر بار ضرورت نہیں اور اگر کوئی شخص بے وضو مسجد میں گیا یا اور کوئی وجہ ہے کہ تحیۃ المسجد نہیں پڑھ سکتا تو چار بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہے۔^(۳) (در مختار)

تحیۃ الوضوء کے بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔^(۴)

صحیح مسلم میں ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے، اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“^(۵)

مسئلہ ۱: غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔ وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ الوضوء کے ہو جائیں گے۔^(۶) (رد المحتار)

نماز اشراق ترمذی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکر خدا کرتا رہا، یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھیں ”تو اسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔“^(۷)

نماز چاشت مستحب ہے، کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں^(۸) اور افضل بارہ ہیں کہ حدیث ۱: حدیث میں ہے، جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں، ”اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے

1 ”رد المحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فی تحیۃ المسجد، ج ۲، ص ۵۵۵

2 ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ج ۲، ص ۵۵۷

3 المرجع السابق.

4 ”تنویر الأبصار“ و ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ج ۲، ص ۵۶۳

5 ”صحیح مسلم“، کتاب الطہارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، تحدیث ۵۵۳، ص ۷۲۰

6 ”رد المحتار“، کتاب الصلوۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب سۃ الوضوء، ج ۲، ص ۵۶۳

7 ”جامع الترمذی“، أبواب السفر، باب ما ذکر مما یشترک من الحلو من فی المسجد، إلخ، الحدیث ۵۸۶، ص ۱۷۰۳

8 ”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی الوافل، ج ۱، ص ۱۱۶.

کا محل بنائے گا۔“ (۱) اس حدیث کو ترمذی وابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۳۵۲: صحیح مسلم شریف میں ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے (اور کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر بیع صدقہ ہے اور ہر حمد صدقہ ہے اور لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ”ان سب کی طرف سے دور کعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔“ (۲)

حدیث ۵۱۳: ترمذی ابو ذر داء ابو ذر سے اور ابو داؤد واری نعیم بن ہنار سے اور احمد ان سب سے راوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل فرماتا ہے اے ابن آدم ”شروع دن میں میرے لیے چار رکعتیں پڑھ لے، آخر دن تک میں حیر کی کفایت فرماؤں گا۔“ (۳)

طبرانی ابو ذر داء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جس نے دور کعتیں چاشت کی پڑھیں، غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو چار پڑھے عابدین میں لکھا جائے گا اور جو چھ پڑھے اس دن اُس کی کفایت کی گئی اور جو آٹھ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قائمین میں لکھے گا اور جو بارہ پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں ایک محل بنائے گا اور کوئی دن یا رات نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندوں پر احسان و صدقہ نہ کرے اور اس بندہ سے بڑھ کر کسی پر احسان نہ کیا جیسے اپنا ذکر الہام کیا۔“ (۴)

احمد و ترمذی وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جو چاشت کی دور کعتوں پر محافظت کرے، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔“ (۵)

مسئلہ ۱: اس کا وقت آفتاب بند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔ (۶) (عالمگیری، رد المحتار)

نماز سفر کہ سفر میں جاتے وقت دور کعتیں اپنے گھر پر پڑھ کر جائے۔ (۷) طبرانی کی حدیث میں ہے کہ ”کسی نے

1 ”جامع السرمدي“، أبواب الوتر، باب ماجاء في صلاة الصلحی، الحديث ۴۷۳، ص ۱۶۹۰

2 ”صحيح مسلم“، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الصلحی، بخ، الحديث ۱۶۷۱، ص ۷۹۱

3 ”جامع السرمدي“، أبواب الوتر، باب ماجاء في صلاة الصلحی، الحديث ۴۷۵، ص ۱۶۹۰

4 ”الترغيب والترهيب“، الترغيب في صلاة الصلحی، الحديث ۱۴، ج ۱، ص ۲۶۶

5 ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث ۱۰۴۸۵، ج ۳، ص ۵۶۴

6 ”انصاوی الہندیہ“، کتاب الصلاة، انبیا السامع في الوافل، ج ۱، ص ۱۱۲

و ”رد المحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و الوافل، مطلب۔ سة الوصوء، ج ۲، ص ۵۶۳

7 ”رد المحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و الوافل، مطلب في ركعتي السفر، ج ۲، ص ۵۶۵

اپنے اہل کے پاس اُن دور کعتوں سے بہتر نہ چھوڑا، جو بوقت ارادہ سفر ان کے پاس پڑھیں۔“ (1)

نماز واپسی سفر کہ سفر سے واپس ہو کر دو رکعتیں مسجد میں ادا کرے۔ (2) صحیح مسلم میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے دن میں چار شت کے وقت تشریف لاتے اور بتداء مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں اُس میں نماز پڑھتے پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے۔“ (3)

مسئلہ: مسافر کو چاہیے کہ منزل میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھے جیسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ (4) (ردالمحتار)

صلاة اللیل ایک رات میں بعد نماز عشا جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلاۃ اللیل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں کہ۔

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں مرفوعاً ہے فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔ (5) اور حدیث ۲: طبرانی نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رات میں کچھ نماز ضروری ہے، مگر چہ اتنی ہی دیر جتنی دیر میں بکری دودھ پیتے ہیں اور فرض عشا کے بعد جو نماز پڑھی وہ صلاۃ اللیل ہے۔ (6)

(نماز تہجد)

مسئلہ ۱: اسی صلاۃ اللیل کی ایک قسم تہجد ہے کہ عشا کے بعد رات میں سو کر ٹھیں اور نوافل پڑھیں، سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں وہ تہجد نہیں۔ (7) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: تہجد نفل کا نام ہے اگر کوئی عشا کے بعد سو رہا پھر اٹھ کر قضا پڑھی تو اُس کو تہجد نہ کہیں گے۔ (8) (ردالمحتار)

1 "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و الواف، مطلب فی رکعتی السفر، ج ۲، ص ۵۶۵

2 "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و الواف، مطلب فی رکعتی السفر، ج ۲، ص ۵۶۵

3 "صحیح مسلم"، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب رکعتی فی المسجد، إنح، الحدیث ۱۶۵۹، ص ۷۹۰

4 "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و الواف، مطلب فی رکعتی السفر، ج ۲، ص ۵۶۵

5 "صحیح مسلم"، کتاب الصیام، باب فصل صوم المحرم، الحدیث ۲۷۵۵، ص ۸۶۶

6 "المعجم الکبیر"، باب الألف، الحدیث: ۷۸۷، ج ۱، ص ۲۷۱

7 "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و الواف، مطلب فی صلاة نفل، ج ۲، ص ۵۶۶

8 "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و الواف، مطلب فی صلاة نفل، ج ۲، ص ۵۶۷

مسئلہ ۳: کم سے کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں اور

حدیث ۳: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آٹھ تک ثابت۔

حدیث ۴: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دونوں دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔“ اس حدیث کو نسائی وابن ماجہ اپنی سنن میں اور ابن حبان اپنی صحیح میں اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور منذری نے کہا یہ حدیث بر شرط شیعین صحیح ہے۔^(۱) (رد المحتار)

مسئلہ ۴: جو شخص دو تہائی رات سونا چاہے اور ایک تہائی عبادت کرنا، اُسے افضل یہ ہے کہ پہلی اور پچھلی تہائی میں سوئے اور بیچ کی تہائی میں عبادت کرے اور اگر نصف شب میں سونا چاہتا ہے اور نصف جاگنا تو پچھلی نصف میں عبادت افضل ہے کہ حدیث ۵: صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ رب عزوجل ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے آسمان دنیا پر تھکنی خاص فرماتا ہے اور فرماتا ہے ”ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی بخشش کر دوں۔“^(۲) اور سب سے بڑھ کر تو نماز داود ہے۔ کہ

حدیث ۶: بخاری و مسلم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا سب نمازوں میں اللہ عزوجل کو زیادہ محبوب نماز داود ہے کہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات عبادت کرتے پھر چھٹے حصہ میں سوتے۔^(۳) مسئلہ ۵: جو شخص تہجد کا عادی ہو بلا عذر اُسے چھوڑنا مکروہ ہے۔ کہ

حدیث ۷: صحیح بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد فرمایا ”اے عبد اللہ! توفلاں کی طرح نہ ہونا کہ رات میں اٹھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔“^(۴) نیز حدیث ۸: بخاری و مسلم وغیرہما میں ہے فرمایا کہ ”اعمال میں زیادہ پسند اللہ عزوجل کو وہ ہے جو ہمیشہ ہو، اگرچہ تھوڑا ہو۔“^(۵)

1 "المستدرک" لحاکم، کتاب صلاة التطوع، باب بודیع العشر بر کتہیں، الحدیث ۱۲۳۰، ج ۱، ص ۲۲۴

"رد المحتار"، کتاب الصلاة باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة البیل، ج ۲، ص ۵۶۷

2 "صحیح مسلم"، کتاب صلاة المسافرين، باب الترغیب فی الدعاء، إلخ، الحدیث ۱۷۷۲، ص ۷۹۷

3 "صحیح ابیحاری"، کتاب احادیث الانبیاء، باب احب الصلاة إلی اللہ صلاة داود، إلخ، الحدیث ۳۴۲۰، ص ۲۷۹

4 "صحیح ابیحاری"، کتاب التہجد، باب ما یکرہ من ترک قیام اللیل من کمال یقومہ، الحدیث ۱۱۵۲، ص ۹۰

5 "صحیح مسلم"، کتاب صلاة المسافرين، باب فسیلة العمل الدائم، إلخ، الحدیث: ۱۸۳۰، ص ۸۰۱

مسئلہ ۶: عیدین اور پندرہویں شعبان کی راتوں اور رمضان کی اخیر دس راتوں اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے اکثر حصہ میں جاگنا بھی شب بیداری ہے۔^(۱) (در مختار) عیدین کی راتوں میں شب بیداری یہ ہے کہ عشا و صبح دونوں جماعت اولیٰ سے ہوں۔ کہ

صحیح حدیث میں فرمایا ”جس نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی، اُس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے نماز فجر جماعت سے پڑھی، اس نے ساری رات عبادت کی۔“^(۲) اور ان راتوں میں اگر جاگے گا تو نماز عید و قربانی وغیرہ میں دقت ہوگی۔ لہذا اسی پر اکتفا کرے اور اگر ان کاموں میں فرق نہ آئے تو جاگنا بہت بہتر۔

مسئلہ ۷: ان راتوں میں تہ نفل نماز پڑھنا اور تلاوت قرآن مجید اور حدیث پڑھنا اور سنتا اور درود شریف پڑھنا شب بیداری ہے نہ کہ خالی جاگنا۔^(۳) (رد المحتار) صلاۃ اللیل کے متعلق آٹھ حدیثیں ضمنتا بھی مذکور ہوئیں اس کے فضائل کی بعض حدیثیں اور سنیں۔

حدیث ۹: ترمذی وابن ماجہ و حاکم بر شرط شیخین عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے۔“ تو کثرت سے لوگ حاضر خدمت ہوئے، میں بھی حاضر ہوا، جب میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے چہرہ کو غور سے دیکھا پہچان لیا کہ یہ مونہ جھوٹوں کا مونہ نہیں۔ کہتے ہیں یہی بات جو میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے سنی یہ ہے فرمایا: ”اے لوگو! سلام شائع کرو اور کھانا کھاؤ اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو اور رات میں نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔“^(۴)

حدیث ۱۰: حاکم نے باقائدہ صحیح روایت کی، کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوال کیا تھا کوئی ایسی چیز ارشاد ہو کہ اُس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہوں؟ اُس پر بھی وہی جواب ارشاد ہوا۔^(۵)

حدیث ۱۱، ۱۲: طبرانی کبیر میں باسناد حسن و حاکم باقائدہ صحیح بر شرط شیخین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جنت میں ایک بالا خانہ ہے کہ باہر کا اندر سے دکھائی دیتا ہے اور اندر کا باہر سے۔“ ابوہریرہ

۱ ”السر المحض“، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و الواض، ج ۲، ص ۵۶۸

۲ ”صحيح مسلم“، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فصل الصلاۃ العشاء، إلخ، بحديث، ۱۴۹۱، ص ۷۷۹

۳ ”رد المحتار“، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و الواض، مطبوع في حياء نیالی انجیلین، إلخ، ج ۲، ص ۵۶۹

۴ ”المستدرک“، لحاکم، کتاب البر والصلة، باب إرحموا أهل الارض، إلخ، بالحديث: ۷۳۵۹، ج ۵، ص ۲۲۱

۵ ”الترغيب و الترہيب“، کتاب الواض، الترغيب في قيام اللیل، بالحديث، ۴، ج ۱، ص ۲۳۹

۶ ”المستدرک“، لحاکم، کتاب البر والصلة، باب إرحموا أهل الارض، إلخ، بالحديث: ۷۳۶۰، ج ۵، ص ۲۲۱

اشعری نے عرض کی، یا رسول اللہ (عز وجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ کس کے لیے ہے؟ فرمایا ”اُس کے لیے کہ اچھی بات کرے اور کھانا کھلائے اور رات میں قیام کرے جب لوگ سوتے ہوں۔“ (۱) اور اسی کے مثل ابوہلک اشعری صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۱۳: بیہقی کی ایک روایت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ فرماتے ہیں قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کیے جائیں گے، اس وقت منادی پکارے گا، کہیں ہیں وہ جن کی کروٹیں خواب گاہوں سے جدا ہوتی تھیں؟ وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے پھر اور لوگوں کے لیے حساب کا حکم ہوگا۔ (۲)

حدیث ۱۴: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں ”رات میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مرد مسلمان اُس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھدائی مانگے، وہ اسے دے گا ورنہ ہر رات میں ہے۔“ (۳)

حدیث ۱۵، ۱۶: ترمذی ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں ”قیام اللیل کو اپنے اوپر لازم کرلو کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب (عز وجل) کی طرف قربت کا ذریعہ اور سیئات کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا۔“ (۴) اور سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے، کہ ”بدن سے بیماری دفع کرنے والا ہے۔“ (۵)

حدیث ۱۷: صحیح بخاری میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جو رات میں اُٹھے ورنہ دعا پڑھے۔“

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَنَ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۶)

- 1 "المستدرک" لحاکم، کتاب صلاۃ التطوع، باب صلاۃ الحاجة، الحديث ۱۲۴۰، ج ۱، ص ۶۳۱ عن عبد الله بن عمرو
- 2 "شعب الإيمان"، باب في الصلوات، الحديث ۳۲۴۴، ج ۳، ص ۱۶۹
- 3 "صحيح مسلم"، کتاب صلاۃ المسافرين، باب في الليل ساعة مستجاب فيها الدعاء، الحديث ۱۷۷۰، ص ۷۹۶
- 4 "جامع الترمذي"، کتاب الدعوات، باب من فتح له منكم باب الدعاء، الحديث ۳۵۴۹، ص ۲۰۱۷
- "المعجم الكبير"، باب السنين، الحديث: ۶۱۵۴، ج ۶، ص ۲۵۸.

6 اللہ (عز وجل) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ (عز وجل) اور حمد ہے اللہ (عز وجل) کے لیے اور اللہ (عز وجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ (عز وجل) بڑا ہے اور نہیں ہے گناہ سے پھرنا اور نہ نیکی کی طاقت مگر اللہ (عز وجل) کے ساتھ اے میرے پروردگار! تُو مجھے بخش دے۔ ۱۲

پھر جو دعا کرے مقبول ہوگی اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز مقبول ہوگی۔“ (۱)

حدیث ۱۸: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَسَمُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْحِجَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالْيَوْمُ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَآلَيْكَ اَنْبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَآلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدْ كُنْتُ وَمَا اخْرُتُ وَمَا اسْرَزْتُ وَمَا اَعْلَسْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلَهَ غَيْرُكَ (۲)

یہ ایک دعا اور چند حدیثیں ذکر کر دی گئیں اور ان کے علاوہ اس نماز کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں، جسے اللہ عزوجل توفیق عطا فرمائے اس کے لیے یہی بس ہیں۔

نماز استخارہ

حدیث صحیح جس کو مسلم کے سوا جہت محدثین نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے، جیسے قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے، فرماتے ہیں:

1 "صحیح البخاری"، کتاب التہجد، باب فصل من تعداد من اللیل فصلی، الحدیث ۱۱۵۴، ص ۹۰

و "مرقۃ المفاتیح"، کتاب الصلوۃ، باب ما یقول إذا قام من اللیل، تحت الحدیث ۱۲۱۳، ج ۳، ص ۲۸۸

2 "صحیح البخاری"، کتاب التہجد، باب التہجد باللیل، الحدیث ۱۱۲۰، ص ۸۷

الہی تیرے ہی لیے حمد ہے، آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا تو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے تو سب کا بادشاہ ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے، تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملنا (قیامت) حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور نبی حق ہیں اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ (عزوجل) تیرے لیے میں اسلام لیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر توکل کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے خصومت کی اور تیری ہی طرف فیصلہ لایا پس تو بخش دے میرے لیے وہ گناہ جو میں نے پہلے کیا اور پیچھے کیا اور چھپ کر کیا اور اعلانیہ کیا وروہ گناہ جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سو کوئی مجبور نہیں۔ ۱۳

”جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَإِسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَأَقْضِرْهُ لِي وَبَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِي بِهِ (1)

اور اپنی حاجت کا ذکر کرے خواہ بجائے هذا الامر کے حاجت کا نام لے یا اس کے بعد۔ (2) (رد المحتار)

أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي مِثْلِ أَوْ شَكِّ رَاوِي ہے، فقہا فرماتے ہیں کہ جمع کرے یعنی یوں کہے۔

وعَاقِبَةِ أَمْرِي وَعَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ (3) (غنیہ)

مسئلہ ۱: حج اور جہاد اور دیگر نیک کاموں میں نفس فعل کے لیے استخارہ نہیں ہو سکتا، ہاں تعین وقت کے لیے کر سکتے ہیں۔ (4) (غنیہ)

مسئلہ ۲: مستحب یہ ہے کہ اس دعا کے اول آخر الحمد للہ اور درود شریف پڑھے اور پہلی رکعت میں قل یا ایہا الکافرؤن اور دوسری میں قل هو اللہ پڑھے اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ پہلی میں وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ يُغْنِيكَ عَنْكَ اور دوسری میں وَمَا كَانَ لِنُفُوسٍ وَلَا مَوَاطِنَ آخِر آیت تک بھی پڑھے۔ (5) (رد المحتار)

۱۔ اے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ طلب قدرت کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سؤل کرتا ہوں اس لیے کہ تو قادر ہے، اور میں قادر نہیں اور تو جانتا ہے، اور میں نہیں جانتا اور تو غنی ہے، اور میں غنی نہیں ہوں۔ اے اللہ (عزوجل) اگر تیرے علم میں یہ ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے دین و معیشت و انجام کار میں یا فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو میرے لیے مقدر کر دے ورنہ آسان کر پھر میرے لیے اس میں برکت دے اور اگر تو چاہتا ہے کہ میرے لیے یہ کام برا ہے میرے دین و معیشت و انجام کار میں یا فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لیے خیر کو مقرر فرما جہاں بھی ہو پھر مجھے اس سے راضی کر۔ ۱۳

۲۔ ”صحیح البخاری“، کتاب التہجد، باب ماجاء فی التطوع، إلخ، الحدیث: ۱۱۶۲، ص ۹۱

و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و المواقل، مطلب فی رکعتی الاستخارۃ، ج ۲، ص ۵۶۹

۳۔ ”غنیۃ الممتلی“، رکعتی الاستخارۃ، ص ۴۳۱

۴۔ المرجع السابق

۵۔ ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و المواقل، مطلب فی رکعتی الاستخارۃ، ج ۲، ص ۵۷۰

مسئلہ ۳: بہتر یہ ہے کہ سات بار استحارہ کرے کہ ایک حدیث میں ہے: ”اے انس! جب تو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب (عزوجل) سے اس میں سات بار استحارہ کر پھر نظر کر تیرے دل میں کیا گذرا کہ بیشک اسی میں خیر ہے۔“ (۱) اور بعض مشائخ سے منقول ہے کہ دعائے مذکور پڑھ کر باطن ہر رت قبلہ زو سو رہے اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے، ورنہ سیاہی یا سُرخ دیکھے تو اُسے اس سے بچے۔ (۲) (رد المحتار) استحارہ کا وقت اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری جم نہ چکی ہو۔

صلاة التسبیح

اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے بعض محققین فرماتے ہیں اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کرے گا مگر دین میں سستی کرنے وار۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ”اے چچا! کیا میں تم کو عطا نہ کروں، کیا میں تم کو بخشش نہ کروں، کیا میں تم کو نہ دوں تمہارے ساتھ احسان نہ کروں، دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے گنہ بخش دے گا۔ اگلا پچھد پُرائیا جو بھول کر کیا اور جو قصد کیا چھوٹا اور بڑا پوشیدہ اور ظاہر، اس کے بعد صلاۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی پھر فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے کہ ہر روز ایک بار پڑھو تو کرو اور اگر روز نہ کرو تو ہر جمعہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو ہر مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو ساں میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک بار۔“ اور اس کی ترکیب ہمارے طور پر وہ ہے جو سنن ترمذی شریف میں بروایت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکور ہے، فرماتے ہیں اللہ اکبر کہہ کر سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ پڑھے پھر یہ پڑھے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پندرہ بار پھر اَعُوذُ اور بِسْمِ اللَّهِ اور الحمد اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور بعد تسبیح و تحمید دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس بار کہے پھر سجدہ سے سر اٹھ کر دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس مرتبہ پڑھے۔ یوہیں چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں ۷۵ بار تسبیح اور چاروں میں تین سو ہوئیں اور رکوع و سجود میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنے کے بعد تسبیح پڑھے۔ (۳) (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ ۱: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے اس نماز میں کون سورت پڑھی جائے؟ فرمایا: سورۃ

1 ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، رقم ۲۱۵۳۵، ج ۷، ص ۳۳۶

2 ”رد المحتار“، کتاب الصلاة، باب التور والواض، مطب فی رکتی الاستحارۃ، ج ۲، ص ۵۷۰

3 ”غیۃ المتعلی شرح مئۃ المصنوع“، صلاۃ التسبیح، ص ۴۳۱

تکاثر والعصر اور قُلْ بِأَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ اور بعض نے کہا سورۃ حدید اور حشر اور صف اور تغابن۔ (۱) (رد المحتار)

مسئلہ ۲: اگر سجدہ سہو واجب ہو اور سجدے کرے تو ان دونوں میں تسبیح نہ پڑھی جائیں اور اگر کسی جگہ بھول کر دس بار سے کم پڑھی ہیں تو دوسری جگہ پڑھ لے کہ وہ مقدار پوری ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد جو دوسرا موقع تسبیح کا آئے وہیں پڑھ لے مثلاً قوم کی سجدہ میں کہے اور رکوع میں بھولا تو اسے بھی سجدہ ہی میں کہے نہ قوم میں کہ قوم کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے اور پہلے سجدہ میں بھولا تو دوسرے میں کہے جلسہ میں نہیں۔ (۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۳: تسبیح انگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہوسکے تو دل میں شمار کرے ورنہ انگلیوں دبا کر۔ (۳)

مسئلہ ۴: ہر وقت غیر مکررہ میں یہ نماز پڑھ سکتا ہے اور بہتر یہ کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔ (۴) (علیگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۵: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ اس نماز میں سلام سے پہلے یہ دعا پڑھے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَوْفِيقَ أَهْلِ الْهُدَى وَأَعْمَالَ أَهْلِ الْيَقِينِ وَمَنَاصِحَ أَهْلِ التَّوْبَةِ وَعِزِّمْ أَهْلَ الضُّبْرِ وَجِدِّ أَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلِّبْ أَهْلَ الرُّعْبَةِ وَتَعَبَّدْ أَهْلَ الْوُزْعِ وَعِزِّمْنَا أَهْلَ الْعِلْمِ حَتَّى أَخَافَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَخَافَةَ نَحْجَرِي عَنِ مَخَاصِيكَ حَتَّى أَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا أَسْتَحِقُّ بِهِ رِضَاكَ وَحَتَّى أَسَاحِجَكَ بِالتَّوْبَةِ حَوْلًا مِنْكَ وَحَتَّى أُخْلِصَ لَكَ الصُّبْحَةَ حُبًّا لَكَ وَحَتَّى أَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْأُمُورِ حُسْنِ ظَنِّي بِكَ مُبَحْنِ خَالِقِ الْوَرْدِ (۵) (رد المحتار)

1 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و الواف، مطب فی صلاة التمسیح، ج ۲، ص ۵۷۱

2 ... المرجع السابق.

3 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و الواف، مطب فی صلاة التمسیح، ج ۲، ص ۵۷۲

4 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و الواف، مطب فی صلاة التمسیح، ج ۲، ص ۵۷۱

و "العنودی الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی الواف، ج ۱، ص ۱۱۳

5 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و الواف، مطب فی صلاة التمسیح، ج ۲، ص ۵۷۲

اے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت والوں کی توفیق اور یقین والوں کے اعمال اور اہل توبہ کی خیر خواہی اور اہل صبر کا عزم اور خوف والوں کی کوشش اور رغبت والوں کی طلب اور پرہیزگاروں کی عبادت اور اہل علم کی معرفت تاکہ میں تجھ سے ڈروں۔ اے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے ایسا خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے روکے، تاکہ میں تیری طاعت کے ساتھ ایسا عمل کروں جس کی وجہ سے تیری رضا کا مستحق ہو جاؤں، تاکہ تیرے خوف سے خاص توبہ کروں اور تاکہ تیری محبت کی وجہ سے خیر خواہی کو تیرے لیے خالص کروں اور تاکہ تمام امور میں تجھ پر توکل کروں، تجھ پر نیک گمان کرتے ہوئے، پاک ہے نور کا پیرا کرنے والا۔ ۱۲

نماز حاجت

ابوداؤد حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں ”جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی امر اہم پیش آتا تو نماز پڑھتے۔“ (۱) اس کے لیے دو رکعت یا چار پڑھے۔ حدیث میں ہے ”پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار پڑھے، تو یہ ایک ہیں جیسے شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔“ مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔ ایک حدیث میں ہے جس کو ترمذی وابن ماجہ نے عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”جس کی کوئی حاجت اللہ (عزوجل) کی طرف ہو یا کسی بنی آدم کی طرف تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ عزوجل کی شاکرے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ پڑھے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَوَائِمَ مَقْصُودِكَ وَالْفَيْضَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اَئِمٍّ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِنِّي لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (۲)

ترمذی، فادہ، حمسین، صحیح وابن ماجہ وطبرانی وغیرہم عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک صاحب تائبینا حاضر خدمت، قدس ہوئے اور عرض کی، اللہ (عزوجل) سے دعا کیجیے کہ مجھے عافیت دے، ارشاد فرمایا ”اگر تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے صبر کر اور یہ تیرے لیے بہتر ہے۔“ انہوں نے عرض کی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) دعا کریں، انھیں حکم فرمایا کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَاتَوَسَّلُ وَاتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (۳) اِنِّیْ

1 ”مس ابی داؤد“، کتاب الطلوع، باب وقت قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الیل، الحدیث ۱۳۱۹، ص ۱۳۲۱

2 ”جامع الترمذی“، أبواب النور، باب ما جاء فی صلاة الحاجۃ، الحدیث ۴۷۹، ص ۱۶۹۰

اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم و کریم ہے، پاک ہے اللہ (عزوجل)، مالک ہے عرش عظیم کا، حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جو رب ہے تمام جہاں کا، میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور طلب کرتا ہوں تیری بخشش کے ذرائع اور ہر نیکی سے نعمت اور ہر گناہ سے سہامتی کو میرے لیے کوئی گناہ بغیر مغفرت نہ چھوڑ اور ہر غم کو دور کر دے اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے اسے پورا کر دے اسے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ ۱۴

3 حدیث میں اس جگہ یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہے۔ مگر محمد و اعظم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہنے کے بجائے یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہنے کی تعلیم دی ہے۔

تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِنَقْضِي لِي اللَّهُمَّ فَشَقَّعَ فِيَّ (۱)

عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”خدا کی قسم! ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے، باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے، گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔“ (۲) نیز قضاے حاجت کے لیے ایک مجرب نماز جو ہمیشہ پڑھتے آئے یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک پر جا کر دو رکعت نماز پڑھے اور امام کے وسیلہ سے اللہ عزوجل سے سوال کرے، امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ایسا کرتا ہوں تو بہت جلد میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ (۳) (خیرات الحسان)

(صلاة الأسرار)

نیز اس کے لیے ایک مجرب نماز صلاة الأسرار ہے جو امام ابو الحسن نور الدین علی بن جریر نخعی شطونی ہجۃ الاسرار میں اور نقل علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ھو اللہ پڑھے سلام کے بعد اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کرے پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گیارہ بار زود و سلام عرض کرے اور گیارہ بار یہ کہے۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اَعْشِيْ وَاْمُذْنِبِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ (۴)

پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے، ہر قدم پر یہ کہے

يَا غَوْثَ النَّفْلَيْنِ وَيَا كَرِيْمَ الطَّرْفَيْنِ اَعْشِيْ وَاْمُذْنِبِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ (۵)

- ۱۔ اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے سواں کرتا ہوں اور توسل کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ سے جو نبی رحمت ہیں یا رسول اللہ (عزوجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ذریعہ سے اپنے رب (عزوجل) کی طرف اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں، تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ ”النبی“ اون کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔“ ۱۲
- ۲۔ ”سب اس ماجہ“، کتاب إمامة الصو ت و السنة فيها، باب ماجاء في صلاة الحاجة، الحديث ۱۳۸۵، ص ۲۵۵۹ و ”جامع الترمذی“، کتاب الدعوات، الحديث ۳۵۷۸، ص ۲۰۲۰
- ۳۔ ”المعجم الكبير“، الحديث ۸۳۱۱، ج ۹، ص ۳۰ دون فوله (و اتوسل)
- ۴۔ ”خیرات الحسان“، الفصل الخامس و الثلاثون إلح، ص ۲۳۰
- ۵۔ ”دریخ بعداد“، باب ما ذکر في مغایر بعداد المعصومة بالعلماء و الرہاء، ج ۱، ص ۱۳۵
- ۶۔ اے اللہ (عزوجل) کے رسول! اے اللہ (عزوجل) کے نبی امیری فریاد کو پہنچے اور میری مدد کیجیے، میری حاجت پوری ہونے میں، اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے۔ ۱۳
- ۷۔ جن وائس کے فریادوں اور اے دونوں طرف (ماں باپ) سے بزرگ! میری فریاد کو پہنچے اور میری مدد کیجیے، میری حاجت پوری ہونے میں، اے حاجتوں کے پورا کرنے والے۔ ۱۴

پھر حضور کے توسل سے اللہ عزوجل سے دعا کرے۔ (۱)

نماز توبہ

ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ اور ابن حبان اپنی صحیح میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جب کوئی بندہ گناہ کرے پھر وضو کر کے نماز پڑھے پھر استغفار کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔“ پھر یہ آیت پڑھی۔

﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ اللَّهُ لَهُ لَا يَلْبِسْ لَهُ ذُنُوبَهُمْ وَلَا يَفْعَلُوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝﴾ (۲)

”جنہوں نے بے حیائی کا کوئی کام کیا یا اپنی جانوں پر ظلم کیا پھر اللہ (عزوجل) کو یاد کیا اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگی اور کون گناہ بخشے اللہ (عزوجل) کے سوا اور اپنے کیے پر دانستہ ہٹ نہ کی حالانکہ وہ جانتے ہیں۔“

مسئلہ ۱: صلاة الرغائب کہ رجب کی پہلی شب جمعہ اور شعبان کی پندرہویں شب اور شبہ قدر میں جماعت کے ساتھ نفل نماز بعض جگہ لوگ ادا کرتے ہیں، فقہاء اسے ناجائز و مکروہ و بدعت کہتے ہیں اور لوگ اس بارے میں جو حدیث بیان کرتے ہیں محدثین اسے موضوع بتاتے ہیں۔ (۳) لیکن اجلہ اکابر اولیاء سے ہا سنا یہ صحیح مروی ہے، تو اس کے منع میں غلو نہ چاہیے (۴) اور اگر جماعت میں تین سے زائد مقتدی نہ ہوں جب تو اصلاً کوئی حرج نہیں۔

1 ”بہجة الأسرار“، ذکر فصل أصحابہ و بشرامہ، ص ۱۹۷ بنصرف

2 ”جامع السرمدي“، أبواب الصلاة، باب ماجاء في الصلاة عند التوبة، الحديث ۴۰۶، ص ۱۶۸۲

پ ۴، ال ہمزئ: ۱۳۵.

3 ”رد المحتار“، کتاب الصلاة، باب انوار و الواف، مطلب في صلاة الرغائب، ح ۲، ص ۵۶۹ و غیرہ

4 ”مجدد اعظم، اعلیٰ حضرت امام محمد رضا خان عیدہ رحمۃ الرحمن“ ”فتاویٰ رضویہ“، ج ۷، ص ۳۶۵ پر فرماتے ہیں ”نفل غیر تر وبع میں امام کے سوا تین آدمیوں تک تو اجازت ہی ہے۔ چار کی نسبت کتب حنفیہ میں کراہت لکھتے ہیں یعنی کراہت تجزیہ جس کا حاصل خلاف اولیٰ ہے نہ کہ گناہ و حرام کما بیاہ فی فوائدا (جیسا کہ ہم نے اس کی تفصیل اپنے فتاویٰ میں دی ہے۔ ت) مگر مسئلہ مختلف فیہ ہے اور بہت اکابر دین سے جماعت نوافل بالتداعی (تداعی کا لغوی معنی ہے ”ایک دوسرے کو بلانا“۔ اور تداعی کے ساتھ جماعت کا مطلب ہے کہ ”کم زکم چار آدمی ایک امام کی قیادت کریں۔ فتاویٰ رضویہ، ح ۷، ص ۴۳۰ ملخصاً) ثابت ہے اور عوام فعل خیر سے منع نہ کیے جائیں گے۔ علمائے امت و حکمائے امت نے ایسی ممانعت سے منع فرمایا ہے۔“

(”الفتاویٰ الرضویہ“ (الحمدیہ)، باب انوار و الواف، ح ۷، ص ۴۶۵)

تراویح کا بیان

مسئلہ ۱: تراویح مرد و عورت سب کے لیے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔^(۱) (در مختار وغیرہ)

اس پر خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مداومت فرمائی اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”میری سنت اور سنت خلفائے راشدین کو اپنے اوپر لازم سمجھو۔“^(۲) اور خود حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے بھی تراویح پڑھی اور اسے بہت پسند فرمایا۔

صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، ارشاد فرماتے ہیں ”جو رمضان میں قیام کرے ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کے لیے، اس کے اگلے سب گناہ بخش دیے جائیں گے“^(۳) یعنی صغائر۔ پھر اس اندیشہ سے کہ امت پر فرض نہ ہو جائے ترک فرمائی پھر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان میں ایک رات مسجد کو تشریف لے گئے اور لوگوں کو متفرق طور پر نماز پڑھتے پایا کوئی تنہا پڑھ رہا ہے، کسی کے ساتھ کچھ لوگ پڑھ رہے ہیں، فرمایا میں مناسب جانتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کروں تو بہتر ہو، سب کو ایک امام ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اکٹھا کر دیا پھر دوسرے دن تشریف لے گئے مدظلہ فرمایا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں فرمایا یَغْنَمُ الْبُذْعَةُ هَذِهِ یہ اچھی بدعت ہے۔^(۴) رواہ اصحاب السنن۔

مسئلہ ۲: جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں^(۵) اور یہی احادیث سے ثابت، بیہقی نے بسند صحیح سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ لوگ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔^(۶) اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں بھی یوں ہیں تھے۔^(۷) اور موطا میں یزید بن رومان سے روایت ہے، کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں لوگ رمضان میں تیس رکعتیں پڑھتے۔^(۸) بیہقی نے کہا اس میں تین رکعتیں وتر کی ہیں۔^(۹) اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱ "ابن المختار"، کتاب الصلاة، باب التور و التوافل، ج ۲، ص ۵۹۶ وغیرہ

۲ "جامع الترمذی"، أبواب العلم، باب ما جاء فی الأخذ بالسنة .. الخ، الحدیث: ۲۶۷۶، ص ۱۹۲۱.

۳ "صحیح مسلم"، کتاب صلاة المسافرين، باب الترعیب فی قیام رمضان وهو شرویج، تحدیث ۱۷۷۹، ص ۷۹۷

۴ "صحیح ابیحاری"، کتاب صلاة الترویج، باب فصل من قام رمضان، الحدیث ۲۰۱۰، ص ۱۵۶

۵ و "الموطا" لإمام مالک، کتاب الصلاة فی رمضان، باب ما جاء فی قیام رمضان، رقم ۲۵۵، ج ۱، ص ۱۲۰

۶ "ابن المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب التور و التوافل، مبحث صلاة الترویج، ج ۲، ص ۵۹۹

۷ "معرفة السنن والآثار" لبیہقی، کتاب الصلاة، باب قیام رمضان، رقم ۱۳۶۵، ج ۲، ص ۳۰۵

۸ "فتح باب العید شرح البیہقی"، کتاب الصلاة، فصل فی صلاة الترویج، ج ۱، ص ۳۴۲

۹ "الموطا" لإمام مالک، کتاب الصلاة فی رمضان، باب ما جاء فی قیام رمضان، رقم ۲۵۷، ج ۱، ص ۱۲۰

۱۰ "السنن الکبریٰ"، کتاب الصلاة، باب ما روی فی غلڈ رکعات العیام فی شهر رمضان، الحدیث ۴۶۱۸، ج ۲، ص ۶۹۹

نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ رمضان میں لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔^(۱) نیز اس کے بیس رکعت ہونے میں یہ حکمت ہے کہ فرائض و واجبات کی اس سے تکمیل ہوتی ہے اور کل فرائض و واجبات کی ہر روز بیس رکعتیں ہیں، لہذا مناسب کہ یہ بھی بیس ہوں کہ مکمل و مکمل برابر ہوں۔

مسئلہ ۳: اس کا وقت فرض عشا کے بعد سے طلوع فجر تک ہے وتر سے پہلے بھی ہو سکتی ہے اور بعد بھی تو اگر کچھ رکعتیں اس کی باقی رہ گئیں کہ نام وتر کو کھڑا ہو گیا تو نام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی واکر لے جب کہ فرض جماعت سے پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے اور اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے اور اگر بعد میں معلوم ہوا کہ نماز عشا بغیر طہارت پڑھی تھی اور تراویح و وتر طہارت کے ساتھ تو عشا و تراویح پھر پڑھے وتر ہو گیا۔^(۲) (در مختار، رد المحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۴: مستحب یہ ہے کہ تہائی رات تک تاخیر کریں اور آدمی رات کے بعد پڑھیں تو بھی کراہت نہیں۔^(۳) (در مختار)

مسئلہ ۵: اگر فوت ہو جائیں تو ان کی قضا نہیں اور اگر قضا تنہا پڑھ لی تو تراویح نہیں بلکہ نفل مستحب ہیں، جیسے مغرب و عشا کی سنتیں۔^(۴) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۶: تراویح کی بیس رکعتیں دس سو سے پڑھے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور اگر کسی نے بیسوں پڑھ کر آخر میں سلام پھیرا تو اگر ہر دو رکعت پر قعدہ کرتا رہا تو ہو جائے گی مگر کراہت کے ساتھ اور اگر قعدہ نہ کیا تھا تو دو رکعت کے قائم مقام ہوئیں۔^(۵) (در مختار)

مسئلہ ۷: احتیاط یہ ہے کہ جب دو دو رکعت پر سلام پھیرے تو ہر دو رکعت پر الگ الگ نیت کرے اور اگر ایک ساتھ بیسوں رکعت کی نیت کر لی تو بھی جائز ہے۔^(۶) (رد المحتار)

مسئلہ ۸: تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل۔ لوگوں کی

- ۱ "السکری"، کتاب الصلاة، باب ما روی فی عند رکعات الفیاء فی شہر رمضان، انحدیث ۴۶۲۱، ج ۲، ص ۶۹۹
- ۲ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج ۲، ص ۵۹۷.
- ۳ و "الفتاویٰ النہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراويح، ج ۱، ص ۱۱۵
- ۴ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۹۸
- ۵ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج ۲، ص ۵۹۸
- ۶ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج ۲، ص ۵۹۹
- ۷ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج ۲، ص ۵۹۷

سستی کی وجہ سے ختم کو ترک نہ کرے۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۹: امام و مقتدی ہر دو رکعت پر ثنا پڑھیں اور بعد تشہد دعا بھی، ہاں اگر مقتدیوں پر گرانی ہو تو تشہد کے بعد اللہم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ پراکتفا کرے۔^(۲) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۰: اگر ایک ختم کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ستائیسویں شب میں ختم ہو پھر اگر اس رات میں یا اس کے پہلے ختم ہو تو تراویح آخر رمضان تک برابر پڑھتے رہیں کہ سنت مؤکدہ ہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: افضل یہ ہے کہ تمام شعبوں میں قراءت برابر ہو اور اگر ایسا نہ کیا جب بھی حرج نہیں۔ یوہیں ہر شعبہ کی پہلی رکعت اور دوسری کی قراءت مساوی ہو دوسری کی قراءت پہلی سے زیادہ نہ ہونا چاہیے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: قراءت اور ارکان کی ادا میں جلدی کرنا مکروہ ہے اور جتنی ترتیل زیادہ ہو^(۵) بہتر ہے۔ یوہیں تعوذ و تسبیح طمانینت و تسبیح کا چھوڑ دینا بھی مکروہ ہے۔^(۶) (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۱۳: ہر چار رکعت پر تہی در تک بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں، پانچویں تردید اور ترکے درمیان اگر بیٹھنا لوگوں پر گراں ہو تو نہ بیٹھے۔^(۷) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: اس بیٹھنے میں اسے اختیار ہے کہ چپکا بیٹھا رہے یا کلمہ پڑھے یا تلاوت کرے یا درود شریف پڑھے یا چار رکعتیں تنہا نفل پڑھے جماعت سے مکروہ ہے یا یہ تسبیح پڑھے

سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْبُزْغَةِ وَالْعِظْمَةِ وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَسْتَغْفِرُ

1 "اندر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۶۰۱

و "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیثۃ)، ج ۷، ص ۴۵۸

2 "اندر المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاۃ التراویح، ج ۲، ص ۶۰۲

3 "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ج ۱، ص ۱۱۸

4 المرجع السابق، ص ۱۱۷.

5 جتنی جس قدر حروف کو اچھی طرح ادا کرے۔

6 "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ج ۱، ص ۱۱۷

و "اندر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۶۰۳

7 "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ج ۱، ص ۱۱۵ وغیرہ

اللّٰهُ نَسَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ - (۱) (غنیہ، رد المحتار وغیرہا)

مسئلہ ۱۵: ہر دو رکعت کے بعد دو رکعت پڑھنا مکروہ ہے۔ یو ہیں دس رکعت کے بعد بیٹھنا بھی مکروہ ہے۔ (۲)

(در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور اگر

کسی ایک نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں مگر جو شخص مقتدا ہو کہ اس کے ہونے سے جماعت بڑی ہوتی ہے اور چھوڑ دے گا تو لوگ کم ہو جائیں گے اسے بلا عذر جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ (۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: تراویح مسجد میں باجماعت پڑھنا افضل ہے اگر گھر میں جماعت سے پڑھی تو جماعت کے ترک کا گنہ نہ

ہو اگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: اگر عالم حافظ بھی ہو تو افضل یہ ہے کہ خود پڑھے دوسرے کی اقتداء نہ کرے اور اگر امام غلط پڑھتا ہو تو مسجد

محلہ چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانے میں حرج نہیں۔ یو ہیں اگر دوسری جگہ کا امام خوش آواز ہو یا ملکی قراوت پڑھتا ہو یا مسجد محلہ میں شتم نہ ہوگا تو دوسری مسجد میں جانا جائز ہے۔ (۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: خوش خوان کو امام بنانا نہ چاہیے بلکہ درست خوان کو بنائیں۔ (۶) (عالمگیری) افسوس صد افسوس کہ اس

زمانہ میں حفاظ کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے، اکثر تو ایسا پڑھتے ہیں کہ یَعْلَمُونَ تَعْلَمُونَ کے سوا کچھ پتہ نہیں چلتا الفاظ و حروف کھجایا کرتے ہیں جو اچھا پڑھنے والے کہے جاتے ہیں انہیں دیکھیے تو حروف صحیح نہیں ادا کرتے امزہ، الف، یین اور ذ، ز، ظ اور

۱ .. "غنیۃ المثلّی"، تراویح، ص ۴۰۴.

و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الومر و السواقل، مسحت صلاۃ التراویح، ح ۱۲، ص ۶۰۰ و غیرہما
پاک ہے ملک و ملکوت والا، پاک ہے عزت و بزرگی اور بڑائی اور جبروت والا، پاک ہے بادشاہ جو زندہ ہے، جو نہ سوتا ہے نہ مرتا ہے،
پاک مقدس ہے فرشتوں و روح کا مالک، اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ (عزوجل) سے ہم مغفرت چاہتے ہیں، تجھ سے جنت
کا سوال کرتے ہیں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ ۱۳

2 "انصاری الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب النامع فی السواقل، فصل فی التراویح، ح ۱، ص ۱۱۵

و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب التور و السواقل، ح ۱۲، ص ۶۰۱

3 "انصاری الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب النامع فی السواقل، فصل فی التراویح، ح ۱، ص ۱۱۶

4 المرجع السابق.

5 المرجع السابق

6 المرجع السابق

ث، س، ص، ت، ط وغیرہ حروف میں تفرقہ (۱) نہیں کرتے جس سے قطعاً نمازی نہیں ہوتی فقیر کو انھیں مصیبتوں کی وجہ سے تین سو ختم قرآن مجید سننا نہ ملا۔ مولانا، جل مسلمان بھائیوں کو توفیق دے کہ ہا انوالی اللہ پڑھنے کی کوشش کریں۔

مسئلہ ۲۰: آج کل اکثر رواج ہو گیا ہے کہ حافظ کو اجرت دے کر تراویح پڑھواتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ دینے والا اور بننے والا دونوں گنہگار ہیں، اجرت صرف یہی نہیں کہ بیشتر مقرر کر لیں کہ یہ لیں گے یہ دیں گے، بلکہ اگر معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے، اگرچہ اس سے طے نہ ہوا ہو یہ بھی ناجائز ہے کہ الْمَعْرُوف كَالْمَشْرُوط ہاں اگر کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا یا نہیں لوں گا پھر پڑھے اور حافظ کی خدمت کریں تو اس میں حرج نہیں کہ الصَّرِيحُ بِفَوْقِ الدَّلَالَةِ (۲)

مسئلہ ۲۱: ایک امام دو مسجدوں میں تراویح پڑھاتا ہے اگر دونوں میں پوری پوری پڑھائے تو ناجائز ہے اور مقتدی نے دو مسجدوں میں پوری پوری پڑھی تو حرج نہیں مگر دوسری میں وتر پڑھنا جائز نہیں جب کہ پہلی میں پڑھ چکا اور اگر گھر میں تراویح پڑھ کر مسجد میں آیا اور امامت کی تو مکروہ ہے۔ (۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: لوگوں نے تراویح پڑھ لی اب دوبارہ پڑھنا چاہتے ہیں تو تنہا تنہا پڑھ سکتے ہیں جماعت کی اجازت نہیں۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: افضل یہ ہے کہ ایک امام کے پیچھے تراویح پڑھیں اور دو کے پیچھے پڑھنا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ پورے تردید پر امام بدلیں، مثلاً آٹھ ایک کے پیچھے اور بارہ دوسرے کے۔ (۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: نابالغ کے پیچھے بالغین کی تراویح نہ ہوگی یہی صحیح ہے۔ (۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: رمضان شریف میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے خواہ اسی امام کے پیچھے جس کے پیچھے عشا و تراویح پڑھی یا دوسرے کے پیچھے۔ (۷) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۶: یہ جائز ہے کہ ایک شخص عشا و وتر پڑھائے دوسرا تراویح۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشا و وتر کی

2۔۔۔ صراحت کو دلالت پر فوقیت ہے۔

1۔۔۔ فرق۔

3 "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی السواہل، فصل فی الراویح، ج ۱، ص ۱۱۶

4۔۔۔ المرجع السابق.

5۔۔۔ المرجع السابق

6۔۔۔ المرجع السابق، ص ۱۱۷۔

7 المرجع السابق، ص ۱۱۶، و "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاۃ، باب سورۃ النواہل، مطب فی کراہۃ الاقتداء فی العمل علی سبیل التلانی... إلخ، ج ۲، ص ۶۰۶.

امامت کرتے تھے اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی۔^(۱) (عائلیگیری)

مسئلہ ۲۷: اگر سب لوگوں نے عشاء کی جماعت ترک کر دی تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھیں، ہاں عشاء جماعت سے ہوئی اور بعض کو جماعت نہ ملی۔ تو یہ جماعت تراویح میں شریک ہوں۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۲۸: اگر عشاء جماعت سے پڑھی اور تراویح تہہ تو تراویح کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے اور اگر عشاء تہہ پڑھ لی اگرچہ تراویح باجماعت پڑھی تو تراویح پڑھے۔^(۳) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۹: عشاء کی سنتوں کا سلام نہ پھیرا اسی میں تراویح کا شروع کی تو تراویح نہیں ہوئی۔^(۴) (عائلیگیری)

مسئلہ ۳۰: تراویح بیٹھ کر پڑھنا بدلہ ذکر رکروہ ہے، بلکہ بعضوں کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں۔^(۵) (در مختار)

مسئلہ ۳۱: مقتدی کو یہ جائز نہیں کہ بیٹھا رہے جب امام رکوع کرنے کو ہو تو کھڑا ہو جائے کہ یہ منافقین سے

مشابہت ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿إِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُفَالَى﴾

”منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو ٹھکے جی سے۔“^(۶) (غیہ وغیرہا)

مسئلہ ۳۲: امام سے غلطی ہوئی کوئی سورت یا آیت چھوٹ گئی تو مستحب یہ ہے کہ اسے پہلے پڑھ کر پھر آگے

بڑھے۔^(۷) (عائلیگیری)

مسئلہ ۳۳: دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا کھڑا ہو گیا تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور سجدہ کر لیا ہو تو چار

1 "انفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی السواقل، فصل فی التراویح، ج ۱، ص ۱۱۶

2 "اندر المختصر"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و السواقل، ج ۲، ص ۶۰۳

3 "اندر المختصر" و "رد المختصر"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و السواقل، مبحث صلاۃ التراویح، ج ۲، ص ۶۰۳

4 "انفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی السواقل، فصل فی التراویح، ج ۱، ص ۱۱۷

5 "اندر المختصر"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و السواقل، ج ۲، ص ۶۰۳

6 "غیۃ المتعلیٰ شرح منیۃ المصلیٰ"، تراویح، فروع، ص ۴۱۰

و "رد المختصر"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و السواقل، مبحث صلاۃ التراویح، ج ۲، ص ۶۰۳

پ ۵، النساء: ۱۴۲

7 "انفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی السواقل، فصل فی التراویح، ج ۱، ص ۱۱۸

پوری کرے مگر یہ دو شمار کی جائیں گی اور جو دو پر بیٹھ چکا ہے تو چار ہوئیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: تین رکعت پڑھ کر سدم پھیرا، اگر دوسری پر بیٹھا نہ تھا تو نہ ہوئیں ان کے بدلے کی دو رکعت پھر

پڑھے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: قعدہ میں مقتدی سو گیا امام سلام پھیر کر اور دو رکعت پڑھ کر قعدہ میں آیا اب یہ بیدار ہوا تو اگر معلوم ہو گیا

تو سدم پھیر کر شامل ہو جائے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد جملہ پوری کر کے امام کے ساتھ ہو جائے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: وتر پڑھنے کے بعد لوگوں کو یاد آیا کہ دو رکعتیں رہ گئیں تو جماعت سے پڑھ میں اور آج یاد آیا کہ کل دو

رکعتیں رہ گئی تھیں تو جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوئیں کوئی کہتا ہے تین تو امام کے علم میں جو ہوا اس کا اعتبار ہے اور

امام کو کسی بات کا یقین نہ ہو تو جس کو سچا جانتا ہو اس کا قول اعتبار کرے۔ اگر اس میں لوگوں کو شک ہو کہ بیس ہوئیں یا اٹھارہ تو دو

رکعت تہاتہا پڑھیں۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: اگر کسی وجہ سے نماز تراویح فاسد ہو جائے تو جتنا قرآن مجید ان رکعتوں میں پڑھا ہے اعادہ کریں تاکہ

ختم میں نقصان نہ رہے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: اگر کسی وجہ سے ختم نہ ہو تو سورتوں کی تراویح پڑھیں اور اس کے بے بعضوں نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ

الم تر کیف سے آخر تک دو بار پڑھنے میں بیس رکعتیں ہو جائیں گی۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: ایک بار بسم اللہ شریف جہر^(۸) سے پڑھنا سنت ہے اور ہر سورت کی ابتدا میں آہستہ پڑھنا مستحب اور یہ جو

آج کل بعض جہاں نے نکال دیا ہے کہ ایک سو چودہ بار بسم اللہ جہر سے پڑھی جائے ورنہ ختم نہ ہوگا، مذہب حنفی میں بے اصل ہے۔

1 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی الوافل، فصل فی التراویح، ح ۱، ص ۱۱۸

2 ... المرجع السابق.

3 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی الوافل، فصل فی التراویح، ح ۱، ص ۱۱۹

4 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی الوافل، فصل فی التراویح، ح ۱، ص ۱۱۷

5 ... المرجع السابق

■ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی الوافل، فصل فی التراویح، ح ۱، ص ۱۱۸

7 المرجع السابق

■ یعنی اونچی آواز۔

مسئلہ ۳۱: متاخرین نے ختم تراویح میں تین بار قل هو اللہ پڑھنا مستحب کہا اور بہتر یہ ہے کہ ختم کے دن کچھ رکت میں اترے معلقون تک پڑھے۔

مسئلہ ۳۲: شبینہ کہ ایک رات کی تراویح میں پورا قرآن پڑھا جاتا ہے، جس طرح آج کل رواج ہے کہ کوئی بیٹھ باتیں کر رہا ہے، کچھ لوگ لیٹے ہیں، کچھ لوگ چائے پینے میں مشغول ہیں، کچھ لوگ مسجد کے باہر حقہ نوشی کر رہے ہیں اور جب جی میں آیا ایک آدھ رکعت میں شامل بھی ہو گئے یہ ناجائز ہے۔

فائدہ: ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان شریف میں اکسٹھ ختم کیا کرتے تھے۔ تیس دن میں اور تیس رات میں اور ایک تراویح میں اور پینتالیس برس عیش کے وضو سے نماز فجر پڑھی ہے۔

منفرد کا فرضوں کی جماعت پانا

حدیث ۲۱: امام مالک و نسائی روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی معجن نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر تھے اذان ہوئی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی وہ بیٹھے رہ گئے، ارشاد فرمایا ”جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز مانع ہوئی کی تم مسلمان نہیں ہو۔“ عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہوں تو مگر میں نے گھر پڑھ لی تھی، ارشاد فرمایا ”جب نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ اور نماز قائم کی جائے تو لوگوں کے ساتھ پڑھ لو اگرچہ پڑھ چکے ہو۔“ (۱) اسی کے مثل یزید بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے جو ابوداؤد میں مروی۔

حدیث ۳: امام مالک نے روایت کی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”جو مغرب یا صبح کی پڑھ چکا ہے پھر جب امام کے ساتھ پائے اعادہ نہ کرے۔“ (۲)

مسئلہ ۱: تنہا فرض نماز شروع ہی کی تھی یعنی ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔ (۳) (در مختار)

مسئلہ ۲: فجر یا مغرب کی نماز ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو فوراً نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے اگرچہ دوسری رکعت پڑھ رہا ہو، البتہ دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو اب ان دو نمازوں میں توڑنے کی اجازت نہیں اور نماز

1 "اموطا" لإمام مالک، کتاب صلاة الجماعة، باب إعادة الصلاة مع الإمام، بحديث ۳۰۲، ج ۱، ص ۱۳۵

و "مشكاة المصابيح"، کتاب الصلاة، باب من صلى صلاة مرتين، الحديث: ۱۱۵۳، ج ۱، ص ۳۳۸

2 "اموطا" لإمام مالک، کتاب صلاة الجماعة، باب إعادة الصلاة مع الإمام، بحديث ۳۰۶، ج ۱، ص ۱۳۶

3 "تنوير لأبصار" و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب إدراك المريضة، ج ۲، ص ۶۰۶ - ۶۱۰

پوری کرنے کے بعد بہ نیت نفل بھی ان میں شریک نہیں ہو سکتا کہ فجر کے بعد نفل جائز نہیں اور مغرب میں اس وجہ سے کہ تین رکعتیں نفل کی نہیں اور مغرب میں اگر شامل ہو گیا تو برا کیا، امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور مل کر چار کر لے اور اگر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی چار رکعت قضا کرے۔^(۱) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳: مغرب پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت سے شامل ہو گیا۔ امام نے چوتھی رکعت کو تیسری گمان کیا اور کھڑا ہو گیا اس مقتدی نے اس کا اتباع کیا، اس کی نماز فاسد ہو گئی، تیسری پر امام نے قعدہ کیا ہو یا نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: چار رکعت والی نماز شروع کر کے ایک رکعت پڑھ لی یعنی پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا تو واجب ہے کہ ایک اور پڑھ کر توڑ دے کہ یہ دو رکعتیں نفل ہو جائیں اور دو پڑھ لی ہیں تو ابھی توڑ دے یعنی تشهد پڑھ کر سلام پھیر دے اور تین پڑھ لی ہیں تو واجب ہے کہ نہ توڑے، توڑے گا تو گنہگار ہوگا بلکہ حکم یہ ہے کہ پوری کر کے نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو جماعت کا ثواب پالے گا، مگر عصر میں شامل نہیں ہو سکتا کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں۔^(۳) (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵: جماعت قائم ہونے سے مؤذن کا تکبیر کہنا مراد نہیں بلکہ جماعت شروع ہو جانا مراد ہے، مؤذن کے تکبیر کہنے سے قطع نہ کرے گا اگرچہ پہلی رکعت کا ہنوز^(۴) سجدہ نہ کیا ہو۔^(۵) (رد المحتار)

مسئلہ ۶: جماعت قائم ہونے سے نماز قطع کرنا اس وقت ہے کہ جس مقام پر یہ نماز پڑھتا ہو وہیں جماعت قائم ہو، اگر یہ گھر میں نماز پڑھتا ہے اور مسجد میں جماعت قائم ہوئی یا ایک مسجد میں یہ پڑھتا ہے دوسری مسجد میں جماعت قائم ہوئی تو توڑنے کا حکم نہیں اگرچہ پہلی کا سجدہ نہ کیا ہو۔^(۶) (رد المحتار)

مسئلہ ۷: نفل شروع کیے تھے، اور جماعت قائم ہوئی تو قطع نہ کرے بلکہ دو رکعت پوری کر لے اگرچہ پہلی کا سجدہ بھی نہ کیا ہو ورنہ تیسری پڑھتا ہو تو چار پوری کر لے۔^(۷) (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۸: جمعہ اور ظہر کی سنتیں پڑھنے میں خطبہ یا جماعت شروع ہوئی تو چار پوری کر لے۔^(۸) (درمختار)

1 "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب العاشر فی إدراک الفریضۃ، ج ۱، ص ۱۱۹ وغیرہ

2 "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب العاشر فی إدراک الفریضۃ، ج ۱، ص ۱۱۹

3 "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب إدراک الفریضۃ، مطلب صلاۃ رکعۃ واحدۃ باحدۃ، إلح، ج ۲، ص ۶۱۰

4 بھی تک۔

5 "ردالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب إدراک الفریضۃ، ج ۲، ص ۶۰۸

6 المرجع السابق.

7 "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب إدراک الفریضۃ، مطلب صلاۃ رکعۃ واحدۃ، إلح، ج ۲، ص ۶۱۱

8 "تویر لأبصر" و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب إدراک الفریضۃ، ج ۲، ص ۶۱۱.

مسئلہ ۹: سنت یا قضا نماز شروع کی اور جماعت قائم ہوئی تو پوری کر کے شامل ہو ہاں جو قضا شروع کی اگر بعینہ اسی وقت کے لیے جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر شامل ہو جائے۔^(۱) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۰: نماز توڑنا بغیر عذر ہو تو حرام ہے اور مال کے تلف^(۲) کا اندیشہ ہو تو مباح اور کامل کرنے کے لیے ہو تو مستحب اور جان بچانے کے لیے ہو تو واجب۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۱: نماز توڑنے کے لیے بیٹھنے کی حاجت نہیں کھڑا کھڑا ایک طرف سہم پھیر کر توڑ دے۔^(۴) (عائلیگیری)

مسئلہ ۱۲: جس شخص نے نماز نہ پڑھی ہو اسے مسجد سے اذان کے بعد نکلنا مکروہ تحریمی ہے۔ ابن ماجہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”اذان کے بعد جو مسجد سے چلا گیا اور کسی حاجت کے لیے نہیں گیا اور نہ واپس ہونے کا ارادہ ہے وہ منافق ہے۔“^(۵) امام بخاری کے علاوہ جماعت محدثین نے روایت کی کہ ابوالشعثا کہتے ہیں ہم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے جب مؤذن نے عصر کی اذان کہی، اُس وقت ایک شخص چلا گیا اس پر فرمایا کہ ”اس نے ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔“^(۶) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۳: اذان سے مراد وقت نماز ہو جانا ہے، خواہ ابھی اذان ہوئی ہو یا نہیں۔^(۷) (در مختار)

مسئلہ ۱۴: جو شخص کسی دوسری مسجد کی جماعت کا منتظم ہو، مثلاً امام یا مؤذن ہو کہ اُس کے ہونے سے لوگ ہوتے ہیں ورنہ متفرق ہو جاتے ہیں ایسے شخص کو اجازت ہے کہ یہاں سے اپنی مسجد کو چلا جائے اگرچہ یہاں اقامت بھی شروع ہو گئی ہو مگر جس مسجد کا منتظم ہے اگر وہاں جماعت ہو چکی تو اب یہاں سے جانے کی اجازت نہیں۔^(۸) (در مختار، رد المحتار)

1 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب إدراك العریصة، ج ۲، ص ۶۰۶

2 - خارج ہونے۔

3 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب إدراك العریصة، مصب قطع الصلاة یکوں حرما و مباحا - ج ۲، ص ۶۱۰

4 "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب العاشر فی إدراك العریصة، ج ۱، ص ۱۱۹

5 "نس ابی ماجہ"، ابواب الأدب - ج ۱، باب إدادن و أنت فی المسجد فلا تخرج، الحدیث ۷۳۴، ص ۲۵۲۰

6 "نس ابی ماجہ"، ابواب الأدب - ج ۱، باب إدادن و أنت فی المسجد فلا تخرج، الحدیث ۷۳۳، ص ۲۵۲۰

"الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب إدراك العریصة، مطلب فی کراهة الخروج من المسجد بعد الأدب، ج ۲، ص ۶۱۲

7 "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب إدراك العریصة، ج ۲، ص ۶۱۳

8 "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب إدراك العریصة، مطلب فی کراهة الخروج من المسجد بعد الأدب، ج ۲، ص ۶۱۳

مسئلہ ۱۵: سبق کا وقت ہے تو یہاں سے اپنے استاد کی مسجد کو جاسکتا ہے یا کوئی ضرورت ہو اور واپس ہونے کا ارادہ ہو تو بھی جانے کی اجازت ہے، جبکہ ظن غالب ہو کہ جماعت سے پہلے واپس آجائے گا۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۱۶: جس نے ظہر یا عشاء کی نماز تمبا پڑھ لی ہو، اسے مسجد سے چلے جانے کی ممانعت اُس وقت ہے کہ قامت شروع ہوگئی اقامت سے پہلے جاسکتا ہے اور جب اقامت شروع ہوگئی تو حکم ہے کہ جماعت میں بہ نیت نفل شریک ہو جائے اور مغرب و فجر عصر میں اُسے حکم ہے کہ مسجد سے باہر چلا جائے جب کہ پڑھ لی ہو۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۱۷: مقتدی نے دو سجده کیے اور امام ابھی پہلے ہی میں تھا تو دوسرا سجدہ نہ ہوا۔^(۳) (در مختار)

مسئلہ ۱۸: چار رکعت والی نماز جسے ایک رکعت امام کے ساتھ ملی تو اُس نے جماعت نہ پائی، ہاں جماعت کا ثواب ملے گا اگرچہ قعدہ اخیرہ میں شامل ہوا ہو بلکہ جسے تین رکعتیں میں اس نے بھی جماعت نہ پائی جماعت کا ثواب ملے گا، مگر جس کی کوئی رکعت جاتی رہی اُسے اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا اوّل سے شریک ہونے والے کو ہے۔ اس مسئلہ کا محصل^(۴) یہ ہے کہ کسی نے قسم کھائی فلاں نماز جماعت سے پڑھے گا اور کوئی رکعت جاتی رہی تو قسم ٹوٹ گئی کفارہ دینا ہوگا تین اور دو رکعت والی نماز میں بھی ایک رکعت نہ ملی تو جماعت نہ ملی و درحق کا حکم پوری جماعت پانے والے کا ہے۔^(۵) (در مختار، راکنار)

مسئلہ ۱۹: امام رکوع میں تھا کسی نے اُس کی اقتدا کی اور کھڑا رہا یہاں تک کہ امام نے سر اٹھا لیا تو وہ رکعت نہیں ملی، لہذا امام کے فارغ ہونے کے بعد اس رکعت کو پڑھ لے اور اگر امام کو قیام میں پایا اور اس کے ساتھ رکوع میں شریک نہ ہوا تو پہلے رکوع کر لے پھر اور افضل امام کے ساتھ کرے اور اگر پہلے رکوع نہ کیا بلکہ امام کے ساتھ ہو یا پھر امام کے فارغ ہونے کے بعد رکوع کیا تو بھی ہو جائے گی مگر بوجہ ترک واجب گنہگار ہوا۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۲۰: اس کے رکوع کرنے سے پیشتر امام نے سر اٹھا لیا کہ اسے رکعت نہ ملی تو اس صورت میں نماز توڑ دینا جائز نہیں جیسا بعض جاہل کرتے ہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ سجدہ میں امام کی متابعت کرے، مگر چہ یہ سجدے رکعت میں شمار نہ ہوں

1 "اندر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب إدراك العریضۃ، ح ۲، ص ۶۱۴

2 ... المرجع السابق.

3 ... المرجع السابق، ص ۶۲۵.

4 خلاصہ

5 "اندر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب إدراك العریضۃ، مطلب هل الإساءۃ دون انکراۃ أو أحش، ح ۲، ص ۶۲۱.

6 "اندر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب إدراك العریضۃ، ح ۲، ص ۶۲۳

گے۔ یوہیں اگر سجدہ میں ملا جب بھی ساتھ دے پھر بھی اگر سجدے نہ کیے تو نماز فاسد نہ ہوگی یہاں تک کہ اگر امام کے سلام کے بعد اس نے اپنی رکعت پڑھ لی نماز ہوگئی مگر ترک واجب کا گناہ ہوا۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۲۱: امام سے پہلے رکوع کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام نے بھی رکوع کیا تو رکوع ہو گیا بشرطیکہ اس نے اُس وقت رکوع کیا ہو کہ امام بقدر فرض قراءت کر چکا ہو ورنہ رکوع نہ ہوا اور اس صورت میں امام کے ساتھ یہ بعد اگر دوبارہ رکوع کر لے گا ہو جائے گی ورنہ نماز جاتی رہی اور امام سے پہلے رکوع خواہ کوئی رکن ادا کرنے میں گنہگار بہر حال ہوگا۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۲۲: امام رکوع میں تھا اور یہ تکبیر کہہ کر جھکا تھا کہ امام کھڑا ہو گیا تو اگر صدر رکوع میں مشارکت^(۳) ہوگئی اگرچہ قلیل تو رکعت مل گئی۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: مقتدی نے تمام رکعتوں میں رکوع و سجود امام سے پہلے کیا تو سلام کے بعد ضروری ہے کہ ایک رکعت بغیر قراءت پڑھے نہ پڑھی تو نماز نہ ہوئی اور اگر امام کے بعد رکوع و سجود کیا تو نماز ہوگئی اور اگر رکوع پہلے کیا اور سجدہ ساتھ تو چاروں رکعتیں بغیر قراءت پڑھے اور اگر رکوع ساتھ کیا اور سجدہ پہلے تو دو رکعت بعد میں پڑھے۔^(۵) (عالمگیری)

قضا نماز کا بیان

حدیث ۱: غزوہ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چار نمازیں مشرکین کی وجہ سے جاتی رہیں یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا، بلا واسطہ اللہ تعالیٰ من کو حکم فرمایا انہوں نے اذان و اقامت کہی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کہی تو عصر کی پڑھی، پھر اقامت کہی تو مغرب کی پڑھی، پھر اقامت کہی تو عشا کی پڑھی۔^(۶)

حدیث ۲: امام احمد نے ابی جعد حبیب بن سباع سے روایت کی، کہ غزوہ احزاب میں مغرب کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو فرمایا کسی کو معصوم ہے میں نے عصر کی پڑھی ہے؟ لوگوں نے عرض کی، نہیں پڑھی، مؤذن کو حکم فرمایا اُس نے قامت کہی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عصر کی پڑھی پھر مغرب کا اعادہ کیا۔^(۷)

1 "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب إدراك الفریضة، مطبعت دار الإساءة دوں انکراہة أو أحسن، ج ۲، ص ۶۲۴.

2 المرجع السابق، ص ۶۲۵. 3 باہم شرکت۔

4 "امتاعی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب العاشر فی إدراك الفریضة، ج ۱، ص ۱۲۰.

5 "امتاعی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب العاشر فی إدراك الفریضة، ج ۱، ص ۱۲۰.

6 "انس الکبریٰ" لیبیعی، کتاب الصلاۃ، باب الأدان والإقامة للعائنة، الحدیث ۱۸۹۲، ج ۱، ص ۵۹۲.

7 "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حدیث أبی جمعة حبیب بن سماع، الحدیث ۱۶۹۷۲، ج ۶، ص ۴۲.

حدیث ۳: طبرانی و بیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرمایا ”جو شخص کسی نماز کو بھول جائے اور یاد اُس وقت آئے کہ امام کے ساتھ ہو تو پوری کر لے پھر بھولی ہوئی پڑھے پھر اُسے پڑھے جس کو امام کے ساتھ پڑھا۔“ (۱)

حدیث ۴: صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جو نماز سے سو جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے کہ وہی اُس کا وقت ہے۔“ (۲)

حدیث ۵: صحیح مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سوتے میں (اگر نماز جاتی رہی) تو قصور نہیں، قصور تو بیداری میں ہے۔ (۳)

مسئلہ ۱: بلا عذر شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے، اُس پر فرض ہے کہ اُس کی قضا پڑھے اور سچے دس سے توبہ کرے، توبہ یا حج مقبول سے گناہ تاخیر معاف ہو جائے گا۔ (۴) (رد المحتار)

مسئلہ ۲: توبہ جب ہی صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے۔ اُس کو تو ادا نہ کرے، توبہ کیے جائے، یہ توبہ نہیں کہ وہ نماز جو اس کے ذمہ تھی اس کا نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آئے، توبہ کہاں ہوئی۔ (۵) (رد المحتار) حدیث میں فرمایا ”گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے رب (زرار) سے لٹھا (۶) کرتا ہے۔“ (۷)

مسئلہ ۳: دشمن کا خوف نماز قضا کر دینے کے لیے عذر ہے، مثل مسافر کو چور اور ڈاکوؤں کا صحیح اندیشہ ہے تو اس کی وجہ سے وقتی نماز قضا کر سکتا ہے بشرطیکہ کسی طرح نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو اور اگر سوار ہے اور سواری پر پڑھ سکتا ہے اگرچہ چھٹنے کی حالت میں یا بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے تو عذر نہ ہوا۔ یوں اگر قبلہ کو منہ نہ کرتا ہے تو دشمن کا سامنا ہوتا ہے تو جس رخ بن پڑے پڑھ لے ہو جائے گی ورنہ نماز قضا کرنے کا گناہ ہو۔ (۸) (رد المحتار)

مسئلہ ۴: جنائی (۹) نماز پڑھے گی تو بچے کے مرجانے کا اندیشہ ہے نماز قضا کرنے کے لیے یہ عذر ہے۔ بچہ کا سر باہر

1 "المعجم الاوسط"، باب المیم، الحدیث ۵۱۳۲، ح ۱، ص ۴۸

2 "صحیح مسلم"، کتاب المساجد، إلخ، باب قضاء الصلاة الفائتة، إلخ، الحدیث: ۱۵۶۸، ص ۷۸۵.

3 "صحیح مسلم"، کتاب المساجد... إلخ، باب قضاء الصلاة الفائتة، إلخ، الحدیث: ۱۵۶۲، ص ۷۸۴

4 "اسرار المختار"، کتاب الصلاة، باب قضاء الغائت، ح ۲، ص ۶۲۶

5 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب قضاء الغائت، ح ۲، ص ۶۲۷

6 غرق۔

7 "شعب الإيمان"، باب في معالجة كل دسب بالتوبة، الحدیث: ۷۱۷۸، ح ۵، ص ۴۳۶

8 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب قضاء الغائت، ح ۲، ص ۶۲۷

9 ... والی۔ بچہ جتانے والی۔

آگیا اور نفاس سے پیش وقت ختم ہو جائے گا تو اس حالت میں بھی اس کی ماں پر نماز پڑھنا فرض ہے نہ پڑھے گی گنہگار ہوگی، کسی برتن میں بچہ کا سر رکھ کر جس سے اس کو صدمہ نہ پہنچے نماز پڑھے مگر اس ترکیب سے پڑھنے میں بھی بچہ کے سر جانے کا اندیشہ ہو تو تاخیر معاف ہے بعد نفاس اس نماز کی قضا پڑھے۔^(۱) (رد المحتار)

مسئلہ ۵: جس چیز کا بندوس پر حکم ہے اسے وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں اور وقت کے بعد عمل میں لانا قضا ہے اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو دوبارہ وہ خرابی دفعہ کرنے کے لیے کرنا عادیہ ہے۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۶: وقت میں اگر تحریمہ باندھ یا تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے۔^(۳) (در مختار) مگر نماز فجر و جمعہ و عیدین کہ ان میں سہم سے پہلے بھی اگر وقت نکل گیا نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۷: سوتے میں یا بھوے سے نماز قضا ہوگئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے، ابدت قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اسی وقت پڑھ لے تاخیر مکروہ ہے، کہ حدیث میں ارشاد فرمایا "جو نماز سے بھول جائے یا سو جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے کہ وہی اس کا وقت ہے۔"^(۴) (عالمگیری وغیرہ) مگر دخول وقت کے بعد سو گیا پھر وقت نکل گیا تو قطعاً گنہگار ہوا جب کہ جاگنے پر صحیح اعتماد یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دخول وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جب کہ اکثر حصہ رات کا جاگنے میں گزر اور ظن ہے کہ اب سو گیا تو وقت میں نہ نکھ نہ کھے گی۔

مسئلہ ۸: کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا تو جسے معلوم ہوا اس پر واجب ہے کہ سوتے کو جگا دے اور بھوے ہوئے کو یاد دلا دے۔^(۵) (رد المحتار)

مسئلہ ۹: جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بد ضرورت شرعیہ اسے رات میں دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔^(۶) (رد المحتار)

1 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الغائب، ج ۲، ص ۶۲۷

2 "اندر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الغائب، ج ۲، ص ۶۲۷-۶۲۸

3 ... المرجع السابق، ص ۶۲۸

4 "انصاری الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء الغائب، ج ۱، ص ۱۲۱ وغیرہ

5 "رد المحتار"،

6 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب فی صلوع الشمس من مغربہا، ج ۲، ص ۳۳

امیر المصطفیٰ، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد انیس عطاری قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ "نماز کے احکام" ص ۳۲۹ میں لکھتے ہیں: "مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! نعت خوانیوں، ذکر و فکر کی محفوں، نیز سنتوں بھرے اجتماعات وغیرہ میں رات دیر تک جاگنے کے بعد سونے کے سبب اگر نماز فجر قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو یہ نیت اعتکاف مسجد میں قیام کریں یا وہاں سوئیں جہاں کوئی قابل اعتماد اسلامی =

مسئلہ ۱۰: فرض کی قضا فرض ہے اور واجب کی قضا واجب اور سنت کی قضا سنت یعنی وہ سنتیں جن کی قضا ہے مثلاً فجر کی سنتیں جبکہ فرض بھی فوت ہوگئی ہو اور ظہر کی پہلی سنتیں جب کہ ظہر کا وقت باقی ہو۔^(۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۱: قضا کے لیے کوئی وقت معین نہیں عمر میں جب پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا مگر طلوع وغروب اور زوال کے وقت کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: مجنون کی حالت جنون جو نمازیں فوت ہوئیں اچھے ہونے کے بعد ان کی قضا واجب نہیں جبکہ جنون نماز کے چھ وقت کامل تک برابر رہا ہو۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: جو شخص معاذ اللہ مرید ہو گیا پھر اسلام لایا تو زمانہ ارتداد کی نمازوں کی قضا نہیں اور مرتد ہونے سے پہلے زمانہ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی تھیں ان کی قضا واجب ہے۔^(۴) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۴: دارالحرب میں کوئی شخص مسلمان ہوا اور احکام شرعیہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہا کی اس کو اطلاع نہ ہوئی تو جب تک وہاں رہا ان دنوں کی قضا اس پر واجب نہیں اور جب دارالاسلام میں آگیا تو اب جو نماز قضا ہوگی اسے پڑھنا فرض ہے کہ دارالاسلام میں احکام کا نہ جانا عذر نہیں اور کسی ایک شخص نے بھی اسے نماز فرض ہونے کی اطلاع دے دی اگرچہ فاسق یا بچہ یا عورت یا غلام نے تو اب جتنی نہ پڑھے گا ان کی قضا واجب ہے، دارالاسلام میں مسلمان ہوا تو جو نماز فوت ہوئی اس کی قضا واجب ہے اگرچہ کہے کہ مجھے اس کا علم نہ تھا۔^(۵) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۵: ایسا مریض کہ اشارہ سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پورے چھ وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں ان کی قضا واجب نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

بھائی جگانے والے موجود ہو یا مارم والی گھڑی ہو جس سے کچھ کھل جاتی ہو مگر ایک عدد گھڑی پر محدود نہ کیا جائے کہ نیند میں ہاتھ لگ جانے سے یا یوں ہی خراب ہو کر بند ہو جانے کا امکان رہتا ہے، دو یا حسب ضرورت زائد گھڑیاں ہوں تو بہتر ہے۔ فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ”جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورت شرعیہ اُسے رات دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔“

1 "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الغوات، مطلب فی تعریف "الإعادة"، ح ۲، ص ۶۳۳

2 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب لأول فی الموافیت وما یصل بہ، فصل شات، ح ۱، ص ۵۲

طلوع وغروب وزوال سے کیا مراد ہے، اس کا بیان باب اناوقات میں گذرا۔ ۱۴۱

3 "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، ابواب الحادی عشر فی قضاء الغوات، ح ۱، ص ۱۶۱

4 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الغوات، مطلب فی بطلان بالاختصاص و التہلیل، ح ۲، ص ۶۴۷

5 المرجع السابق.

6 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، ابواب الحادی عشر فی قضاء الغوات، ح ۱، ص ۱۶۱

مسئلہ ۱۶: جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی، مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائے گی اگرچہ اقامت کی حالت میں پڑھے اور حالت اقامت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی کی قضا چار رکعت ہے اگرچہ سفر میں پڑھے۔ ابستہ قضا پڑھنے کے وقت کوئی عذر ہے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا، مثلاً جس وقت فوت ہوئی تھی اس وقت کھڑا ہو کر پڑھ سکتا تھا اور اب قیام نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر پڑھے یا اس وقت اشارہ ہی سے پڑھ سکتا ہے تو اشارے سے پڑھے اور صحت کے بعد اس کا اعادہ نہیں۔^(۱) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۷: بڑی نماز عشاء پڑھ کر یا بے پڑھے سوئی، کچھ کھلی تو معلوم ہوا کہ پہلا حیض آیا تو اس پر وہ عشاء فرض نہیں اور اگر احتلام سے بالغ ہوئی تو اس کا حکم وہ ہے جو بڑے کا ہے، پچھنے^(۲) سے پہلے آنکھ کھلی تو اس وقت کی نماز فرض ہے اگرچہ پڑھ کر سوئی ورنہ پچھنے کے بعد آنکھ کھلی تو عشاء کا اعادہ کرے اور عمر سے بالغ ہوئی یعنی اس کی عمر پورے پندرہ سال کی ہوگئی تو جس وقت پورے پندرہ سال کی ہوئی اس وقت کی نماز اس پر فرض ہے اگرچہ پہلے پڑھ چکی ہو۔^(۳) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۸: پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض دو میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشاء پھر وتر پڑھے، خواہ یہ سب قضا ہوں یا بعض ادا بعض قضا، مثلاً ظہر کی قضا ہوگئی تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر پڑھے یا وتر قضا ہو گیا تو اسے پڑھ کر فجر پڑھے اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا وتر کی پڑھ لی تو ناجائز ہے۔^(۴) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: اگر وقت میں تنہا گنجائش نہیں کہ وقتی اور قضا میں سب پڑھ لے تو وقتی اور قضا نمازوں میں جس کی گنجائش ہو پڑھے باقی میں ترتیب ساقط ہے، مثلاً نماز عشاء و وتر قضا ہو گئے اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت کی گنجائش ہے تو وتر و فجر پڑھے اور چھ رکعت کی وسعت ہے تو عشاء و فجر پڑھے۔^(۵) (شرح وقایہ)

مسئلہ ۲۰: ترتیب کے لیے مطلق وقت کا اعتبار ہے، مستحب وقت ہونے کی ضرورت نہیں تو جس کی ظہر کی نماز قضا ہوگئی اور آفتاب زرد ہونے سے پہلے ظہر سے فارغ نہیں ہو سکتا مگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے دونوں پڑھ سکتا ہے تو ظہر پڑھے پھر عصر۔^(۶) (رد المحتار)

- 1 المرجع السابق، و "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب قضاء العوائت، مطلب، و، أسسم المرتد، إلح، ج ۲، ص ۶۵۰
- 2 صحیح صادق ہونے۔
- 3 "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء العوائت، ج ۱، ص ۱۲۱۔ وغیرہ
- 4 "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء العوائت، ج ۱، ص ۱۲۱۔ وغیرہ
- 5 "شرح الوافیۃ"، کتاب الصلاة، باب قضاء العوائت، ج ۱، ص ۲۱۷
- 6 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب قضاء العوائت، مطلب فی تعریف الإعادة، ج ۲، ص ۶۳۴

مسئلہ ۲۱: اگر وقت میں اتنی گنجائش ہے کہ مختصر طور پر پڑھے تو دونوں پڑھ سکتا ہے اور عمدہ طریقہ سے پڑھے تو دونوں نمازوں کی گنجائش نہیں تو اس صورت میں بھی ترتیب فرض ہے اور بقدر جواز جہاں تک اختصار کر سکتا ہے کرے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: وقت کی تنگی سے ترتیب ساقط ہونا اس وقت ہے کہ شروع کرتے وقت تنگ ہو، اگر شروع کرتے وقت گنجائش تھی اور یہ یاد تھا کہ اس وقت سے پیشتر کی نماز قضا ہوگئی ہے اور نماز میں طول دیا کہ اب وقت تنگ ہو گیا تو یہ نماز نہ ہوگی ہاں اگر توڑ کر پھر سے پڑھے تو ہو جائے گی اور اگر قضا نماز یاد نہ تھی اور وقتی نماز میں طول دیا کہ وقت تنگ ہو گیا اب یاد آئی تو ہوگئی قطع نہ کرے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: وقت تنگ ہونے نہ ہونے میں اس کے گمان کا اعتبار نہیں بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ حقیقتاً وقت تنگ تھا یا نہیں مثلاً جس کی نماز عشاء قضا ہوگئی اور فجر کا وقت تنگ ہونا گمان کر کے فجر کی پڑھ لی پھر یہ معصوم ہوا کہ وقت تنگ نہ تھا تو نماز فجر نہ ہوئی اب اگر دونوں کی گنجائش ہو تو عشاء پڑھ کر پھر فجر پڑھے، ورنہ فجر پڑھ لے اگر دو بارہ پھر غلطی معلوم ہوئی تو وہی حکم ہے یعنی دونوں پڑھ سکتا ہے تو دونوں پڑھے ورنہ صرف فجر پھر پڑھے اور اگر فجر کا اعادہ نہ کیا، عشاء پڑھنے لگا اور بقدر تشہد بیٹھنے نہ پایا تھا کہ آفتاب نکل آیا تو فجر کی نماز جو پڑھی تھی ہوگئی۔ یوں اگر فجر کی نماز قضا ہوگئی اور ظہر کے وقت میں دونوں نمازوں کی گنجائش اس کے گمان میں نہیں ہے اور ظہر پڑھ لی پھر معصوم ہوا کہ گنجائش ہے تو ظہر نہ ہوئی، فجر پڑھ کر ظہر پڑھے یہاں تک کہ اگر فجر پڑھ کر ظہر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے تو فجر پڑھ کر ظہر شروع کرے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: جمعہ کے دن فجر کی نماز قضا ہوگئی اگر فجر پڑھ کر جمعہ میں شریک ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ پہلے فجر پڑھے اگرچہ خطبہ ہوتا ہو اور اگر جمعہ نہ ملے گا مگر ظہر کا وقت باقی رہے گا جب بھی فجر پڑھ کر ظہر پڑھے اور اگر ایسا ہے کہ فجر پڑھنے میں جمعہ بھی جا تا رہے گا اور جمعہ کے ساتھ وقت بھی ختم ہو جائے گا تو جمعہ پڑھ لے پھر فجر پڑھے اس صورت میں ترتیب ساقط ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: اگر وقت کی تنگی کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی اور وقتی نماز پڑھ رہا تھا کہ اٹائے نماز میں وقت ختم ہو گیا تو ترتیب عود نہ کرے گی یعنی وقتی نماز ہوگئی۔^(۵) (عالمگیری) مگر فجر و جمعہ میں کہ وقت نکل جانے سے یہ خود ہی نہیں ہوئیں۔

1 "انصاوی الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء عوائت، ح ۱، ص ۱۲۲

2 المرجع السابق.

3 المرجع السابق.

4 المرجع السابق

5 المرجع السابق، ص ۱۲۳.

مسئلہ ۲۶: قضا نماز یا دہری اور وقتیہ پڑھ لی پڑھنے کے بعد یاد آئی تو وقتیہ ہو گئی اور پڑھنے میں یاد آئی تو گئی۔^(۱) (علمہ کتب)

مسئلہ ۲۷: اپنے کو با وضو گمان کر کے ظہر پڑھی پھر وضو کر کے عصر پڑھی پھر معلوم ہوا کہ ظہر میں وضو نہ تھا تو عصر کی ہو گئی صرف ظہر کا اعادہ کرے۔^(۲) (علیگیری)

مسئلہ ۲۸: فجر کی نماز قضا ہو گئی اور یاد ہوتے ہوئے ظہر کی پڑھ لی پھر فجر کی پڑھی تو ظہر کی نہ ہوئی، عصر پڑھتے وقت ظہر کی یاد تھی مگر اپنے گمان میں ظہر کو جائز سمجھا تھا تو عصر کی ہو گئی غرض یہ ہے کہ فرضیت ترتیب سے جو ناواقف ہے اس کا حکم بھولنے والے کی مثل ہے کہ اس کی نماز ہو جائے گی۔^(۳) (در مختار)

مسئلہ ۲۹: چھ نمازیں جس کی قضا ہو گئیں کہ چھٹی کا وقت ختم ہو گیا اس پر ترتیب فرض نہیں، اب اگر چہ باوجود وقت کی گنجائش اور یاد کے وقتی پڑھے گا ہو جائے گی خواہ وہ سب ایک ساتھ قضا ہوئیں مثلاً ایک دم سے چھ وقتوں کی نہ پڑھیں یہ متفرق طور پر قضا ہوئیں مثلاً چھ دن فجر کی نماز نہ پڑھی اور باقی نمازیں پڑھتا رہا مگر ان کے پڑھتے وقت وہ قضا نہیں بھولا ہوا تھا خواہ وہ سب پرانی ہوں یا بعض نئی بعض پرانی مثلاً ایک مہینہ کی نماز نہ پڑھی پھر پڑھنی شروع کی پھر ایک وقت کی قضا ہو گئی تو اس کے بعد کی نماز ہو جائے گی اگر چہ اس کا قضا ہونا یاد ہو۔^(۴) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۰: جب چھ نمازیں قضا ہونے کے سبب ترتیب ساقط ہو گئی تو ان میں سے اگر بعض پڑھ لی کہ چھ سے کم رہ گئیں تو وہ ترتیب عود نہ کرے گی یعنی ان میں سے اگر دو باقی ہوں تو باوجود یاد کے وقتی نماز ہو جائے گی البتہ اگر سب قضا نہیں پڑھ لیں تو اب پھر صاحب ترتیب ہو گیا کہ اب اگر کوئی نماز قضا ہو گئی تو بشرط سابق اسے پڑھ کر وقتی پڑھے ورنہ نہ ہوگی۔^(۵) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۱: یوہیں اگر بھولنے یا تنگی وقت کے سبب ترتیب ساقط ہو گئی تو وہ بھی عود نہ کرے گی مثلاً بھول کر نماز پڑھ لی اب یاد آیا تو نماز کا اعادہ نہیں اگر چہ وقت میں بہت کچھ گنجائش ہو۔^(۶) (در مختار)

1 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء العوائت، ح ۱، ص ۱۶۲

2 ... المرجع السابق

3 "اندر المختصر"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء العوائت، ح ۲، ص ۶۳۹

4 "اندر المختصر" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء العوائت، مطلب فی تعریف لإعادۃ، ح ۲، ص ۶۳۷

4 المرجع السابق، ص ۶۴۰

6 "اندر المختصر"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء العوائت، ح ۲، ص ۶۴۰

مسئلہ ۳۲: باوجود یا دو اور گنجائش وقت کے وقتی نماز کی نسبت جو کہا گیا کہ نہ ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نماز موقوف ہے اگر وقتی پڑھتا گیا اور قضا رہنے دی تو جب دونوں مل کر چھ ہو جائیں گی یعنی چھٹی کا وقت ختم ہو جائے گا تو سب صحیح ہو گئیں اور اگر اس درمیان میں قضا پڑھ لی تو سب گئیں یعنی نفل ہو گئیں سب کو پھر سے پڑھے۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۳۳: بعض نماز پڑھتے وقت قضا یاد تھی اور بعض میں یاد نہ رہی تو جن میں قضا یاد ہے ان میں پانچویں کا وقت ختم ہو جائے یعنی قضا سمیت چھٹی کا وقت ہو جائے تو اب سب ہو گئیں اور جن کے اور کرتے وقت قضا کی یاد نہ تھی ان کا اعتبار نہیں۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۴: عورت کی ایک نماز قضا ہوئی اس کے بعد حیض آ گیا تو حیض سے پاک ہو کر پہلے قضا پڑھ لے پھر وقتی پڑھے، اگر قضا یاد ہوتے ہوئے وقتی پڑھے گی نہ ہوگی جب کہ وقت میں گنجائش ہو۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اگر چنانچہ پڑھنا جلد سے جلد واجب ہے مگر بال بچوں کی خور و نوش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے تو کاروبار بھی کرے اور جو وقت فرصت کا ملے اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۳۶: قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انھیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضا نمازیں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔^(۵) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۷: منت کی نماز میں کسی خاص وقت یا دن کی قید لگا کی تو اسی وقت یا دن میں پڑھنی واجب ہے ورنہ قضا ہو جائے گی اور اگر وقت یا دن معین نہیں تو معجزائش ہے۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۳۸: کسی شخص کی ایک نماز قضا ہو گئی اور یہ یاد نہیں کہ کوئی نماز تھی تو ایک دن کی نمازیں پڑھے۔ یوہیں اگر

۱ "اسر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء العوائت، ج ۲، ص ۶۴۶

۲ "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء العوائت، مطلب فی تعریف الإعادة، ج ۲، ص ۶۴۲

۳ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء العوائت، ج ۱، ص ۱۲۴

۴ "اسر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء العوائت، ج ۲، ص ۶۴۶

۵ "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء العوائت، مطلب فی بطلان الوصیۃ بالاحتصات و انتہائیں، ج ۲، ص ۶۴۶

ضمیل ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد طفیل خان قادری برکاتی علیہ رحمۃ الرحمن "سنتی بھیشی زیور"، ص ۲۳۰، میں لکھتے ہیں "اور لو لگائے رکھے کہ مولانا رحیل اپنے کرم خاص سے قضا نمازوں کے ضمن میں ان نوافل کا ثواب بھی اپنے عزیزان غیب سے عطا فرمادے، جن کے اوقات میں یہ قضا نمازیں پڑھی گئیں۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔ (سنتی بھیشی زیور، نفل نمازوں کا بیان، ص ۲۳۰)

۶ "اسر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء العوائت، مطلب فی بطلان الوصیۃ، إلخ، ج ۲، ص ۶۴۶

دونمازیں دو دن میں قضا ہوئیں تو دونوں دنوں کی سب نمازیں پڑھے۔ یوہیں تین دن کی تین نمازیں اور پانچ دن کی پانچ نمازیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: ایک دن عصر کی اور ایک دن ظہر کی قضا ہوگئی اور یہ یاد نہیں کہ پہلے دن کی کون نماز ہے تو جدھر طبیعت ہے اسے اپنی قرار دے اور کسی طرف دل نہیں جتا تو جو چاہے پہلے پڑھے مگر دوسری پڑھنے کے بعد جو پہلے پڑھی ہے پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ پہلے ظہر پڑھے پھر عصر پھر ظہر کا اعادہ اور اگر پہلے عصر پڑھی پھر ظہر پھر عصر کا اعادہ کیا تو بھی حرج نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: عصر کی نماز پڑھنے میں یاد آیا کہ نماز کا ایک سجدہ رہ گیا مگر یہ یاد نہیں کہ اسی نماز کا رہ گیا یا ظہر کا تو جدھر دل جے اس پر عمل کرے اور کسی طرف نہ جے تو عصر پوری کر کے آخر میں ایک سجدہ کر لے پھر ظہر کا اعادہ کرے پھر عصر کا اور اعادہ نہ کیا تو بھی حرج نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱: جس کی نمازیں قف ہو گئیں اور انتقال ہو گیا تو اگر وصیت کر گیا اور ماں بھی چھوڑا تو اس کی تہائی سے ہر فرض دو تر کے بدلے نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو تصدق کریں اور مال نہ چھوڑا اور وراثہ فدیہ دینا چاہیں تو کچھ مال اپنے پاس سے یا قرض لے کر مسکین پر تصدق کر کے اس کے قبضہ میں دیں اور مسکین اپنی طرف سے اسے بہہ کر دے^(۴) اور یہ قبضہ بھی کر لے پھر یہ مسکین کو دے، یوہیں لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ سب کا فدیہ دیا ہو جائے۔ اور اگر مال چھوڑا مگر وہ ناکافی ہے جب بھی یہی کریں اور اگر وصیت نہ کی اور ولی اپنی طرف سے بطور احسان فدیہ دینا چاہے تو دے اور اگر ماں کی تہائی بقدر کافی ہے اور وصیت یہ کہ اس میں سے تھوڑا لے کر لوٹ پھیر کر کے فدیہ پورا کر لیں اور باقی کو وراثہ اور کوئی لے لے تو گنہگار ہوا۔^(۵) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۴۲: میت نے ولی کو اپنے بدلے نماز پڑھنے کی وصیت کی اور ولی نے پڑھ بھی لی تو یہ ناکافی ہے۔ یوہیں اگر مرض کی حالت میں نماز کا فدیہ دیا تو ادا نہ ہوا۔^(۶) (در مختار)

1 "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء الغوات، ح ۱، ص ۱۲۴

2 ... المرجع السابق

3 ... المرجع السابق

4 یعنی تھوڑا دے۔

5 "اندر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الغوات، مطلب فی إسقاط الصلاۃ عن الميت، ح ۲،

ص ۶۴۳ - ۶۴۴

6 "تویر لأبصر"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الغوات، ح ۲، ص ۶۴۵

مسئلہ ۳۳: بعض ناواقف یوں فدیہ دیتے ہیں کہ نمازوں کے فدیہ کی قیمت لگا کر سب کے بدلے میں قرآن مجید دیتے ہیں اس طرح کل فدیہ ادا نہیں ہوتا یہ محض بے اصل بات ہے بلکہ صرف اتنا ہی ادا ہوگا جس قیمت کا مصحف شریف ہے۔

مسئلہ ۳۴: شافعی المذہب کی نماز قضا ہوئی اس کے بعد حنفی ہو گیا تو حنفیوں کے طور پر قضا پڑھے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: جس کی نمازوں میں نقصان و کراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازیں پھرے تو اچھی بات ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہیے اور کرے تو فجر و عصر کے بعد نہ پڑھے اور تمام رکعتیں بھری پڑھے اور وتر میں قنوت پڑھ کر تیسری کے بعد قعدہ کرے پھر ایک اور ملے کہ چار ہو جائیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: قضائے عمری کہ شب قدر یا اخیر جمعہ رمضان میں جماعت سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضا اسی ایک نماز سے ادا ہو گئیں، یہ باطل محض ہے۔

سجدہ سہو کا بیان

حدیث ۱: حدیث میں ہے ”ایک بار حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں پھر سجدہ کے بعد سجدہ سہو کیا۔“^(۳) اس حدیث کو ترمذی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسئلہ ۱: واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تدفین کے لیے سجدہ سہو واجب ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ التیحات کے بعد وہی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشهد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔^(۴) (عامہ کتب)

مسئلہ ۲: اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کر لیے کافی ہیں مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔^(۵) (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۳: قصد واجب ترک کیا تو سجدہ سہو سے وہ نقصان دفع نہ ہوگا بلکہ اعادہ واجب ہے۔ یوہیں اگر سہو واجب ترک ہوا اور سجدہ سہو نہ کیا جب بھی اعادہ واجب ہے۔^(۶) (در مختار وغیرہ)

1 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء نواثت، ح ۱، ص ۱۲۴

2 المرجع السابق.

4 "شرح الوقیۃ"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ح ۱، ص ۲۲۰

و "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ح ۲، ص ۶۵۱، ۶۵۵

5 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ح ۱، ص ۱۲۵

و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ح ۲، ص ۶۵۳

6 "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ح ۲، ص ۶۵۵ وغیرہ

مسئلہ ۴: کوئی ایب واجب ترک ہوا جو واجبات نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امر خارج سے ہو تو سجدہ سہو واجب نہیں مثلاً خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا ترک واجب ہے مگر موافق ترتیب پڑھنا واجبات تلاوت سے ہے واجبات نماز سے نہیں لہذا سجدہ سہو نہیں۔^(۱) (رد المحتار)

مسئلہ ۵: فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہذا پھر پڑھے اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ، تسبیح، ثناء، سنن، تکبیرات، انتقالات، تسبیحات کے ترک سے بھی سجدہ سہو نہیں بلکہ نماز ہو گئی۔^(۲) (رد المحتار، غنیہ) مگر اعادہ مستحب ہے سہو ترک کیا ہو یا قصداً۔

مسئلہ ۶: سجدہ سہو اس وقت واجب ہے کہ وقت میں گنجائش ہو اور اگر نہ ہو مثلاً نماز فجر میں سہو واقع ہوا اور پہلا سلام پھیرا، اور سجدہ ابھی نہ کیا کہ آفتاب طلوع کر آیا تو سجدہ سہو ساقط ہو گیا۔ یوں اگر قضا پڑھتا تھا اور سجدہ سے پہلے قرص آفتاب زرد ہو گیا سجدہ ساقط ہو گیا۔ جمعہ یا عید کا وقت جاتا رہے گا جب بھی یہی حکم ہے۔^(۳) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۷: جو چیز مانع بنا ہے، مثلاً کلام وغیرہ منافی نماز، اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سجدہ سہو نہیں ہو سکتا۔^(۴) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۸: سجدہ سہو کا ساقط ہونا اگر اس کے فعل سے ہے تو اعادہ واجب ہے ورنہ نہیں۔^(۵) (رد المحتار)

1 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۵

2 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۵

و "ہیۃ المتعلی"، فصل فی سجود السهو، ص ۴۵۵

3 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ج ۱، ص ۱۲۵

و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۴

4 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ج ۱، ص ۱۲۵

و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۴

5 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۴

یہ عدم شکی کی بحث ہے اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے حاشیہ رد المحتار میں یہ ثابت کیا کہ بہر حال اعادہ ہے۔ "وہذا بصرہ والذی ینظر لی لروم الاعادۃ مطبقاً لان الصلوۃ وقت ناقصۃ وقد وجب علیہ اکمالها وکانت الیہ مسیلاً متصل بالسجود و متراخ بالاعادۃ فان عجز عن احدهما ولو بلا صغہ فلم یعجز عن الاخری و سیائر العلامۃ المحشی عن النہر ان المقتدی اذا سہا وں امامہ فانہ لا یسجد و مقتضی کلامہم ان یبعد لتمکن الکراہۃ مع تعدل الجاہل ان فان ہذا التعلیل ایضاً بغير صغہ وقد اقرہ المحشی وهو وان کان ثمد سہوا عن النہر والمحشی کما سیاتی ہا لکن لاشک انہ مقتضی کلامہم ہا " ۱۳

مسئلہ ۹: فرض و نفل دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نوافل میں بھی واجب ترک ہونے سے سجدہ سہو واجب ہے۔^(۱)

(عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: نفل کی دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں سہو ہوا پھر اسی پر بنا کر کے دو رکعتیں اور پڑھیں تو سجدہ سہو کرے اور فرض میں سہو ہوا تھا اور اس پر قصد نفل کی بنا کی تو سجدہ سہو نہیں بلکہ فرض کا اعادہ کرے اور اگر اس فرض کے ساتھ سہو نفل دیا ہو مثلاً چار رکعت پر قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا اور پانچویں کا سجدہ کر لیا تو ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور ان میں سجدہ سہو کرے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: سجدہ سہو کے بعد بھی التحیات پڑھنا واجب ہے التحیات پڑھ کر سلام پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں درود شریف بھی پڑھے۔^(۳) (عالمگیری) اور یہ بھی اختیار ہے کہ پہلے قعدہ میں التحیات درود پڑھے اور دوسرے میں صرف التحیات۔

مسئلہ ۱۲: سجدہ سہو سے وہ پہلا قعدہ باطل نہ ہوا مگر پھر قعدہ کرنا واجب ہے اور اگر نماز کا کوئی سجدہ باقی رہ گیا تھا قعدہ کے بعد اس کو کیا یا سجدہ تلاوت کیا تو وہ قعدہ جائز رہا۔ اب پھر قعدہ فرض ہے کہ بغیر قعدہ نماز ختم کر دی تو نہ ہوئی اور پہلی صورت میں ہو جائے گی مگر واجب الاعداء۔^(۴) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۳: ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے تو وہی دو سجدے سب کے لیے کافی ہیں۔^(۵) (ردالمحتار وغیرہ)

واجبات نماز کا مفضل بیان پیشتر ہو چکا ہے، مگر تفصیل احکام کے لیے اعداء بہتر، واجب کی تاخیر رکن کی تقدیم یا تاخیر یا اس کو مکرر کرنا یا واجب میں تغیر یہ سب بھی ترک واجب ہیں۔

مسئلہ ۱۴: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سورۃ الحمد کی ایک آیت بھی رہ گئی یہ سورت سے پیشتر دوبار الحمد پڑھی یا سورت ملانا بھول گیا یا سورت کو فاتحہ پر مقدم کیا یا الحمد کے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چل گیا پھر یہ آیا اور ٹوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔^(۶) (درمختار، عالمگیری)

- 1 "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۶
 - 2 "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۵۴۔
 - 3 "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۵
 - 4 "امرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۱۲، ص ۶۵۳ وغیرہ
 - 5 "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۵۵ وغیرہ
 - 6 "امرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۵۶
- و "الصدوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۶

مسئلہ ۱۵: الحمد کے بعد سورت پڑھی اس کے بعد پھر الحمد پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ یوں فرض کی پچھلی رکعتوں میں فاتحہ کی تکرار سے مطلقاً سجدہ سہو واجب نہیں اور اگر پہلی رکعتوں میں الحمد کا زیادہ حصہ پڑھ لیا تھا۔ پھر اعادہ کیا تو سجدہ سہو واجب ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: الحمد پڑھنا بھول گیا اور سورت شروع کر دی اور بقدر ایک آیت کے پڑھ لی اب یاد آیا تو الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور سجدہ واجب ہے۔ یوں اگر سورت کے پڑھنے کے بعد یا رکوع میں یا رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو پھر الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور رکوع کا اعادہ کرے اور سجدہ سہو کرے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورت ملائی تو سجدہ سہو نہیں اور قصد ادا کی جب بھی حرج نہیں مگر اہم کو نہ چاہیے یوں اگر پچھلی میں الحمد نہ پڑھی جب بھی سجدہ سہو نہیں اور رکوع وجود و قعدہ میں قرآن پڑھا تو سجدہ واجب ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا تو سجدہ تلاوت ادا کرے اور سجدہ سہو کرے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: جو فعل نماز میں مکرر ہیں ان میں ترتیب واجب ہے لہذا خلاف ترتیب فعل واقع ہو تو سجدہ سہو کرے مثلاً قراءت سے پہلے رکوع کر دیا اور رکوع کے بعد قراءت نہ کی تو نماز فاسد ہوگئی کہ فرض ترک ہو گیا اور اگر رکوع کے بعد قراءت کی مگر پھر رکوع نہ کیا تو فاسد ہوگئی کہ قراءت کی وجہ سے رکوع جا تا رہا اور اگر بقدر فرض قراءت کر کے رکوع کیا مگر واجب قراءت ادا نہ ہو مثلاً الحمد نہ پڑھی یا سورت نہ ملائی تو حکم یہی ہے کہ لوٹے اور الحمد و سورت پڑھ کر رکوع کرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر دوبارہ رکوع نہ کیا تو نماز جاتی رہی کہ پہلا رکوع جا تا رہا تھا۔^(۵) (رد المحتار)

مسئلہ ۲۰: کسی رکعت کا کوئی سجدہ رہ گیا آخر میں یاد آیا تو سجدہ کر لے پھر التیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے اور سجدہ کے پہلے جو افعال نماز ادا کیے باطل نہ ہوں گے، ہاں اگر قعدہ کے بعد وہ نماز والا سجدہ کیا تو صرف وہ قعدہ جا تا رہا۔^(۶) (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۲۱: تعدیل ارکان^(۷) بھول گیا سجدہ سہو واجب ہے۔^(۸) (عالمگیری)

1 "انصافی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۶۶

2 المرجع السابق 3..... المرجع السابق

4 المرجع السابق

5 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۵۵

6 "السر المختار"، و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۶۷

7 یعنی رکوع، سجود، قعدہ اور جلسہ میں کم از کم ایک بار "سُبْحٰنَ اللّٰہ" کہنے کی مقدار شمار تا۔

8 "انصافی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۶۷

مسئلہ ۲۲: فرض میں قعدہ اولیٰ بھول گیا تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہوا، لوٹ آئے اور سجدہ سوئیں اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدہ سو کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہو کر لوٹا تو سجدہ سو کرے اور صحیح مذہب میں نماز ہو جائے گی مگر گنہگار ہوا ہذا حکم ہے کہ اگر لوٹے تو فوراً کھڑا ہو جائے۔^(۱) (درمختار، غنیہ)

مسئلہ ۲۳: اگر مقتدی بھول کر کھڑا ہو گیا تو ضرور ہے کہ لوٹ کر آوے، تاکہ اس کی مخالفت نہ ہو۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۲۴: قعدہ اخیرہ بھول گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سو کرے اور اگر قعدہ اخیرہ میں بیٹھا تھا، مگر بقدر تشہد نہ ہوا تھا کہ کھڑا ہو گیا تو لوٹ آئے اور وہ جو پہلے کچھ دیر تک بیٹھا تھا محسوب ہوگا یعنی لوٹنے کے بعد جتنی دیر تک بیٹھا یہ اور پہلے کا قعدہ دونوں مل کر اگر بقدر تشہد ہو گئے فرض ادا ہو گیا مگر سجدہ سو اس صورت میں بھی واجب ہے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر یا تو سجدہ سے سراٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہو گیا لہذا اگر چاہے تو علاوہ مغرب کے اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملائے کہ شفع پورا ہو جائے اور حاق رکعت نہ رہے اگر چہ وہ نماز فجر یا عصر ہو مغرب میں اور نہ ملائے کہ چار پوری ہو گئیں۔^(۳) (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۵: نفل کا ہر قعدہ قعدہ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کر لے لوٹ آئے اور سجدہ سو کرے اور واجب نماز مثلاً وتر فرض کے حکم میں ہے، لہذا وتر کا قعدہ اولیٰ بھول جائے تو وہی حکم ہے جو فرض کے قعدہ اولیٰ بھول جانے کا ہے۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۲۶: اگر بقدر تشہد قعدہ اخیرہ کر چکا ہے اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سو کر کے سلام پھیر دے اور اگر قیام ہی کی حالت میں سلام پھیر دیا تو بھی نماز ہو جائے گی مگر سنت ترک ہوئی اور اس صورت میں اگر مام کھڑا ہو گیا تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں بلکہ بیٹھے ہوئے انتظار کریں اگر لوٹ آیا ساتھ ہو لیں اور نہ لوٹا اور سجدہ کر لیا تو مقتدی سلام پھیر دیں اور امام ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور سجدہ سو کر کے سلام پھیرے اور یہ دو رکعتیں سنت ظہر یا عشا کے قائم مقام نہ ہوں گی اور اگر ان دو رکعتوں میں کسی نے امام کی اقتدا کی یعنی اب شامل ہوا تو یہ مقتدی بھی چھ پڑھے اور اگر اس نے تو زوی تو دو رکعت کی قضا پڑھے اور اگر امام چوتھی پڑھ گیا تھا تو یہ مقتدی چھ رکعت کی قضا پڑھے۔ اور اگر امام نے ان رکعتوں کو فاسد کر دیا تو اس پر مطلقاً قضا نہیں۔^(۵) (درمختار، رد المحتار)

۱ "اسرار المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۶۱

۲ "الدر المختار"، المرجع السابق، ص ۶۶۳

۳ "اسرار المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۶۴

۴ "الدر المختار"، المرجع السابق، ص ۶۶۱

۵ "اسرار المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۶۶، ۶۶۷

مسئلہ ۲۷: چوتھی پر قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا اور کسی فرض پڑھنے والے نے اس کی اقتدا کی تو اقتدا صحیح نہیں اگرچہ لوٹ آیا اور قعدہ نہ کیا تھا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا اقتدا کر سکتا ہے کہ ابھی تک فرض ہی میں ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: دو رکعت کی نیت تھی اور ان میں سہو ہوا اور دوسری کے قعدہ میں سجدہ سہو کر لیا تو اس پر نفل کی بنا مکروہ تحریمی ہے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۲۹: مسافر نے سجدہ سہو کے بعد اقامت کی نیت کی تو چار پڑھنا فرض ہے اور آخر میں سجدہ سہو کا اعادہ کرے۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۳۰: قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو سجدہ سہو واجب ہے اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا جب بھی سجدہ سہو واجب ہے جیسے قعدہ و رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہے، حالانکہ وہ کلام الہی ہے۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ”درود پڑھنے والے پر تم نے کیوں سجدہ واجب بتایا؟“ عرض کی، اس لیے کہ اس نے نبیوں کو پڑھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تحسین فرمائی۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۳۱: کسی قعدہ میں اگر تشہد میں سے کچھ رہ گیا، سجدہ سہو واجب ہے، نماز نفل ہو یا فرض۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: پہلی دو رکعتوں کے قیام میں الحمد کے بعد تشہد پڑھا سجدہ سہو واجب ہے اور الحمد سے پہلے پڑھا تو نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: کبھی رکعتوں کے قیام میں تشہد پڑھا تو سجدہ واجب نہ ہوا اور اگر قعدہ اولیٰ میں چند بار تشہد پڑھا سجدہ واجب ہو گیا۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: تشہد پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو لوٹ آئے تشہد پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔ یوں اگر

1 ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۶۹

2 ”الدر المختار“، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۷۰

3 المرجع السابق

4 ”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۵۷ وغیرہما

5 ”انصاوی الہدیۃ“، کتاب الصلاۃ، ابواب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۷

6 المرجع السابق

7 المرجع السابق

تشہد کی جگہ الحمد پڑھی سجدہ واجب ہو گیا۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: رکوع کی جگہ سجدہ کیا یا سجدہ کی جگہ رکوع یا کسی ایسے رکن کو دوبارہ کیا جو نماز میں مکرر شروع نہ تھا یا کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کیا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: قنوت یا تکبیر قنوت یعنی قراءت کے بعد قنوت کے لیے جو تکبیر کی جاتی ہے بھول گیا سجدہ سہو کرے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: عیدین کی سب تکبیریں یا بعض بھول گیا یا زائد کہیں یا غیر محل میں کہیں ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: امام تکبیرات عیدین بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو لوٹ آئے اور مسبوق رکوع میں شامل ہوا تو رکوع ہی میں تکبیریں کہہ لے۔^(۵) (عالمگیری) عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع بھول گیا تو سجدہ سہو واجب ہے اور پہلی رکعت کی تکبیر رکوع بھور تو نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: جمعہ و عیدین میں سہو واقع ہوا اور جماعت کثیر ہو تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ سہو نہ کرے۔^(۷) (عالمگیری رد المحتار) مسئلہ ۴۰: امام نے جہری نماز میں بقدر جواز نماز یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی یا سبزی میں جہر سے تو سجدہ سہو واجب ہے اور ایک کلمہ آہستہ سے یا جہر سے پڑھا تو معاف ہے۔^(۸) (عالمگیری، رد المحتار، رد الغیہ)

مسئلہ ۴۱: منفرد نے سبزی نماز میں جہر سے پڑھا تو سجدہ واجب ہے اور جہری میں آہستہ تو نہیں۔^(۹) (رد المحتار)

1 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۷

2 ... المرجع السابق

3 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۸

4 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۸

5 ... المرجع السابق

6 ... المرجع السابق

7 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۸

و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۷۵

8 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۸

و "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۵۷

9 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۵۷

مسئلہ ۳۲: ثناؤ عاؤ تشہد بلند آواز سے پڑھا تو خلاف سنت ہوا مگر جگہ سہو واجب نہیں۔^(۱) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۳: قراءت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کے وقفہ ہوا جگہ سہو واجب ہے۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۴: امام سے سہو ہوا اور جگہ سہو کی تو مقتدی پر بھی جگہ واجب ہے اگرچہ مقتدی سہو واقع ہونے کے بعد جماعت میں شامل ہوا اور اگر امام سے جگہ ساقط ہو گیا تو مقتدی سے بھی ساقط پھر اگر امام سے ساقط ہونا اس کے کسی فعل کے سبب ہو تو مقتدی پر بھی نماز کا اعادہ واجب ورنہ معاف۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۵: اگر مقتدی سے بحالت اقتداء سہو واقع ہوا تو جگہ سہو واجب نہیں۔^(۴) (عامہ کتب)

مسئلہ ۳۶: مسبوق امام کے ساتھ جگہ سہو کرے اگرچہ اس کے شریک ہونے سے پہلے سہو ہوا اور اگر امام کے ساتھ جگہ نہ کیا اور باقی پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر میں جگہ سہو کرے اور اگر اس مسبوق سے اپنی نماز میں بھی سہو ہوا تو آخر کے یہی جگہ اس سہو امام کے لیے بھی کافی ہیں۔^(۵) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۳۷: مسبوق نے اپنی نماز بچانے کے لیے امام کے ساتھ جگہ سہو نہ کیا یعنی جانتا ہے کہ اگر جگہ کرے گا تو نماز جاتی رہے گی مثلاً نماز فجر میں آفتاب طلوع ہو جائے گا یا جمعہ میں وقت عصر آجائے گا یا معذور ہے اور وقت ختم ہو جائے گا یا موزہ پر مسح کی مدت گزر جائے گی تو ان صورتوں میں امام کے ساتھ جگہ نہ کرنے میں کراہت نہیں۔ بلکہ بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو جائے۔^(۶) (غنیہ)

مسئلہ ۳۸: مسبوق نے امام کے سہو میں امام کے ساتھ جگہ سہو کیا پھر جب اپنی پڑھنے کھڑا ہوا اور اس میں بھی سہو ہوا تو اس میں بھی جگہ سہو کرے۔^(۷) (در مختار وغیرہ)

1 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۸

2 ... المرجع السابق، ص ۶۷۷

3 ... المرجع السابق، ص ۶۵۸.

4 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۸

اور اعادہ بھی اس کے ذمہ نہیں کما حقیقہ فی فتاویٰ ۱۲۷

5 "افتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ج ۱، ص ۱۲۸

و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۹

6 ... "غنیۃ المتعلی"، فصل فی سجود السهو، ص ۴۶۶.

7 "امداد المختار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۹ وغیرہ

مسئلہ ۴۹: مسبوق کو امام کے ساتھ سدھم پھیرنا جائز نہیں اگر قصد اچھیرے گا نماز جاتی رہے گی اور اگر سہواً پھیرا تو اور سدھم امام کے ساتھ معاذ اللہ وقفہ تھا تو اس پر سجدہ سہو نہیں اور اگر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے اپنی نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔^(۱) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۰: امام کے ایک سجدہ کرنے کے بعد شریک ہوا تو دوسرا سجدہ امام کے ساتھ کرے اور پہلے کی قفہ نہیں اور اگر دونوں سجدوں کے بعد شریک ہوا تو امام کے سہو کا اس کے ذمہ کوئی سجدہ نہیں۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۵۱: امام نے سلام پھیر دیا اور مسبوق اپنی پوری کرنے کھڑا ہوا اب امام نے سجدہ سہو کیا تو جب تک مسبوق نے اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو سوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدہ کرے جب امام سلام پھیرے تو اب اپنی پڑھے اور پہلے جو قیوم و قراءت و رکوع کر چکا ہے اس کا شمار نہ ہوگا بلکہ اب پھر سے وہ افعال کرے اور اگر نہ لوٹا اور اپنی پڑھ لی تو آخر میں سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو نہ نوٹے، نوٹے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: امام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدہ سہو واجب ہے مگر لاحق اپنی آخر نماز میں سجدہ سہو کرے گا اور امام کے ساتھ اگر سجدہ کیا تو آخر میں ادا کرے۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۵۳: اگر تین رکعت میں مسبوق ہوا اور ایک رکعت میں لاحق تو ایک رکعت بلا قراءت پڑھ کر بیٹھے اور شہد پڑھ کر سجدہ سہو کرے پھر ایک رکعت بھری پڑھ کر بیٹھے کہ یہ اس کی دوسری رکعت ہے پھر ایک بھری اور ایک خالی پڑھ کر سدھم پھیر دے اور اگر ایک میں مسبوق ہے اور تین میں لاحق تو تین پڑھ کر سجدہ سہو کرے پھر ایک بھری پڑھ کر سدھم پھیر دے۔^(۵) (رد المحتار)

مسئلہ ۵۴: مقيم نے مسافر کی اقتدا کی اور امام سے سہو ہوا تو امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے پھر اپنی دو پڑھے و ران میں بھی سہو ہوا تو آخر میں پھر سجدہ کرے۔^(۶) (رد المحتار)

مسئلہ ۵۵: امام سے صلاة الخوف میں (جس کا بیان اور طریقہ انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہوگا) سہو ہوا تو امام کے ساتھ

1 "ادب المحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۹ وغیرہ

و "الفتاویٰ الرضویة" (الحدیثہ)، ج ۷، ص ۲۳۸

2 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۹.

3 "الفتاویٰ الہدیة"، کتاب الصلاة، ابواب الثانی عشر فی سجود السهو، ج ۱، ص ۱۲۸

4 "ادب المحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۶۰

5 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۶۰.

6 ... المرجع السابق

دوسرا گروہ سجدہ سہو کرے اور پہلا گروہ اس وقت کرے جب اپنی نماز ختم کر چکے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: امام کو حدیث ہوا اور خوشتر سبھی واقع ہو چکا ہے اور اس نے خیفہ بنایا تو خیفہ سجدہ سہو کرے اور اگر خیفہ کو بھی حالت خلافت میں سہو ہوا تو وہی سجدہ کافی ہیں اور اگر امام سے تو سہو نہ ہوا مگر خیفہ سے اس حالت میں سہو ہوا تو امام پر بھی سجدہ سہو واجب ہے اور خیفہ کا سہو خلافت سے پہلے ہو تو سجدہ واجب نہیں نہ اس پر نہ امام پر۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: جس پر سجدہ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدہ سہو کر لے، لہذا جب تک کلام یا حدیث عمد یا مسجد سے خروج یا اور کوئی فعل من فی نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ کرے اور اگر سلام کے بعد سجدہ سہو نہ کیا تو سلام پھیرنے کے وقت سے نماز سے باہر ہو گیا، لہذا سلام پھیرنے کے بعد اگر کسی نے قنہ کی اور امام نے سجدہ سہو کر لیا تو اقتدا صحیح ہے اور سجدہ نہ کیا تو صحیح نہیں اور اگر یاد تھا کہ سہو ہوا ہے اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو سلام پھیرتے ہی نماز سے باہر گیا اور سجدہ سہو نہیں کر سکا، اعادہ کرے اور اگر اس نے غلطی سے سجدہ کیا اور اس میں کوئی شریک ہو تو اقتدا صحیح نہیں۔^(۳) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵۸: سجدہ تلاوت باقی تھا یا تعدۃ اخیرہ میں تشہد پڑھا تھا مگر بقدر تشہد بیٹھ چکا تھا اور یہ یاد ہے کہ سجدہ تلاوت یا تشہد باقی ہے مگر قصد اسلام پھیر دیا تو سجدہ ساقط ہو گیا اور نماز سے باہر ہو گیا، نماز فاسد نہ ہوئی کہ تمام ارکان ادا کر چکا ہے مگر بوجہ ترک واجب مکروہ تحریمی ہوئی۔ یو ہیں اگر اس کے ذمہ سجدہ سہو و سجدہ تلاوت ہیں اور دونوں یاد ہیں یا صرف سجدہ تلاوت یاد ہے اور قصد اسلام پھیر دیا تو دونوں ساقط ہو گئے اگر سجدہ نماز اور سجدہ سہو دونوں باقی تھے یا صرف سجدہ نماز یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر سجدہ نماز و سجدہ تلاوت باقی تھے اور سلام پھیرتے وقت دونوں یاد تھے یا ایک جب بھی نماز فاسد ہو گئی۔^(۴) (رد المحتار)

مسئلہ ۵۹: سجدہ نماز یا سجدہ تلاوت باقی تھا یا سجدہ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کر لے اور میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے متبوز نہ ہوا یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گزرا کر لے۔^(۵) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۶۰: رکوع میں یا آیت کہ نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا ہے اور وہیں سے سجدہ کو چھو گیا یا سجدہ میں یاد آیا اور سر اٹھ کر وہ

1 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۸

2 المرجع السابق، ص ۱۳۰.

3 "امداد المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۷۳

4 "رد المختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۷۳.

5 "امداد المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۷۴

سجدہ کر یا تو بہتر یہ ہے کہ اس رکوع و سجود کا عادیہ کرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس وقت نہ کیا بلکہ آخر نماز میں کیا تو اس رکوع و سجود کا عادیہ نہیں سجدہ سہو کرنا ہوگا۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۶۱: ظہر کی نماز پڑھتا تھا اور یہ خیال کر کے کہ چار پوری ہو گئیں دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار پوری کر لے اور سجدہ سہو کرے اور اگر یہ گمان کیا کہ مجھ پر دو ہی رکعتیں ہیں، مثلاً اپنے کو مسافر تصور کیا یا یہ گمان ہوا کہ نماز جمعہ ہے یا نیا مسلمان ہے سمجھا کہ ظہر کے فرض دو ہی ہیں یا نماز عشاء کو تراویح تصور کیا تو نماز جاتی رہی۔ یوں اگر کوئی رکن فوت ہو گیا اور یہ دھوٹے ہوئے سہم پھیر دیا، تو نماز گئی۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۶۲: جس کو شمار رکعت میں شک ہو مثلاً تین ہوئیں یا چار اور ہو غ کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام پھیر کر یا کوئی عمل منافی نماز کے توڑ دے یا غالب گمان کہ ہو جب پڑھ لے مگر بہر صورت اس نماز کو سرے سے پڑھے محض توڑنے کی نیت کافی نہیں اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ بیشتر بھی ہو چکا ہے تو اگر غالب گمان کسی طرف ہو تو اس پر عمل کرے ورنہ کم کی جانب کو اختیار کرے یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین قرار دے، دو اور تین میں شک ہو تو دو، علیٰ حد النقیاس اور تیسری چوتھی دونوں میں قعدہ کرے کہ تیسری رکعت کا چوتھی ہونا محتمل ہے اور چوتھی میں قعدہ کے بعد سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے اور گمان غالب کی صورت میں سجدہ سہو نہیں مگر جبکہ سوچنے میں بقدر ایک رکن کے وقفہ کیا ہو تو سجدہ سہو واجب ہو گیا۔^(۳) (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۶۳: نماز پوری کرنے کے بعد شک ہوا تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر نماز کے بعد یقین ہے کہ کوئی فرض رہ گیا مگر اس میں شک ہے کہ وہ کیا ہے تو پھر سے پڑھنا فرض ہے۔^(۴) (فتح بردالمحار)

مسئلہ ۶۴: ظہر پڑھنے کے بعد یک عادل شخص نے خبر دی کہ تین رکعتیں پڑھیں تو عادیہ کرے اگر چہ اس کے خیال میں یہ خبر غلط ہو اور اگر کہنے والا عادل نہ ہو تو اس کی خبر کا اعتبار نہیں اور اگر مصنیٰ کو شک ہو اور دو عادل نے خبر دی تو ان کی خبر پر عمل کرنا ضروری ہے۔^(۵) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶۵: اگر تعداد رکعات میں شک نہ ہو مگر خود اس نماز کی نسبت شک ہے مثلاً ظہر کی دوسری رکعت میں شک ہوا

۱۔ "الدر المختار"

۲۔ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۷۴

۳۔ "انہدایہ"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۱، ص ۷۶، وغیرہ

۴۔ "فتح القدیر"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۱، ص ۴۵۲

۵۔ "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۷۵

۶۔ "امتواوی الہدیہ"، کتاب الصلاة، انساب الثانی عشر فی سجود السهو، ج ۱، ص ۱۳۱، وغیرہ

کہ یہ عصر کی نماز پڑھتا ہوں اور تیسری میں نفل کا شبہ ہوا اور چوتھی میں ظہر کا تو ظہر ہی ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۶: تشہد کے بعد یہ شک ہوا کہ تین ہوئیں یا چار اور ایک رکن کی قدر خاموش رہا اور سوچتا رہا، پھر یقین ہوا کہ چار ہو گئیں تو سجدہ سہو واجب ہے اور اگر ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد ایسا ہوا تو کچھ نہیں اور اگر اسے حدیث ہو اور وضو کرنے گیا تھا کہ شک واقع ہوا اور سوچنے میں وضو سے کچھ دیر تک رک رہا تو سجدہ سہو واجب ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: یہ شک واقع ہوا کہ اس وقت کی نماز پڑھی یا نہیں، اگر وقت باقی ہے اعادہ کرے ورنہ نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۸: شک کی سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے اور غلبہ ظن میں نہیں مگر جب کہ سوچنے میں ایک رکن کا وقفہ ہو گیا تو واجب ہو گیا۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۶۹: بے وضو ہونے یا مسح نہ کرنے کا یقین ہوا اور اسی حالت میں ایک رکن ادا کر لیا تو نئے سرے سے نماز پڑھے اگرچہ پھر یقین ہوا کہ وضو تھا اور مسح کیا تھا۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰: نماز میں شک ہوا کہ مقیم ہے یا مسافر تو چار پڑھے اور دوسری کے بعد قعدہ ضروری ہے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱: وتر میں شک ہوا کہ دوسری ہے یا تیسری تو اس میں قنوت پڑھ کر قعدہ کے بعد ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی قنوت پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲: امام نماز پڑھا رہا ہے دوسری میں شک ہوا کہ پہلی ہے یا دوسری یا چوتھی اور تیسری میں شک ہوا اور مقتدیوں کی طرف نظر کی کہ وہ کھڑے ہوں تو کھڑا ہو جاؤں بیٹھیں تو بیٹھ جاؤں تو اس میں حرج نہیں اور سجدہ سہو واجب نہ ہوا۔^(۸) (عالمگیری)

۱ "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۶

۲ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ج ۱، ص ۱۲۸

۳ "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ج ۱، ص ۱۳۰

۴ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۷۸

۵ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ج ۱، ص ۱۳۱

۶ المرجع السابق

۷ المرجع السابق

۸ المرجع السابق

نماز مریض کا بیان

حدیث ۱: حدیث میں ہے، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں سوال کیا، فرمایا ”کھڑے ہو کر پڑھو، اگر استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو لیٹ کر، اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی کہ اس کی وسعت ہو۔“ (۱) اس حدیث کو مسلم کے سوا احادیث میں نے روایت کیا۔

حدیث ۲: بزار مسند میں اور بیہقی معرفۃ میں جاہل برضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے، دیکھا کہ تکبیر پر نماز پڑھتا ہے یعنی سجدہ کرتا ہے اسے پھینک دیا، اس نے ایک لکڑی لی کہ اس پر نماز پڑھے، اسے بھی لے کر پھینک دیا اور فرمایا زمین پر نماز پڑھے اگر استطاعت ہو، ورنہ اشارہ کرے اور سجدہ کو رکوع سے پست کرے۔ (۲)

مسئلہ ۱: جو شخص بوجہ بیماری کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے ضرر لاحق ہو گا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہو گا یا چلر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے قطرہ آئے گا یا بہت شدید درد ناقابل برداشت پیدا ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے۔ (۳) (در مختار) اس کے متعلق بہت سے مسائل فرائض نماز میں مذکور ہوئے۔

مسئلہ ۲: اگر اپنے آپ بیٹھ بھی نہیں سکتا مگر لڑکا یا غلام یا خادم یا کوئی اجنبی شخص وہاں ہے کہ بٹھا دے گا تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے اور اگر بیٹھا نہیں رہ سکتا تو تکبیر یا دیوار یا کسی شخص پر ٹیک لگا کر پڑھے یہ بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا ممکن ہو تو لیٹ کر نماز نہ ہوگی۔ (۴) (عالمگیری، در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳: بیٹھ کر پڑھنے میں کسی خاص طور پر بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ مریض پر جس طرح آسانی ہو اس طرح بیٹھے۔ ہاں دوزانو بیٹھنا آسان ہو یا دوسری طرح بیٹھنے کے برابر ہو تو دوزانو بہتر ہے ورنہ جو آسان ہو اختیار کرے۔ (۵) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴: نفل نماز میں تھک گیا تو دیوار یا عصا پر ٹیک لگانے میں حرج نہیں ورنہ مکروہ ہے اور بیٹھ کر پڑھنے میں

۱ "نصب الرایۃ" لمربعی، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج ۲، ص ۱۷۷-۱۷۸

۲ "معرفة المس والأتار" لسیہقی، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، الحدیث ۱۰۸۳، ج ۲، ص ۱۴۰

۳ "تویر لأبصار" و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج ۲، ص ۶۸۱

۴ "امتواوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، ج ۱، ص ۱۳۶

۵ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج ۲، ص ۶۸۲

۶ "امتواوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، ج ۱، ص ۱۳۶ وغیرہ

کچھ حرج نہیں۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۵: چار رکعت والی نماز بیٹھ کر پڑھی، قعدہ اخیرہ کے موقع پر تشہد پڑھنے سے پہلے قراءت شروع کر دی اور رکوع بھی کیا تو اس کا وہی حکم ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھنے والا چوتھی کے بعد کھڑا ہو جائے، لہذا اس نے جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو تشہد پڑھے اور سجدہ سہو کرے اور پانچویں کا سجدہ کر لیا تو نماز جاتی رہی۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: بیٹھ کر پڑھنے والا دوسری کے سجدہ سے اٹھا اور قیام کی نیت کی مگر قراءت سے پہلے یاد گیا تو تشہد پڑھے اور نماز ہو گئی اور سجدہ سہو بھی نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: مریض نے بیٹھ کر نماز پڑھی چوتھی کے سجدہ سے اٹھا تو یہ گمان کر کے کہ تیسری ہے قراءت کی اور اشارہ سے رکوع وجود کیا نماز جاتی رہی اور دوسری کے سجدہ کے بعد یہ گمان کر کے کہ دوسری ہے قراءت شروع کی پھر یاد آیا تو تشہد کی طرف عود نہ کرے بلکہ پوری کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: کھڑا ہو سکتا ہے مگر رکوع وجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً صق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بچے گا تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے بلکہ یہی بہتر ہے اور اس صورت میں یہ بھی کر سکتا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے اور رکوع کے لیے اشارہ کرے یا رکوع پر قادر ہو تو رکوع کرے پھر بیٹھ کر سجدہ کے لیے اشارہ کرے۔^(۵) (عالمگیری، در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۹: اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہونا ضروری ہے مگر یہ ضرور نہیں کہ سر کو بالکل زمین سے قریب کر دے سجدہ کے لیے تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ خود اسی نے وہ چیز اٹھائی ہو یا دوسرے نے۔^(۶) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: اگر کوئی چیز اٹھا کر اس پر سجدہ کیا اور سجدہ میں بہ نسبت رکوع کے زیادہ سر جھکایا، جب بھی سجدہ ہو گیا مگر گنہگار ہوا اور سجدہ کے لیے زیادہ سر نہ جھکایا تو ہوائی نہیں۔^(۷) (در مختار، عالمگیری)

1 "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج ۲، ص ۶۹۰

2 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، ج ۱، ص ۱۳۷

3 المرجع السابق

4 المرجع السابق

5 المرجع السابق، ص ۱۳۶، و "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج ۲، ص ۶۸۴

6 "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج ۲، ص ۶۸۵ وغیرہ

7 المرجع السابق، و "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، ج ۱، ص ۱۳۶

مسئلہ ۱۱: اگر کوئی اونچی چیز زمین پر رکھی ہوئی ہے اُس پر سجدہ کیا اور رکوع کے لیے صرف اشارہ نہ ہوا بلکہ پیٹھ بھی جھکائی تو صحیح ہے بشرطیکہ سجدہ کے شرائط پائے جائیں مثلاً اس چیز کا سخت ہونا جس پر سجدہ کیا کہ اس قدر پیشانی دب گئی ہو کہ پھر دبانے سے نہ دبے اور اس کی اونچائی بارہ انگلیں سے زیادہ نہ ہو۔ ان شرائط کے پائے جانے کے بعد حقیقتاً رکوع وجود پائے گئے، اشارہ سے پڑھنے والا اسے نہ کہیں گے اور کھڑا ہو کر پڑھنے والا اس کی اقتدا کر سکتا ہے اور یہ شخص جب اس طرح رکوع و سجود کر سکتا ہے اور قیام پر قادر ہے تو اس پر قیام فرض ہے یا اٹھائے نماز میں قیام پر قادر ہو گیا تو جو باقی ہے اسے کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے لہذا جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا مگر شرائط مذکورہ کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے، اس پر فرض ہے کہ اسی طرح سجدہ کرے اشارہ جائز نہیں اور اگر وہ چیز جس پر سجدہ کیا ایسی نہیں تو حقیقتاً سجود نہ پایا گیا بلکہ سجدہ کے لیے اشارہ ہوا لہذا کھڑا ہونے والا اس کی اقتدا نہیں کر سکتا اور اگر یہ شخص اٹھائے نماز میں قیام پر قادر ہوا تو سرے سے پڑھے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: پیشانی میں زخم ہے کہ سجدہ کے لیے ماتھا نہیں لگا سکتا تو ناک پر سجدہ کرے، وراہ نہ کیا بلکہ اشارہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: اگر مریض بیٹھنے پر بھی قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے، خواہ داہنی یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو منہ کرے خواہ چپ لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے، کہ قبلہ کو پاؤں پھیلنا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے ٹکلی وغیرہ رکھ کر اونچا کر لے کہ منہ قبلہ کو ہو جائے اور یہ صورت یعنی چپ لیٹ کر پڑھنا افضل ہے۔^(۳) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے، اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھون یا دل کے اشارہ سے پڑھے پھر اگر چھ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط، ندیہ کی بھی حاجت نہیں ورنہ بعد صحت ان نمازوں کی قضا لازم ہے اگر چہ اتنی ہی صحت ہو کہ سر کے اشارہ سے پڑھ سکے۔^(۴) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: مریض اگر قبلہ کی طرف نہ اپنے آپ منہ کر سکتا ہے نہ دوسرے کے ذریعہ سے تو ویسے ہی پڑھے اور صحت کے بعد اس نماز کا اعادہ نہیں اور اگر کوئی شخص موجود ہے کہ اس کے کہنے سے قبلہ زکوٰۃ کر دے مگر اس نے اس سے نہ کہا تو نہ ہوئی، اشارہ سے جو نمازیں پڑھی ہیں صحت کے بعد ان کا بھی اعادہ نہیں۔ یو ہیں اگر زبان بند ہو گئی اور گوشت کی طرح نماز پڑھی

۱ "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج ۲، ص ۶۸۵، ۶۸۶

۲ "انفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، ج ۱، ص ۱۳۶

۳ "اندر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج ۲، ص ۶۸۶ وغیرہ

۴ "اندر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج ۲، ص ۶۸۷ وغیرہ

پھر زبان کھل گئی تو ان نمازوں کا اعادہ نہیں۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: مریض اس حالت کو پہنچ گیا کہ رکوع و سجود کی تعداد یا نہیں رکھ سکتا تو اس پر ادا ضروری نہیں۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۱۷: تندرست شخص نماز پڑھ رہا تھا، اٹھائے نماز میں ایسا مرض پیدا ہو گیا کہ ارکان کی ادا پر قدرت نہ رہی تو جس طرح ممکن ہو بیٹھ کر لیٹ کر نماز پوری کر لے، سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔^(۳) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: بیٹھ کر رکوع و سجود سے نماز پڑھ رہا تھا، اٹھائے نماز میں قیام پر قادر ہو گیا تو جو باقی ہے کھڑا ہو کر پڑھے اور اشارہ سے پڑھتا تھا اور نماز ہی میں رکوع و سجود پر قادر ہو گیا تو سرے سے پڑھے۔^(۴) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۹: رکوع و سجود پر قادر نہ تھا کھڑے یا بیٹھے نماز شروع کی رکوع و سجود کے اشارہ کی نوبت نہ آئی تھی کہ اچھا ہو گیا تو اسی نماز کو پورا کرے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں اور اگر لیٹ کر نماز شروع کی تھی اور اشارہ سے پہلے کھڑے یا بیٹھ کر رکوع و سجود پر قادر ہو گیا تو سرے سے پڑھے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: چلتی ہوئی کشتی یا جہاز میں بلا عذر بیٹھ کر نماز صحیح نہیں بشرطیکہ اتر کر خشکی میں پڑھ سکے اور زمین پر بیٹھ گئی ہو تو اترنے کی حاجت نہیں اور کنارے پر بندھی ہو اور اتر سکتا ہو تو اتر کر خشکی میں پڑھے ورنہ کشتی ہی میں کھڑے ہو کر اور بیچ دریا میں ننگر ڈالے ہوئے ہے تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں، اگر ہوا کے تیز جھونکے لگتے ہوں کہ کھڑے ہونے میں چکر کاغاب گمان ہو اور اگر ہوا سے زیادہ حرکت نہ ہو تو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے اور کشتی پر نماز پڑھنے میں قبلہ نہ ہونا لازم ہے اور جب کشتی گھوم جائے تو نماز ہی گھوم کر قبلہ کو منہ کر لے اور اگر اتنی تیز گردش ہو کہ قبلہ کو منہ کرنے سے عاجز ہے تو اس وقت ملتوی رکھے ہاں اگر وقت جاتا دیکھے تو پڑھ لے۔^(۶) (غنیہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: جنوں یا بے ہوشی اگر پورے چھ وقت کو گھیر لے تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں، اگرچہ بے ہوشی آدمی یا درندے کے خوف سے ہو اور اس سے کم ہو تو قضا واجب ہے۔^(۷) (درمختار)

۱ "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۸۸

۲ "تویر لأبصار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۸۸

۳ "انصاوی الہمدیہ"، کتاب الصلاة، ابواب الرابع عشر فی صلاة المريض، ج ۱، ص ۱۳۷

۴ و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۸۹

۵ المرجع السابق

۶ "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۸۹

۷ "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب فی الصلاة فی السمیة، ج ۲، ص ۶۹۰

۸ "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۹۲

مسئلہ ۲۲: اگر کسی کی وقت ہو جاتا ہے تو اس کا وقت مقرر ہے یا نہیں اگر وقت مقرر ہے اور اس سے پہلے پورے چھ وقت نہ گزرے تو قضا واجب اور وقت مقرر نہ ہو بلکہ دفعۃً ہو جاتا ہے پھر وہی حالت پیدا ہو جاتی ہے تو اس فاقہ کا اعتبار نہیں یعنی سب بے ہوشیاں متصل سمجھی جائیں گی۔ (۱) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۳: شراب یا بھنگ پی اگر چہ دوا کی غرض سے اور عقل جاتی رہی تو قضا واجب ہے اگر چہ بے عقل کتنے ہی زیادہ زمانہ تک ہو۔ یوہیں اگر دوسرے نے مجبور کر کے شراب پلا دی جب بھی قضا مطلقاً واجب ہے۔ (۲) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۴: سوتا رہا جس کی وجہ سے نماز جاتی رہی تو قضا فرض ہے اگر چہ نیند پورے چھ وقت کو گھیر لے۔ (۳) (درمختار)

مسئلہ ۲۵: اگر یہ حالت ہو کہ روزہ رکھتا ہے تو کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اور نہ رکھے تو کھڑے ہو کر پڑھ سکے گا تو روزہ رکھے اور نماز بیٹھ کر پڑھے۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: مریض نے وقت سے پہلے نماز پڑھ لی اس خیال سے کہ وقت میں نہ پڑھ سکے گا تو نماز نہ ہوئی اور بغیر قراءت بھی نہ ہوئی مگر جبکہ قراءت سے عاجز ہو تو ہو جائے گی۔ (۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: عورت بیمار ہو تو شوہر پر فرض نہیں کہ اسے وضو کرا دے اور غلام بیمار ہو تو وضو کرا دینا مولیٰ کے ذمہ ہے۔ (۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: چھوٹے سے خیمہ میں ہے کہ کھڑا نہیں ہو سکتا اور باہر نکلتا ہے تو میٹھ (۷) اور کچھڑے تو بیٹھ کر پڑھے۔ یوہیں کھڑے ہونے میں دشمن کا خوف ہے تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ (۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: بیمار کی نمازیں قضا ہو گئیں اب اچھا ہو کر انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو ویسے پڑھے جیسے تندرست پڑھتے ہیں اس طرح نہیں پڑھ سکتا جیسے بیماری میں پڑھتا مثلاً میٹھ کر یا اشارہ سے اگر اسی طرح پڑھیں تو نہ ہوئیں اور صحت کی حالت میں

۱ "اسرار المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج ۲، ص ۶۹۲

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، ج ۱، ص ۱۳۷

۲ المرجع السابق.

۳ "اسرار المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج ۲، ص ۶۹۲

۴ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، ج ۱، ص ۱۳۸

۵ المرجع السابق

۶ المرجع السابق

۷ بارش۔

۸ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، ج ۱، ص ۱۳۸

قضا ہوئیں بیماری میں انھیں پڑھنا چاہتا ہے تو جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھے ہو جائیں گی، صحت کی سی پڑھنا اس وقت واجب نہیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: پانی میں ڈوب رہا ہے اگر اس وقت بھی بغیر عمل کثیرا شرع سے پڑھ سکتا ہے مثلاً تیراک ہے یا لکڑی وغیرہ کا سہارا پا جائے تو پڑھنا فرض ہے، ورنہ معذور ہے بچ جائے تو قضا پڑھے۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: آنکھ بخوائی اور طبیب حاذق مسلمان مستور نے لیٹے رہنے کا حکم دیا تو یٹ کر اشارے سے پڑھے۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: مریض کے نیچے نجس بچھوٹا بچھا ہے اور حالت یہ ہو کہ بدلا بھی جائے تو نماز پڑھتے پڑھتے بقدر مانع ناپاک ہو جائے تو اسی پر نماز پڑھے۔ یوہیں اگر بدلا جائے تو اس قدر جلد نجس نہ ہوگا مگر بدنے میں اسے شدید تکلیف ہوگی تو اسی نجس ہی پر پڑھے۔^(۴) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

تبیین ضروری: مسلمان اس باب کے مسئلہ دیکھیں تو انھیں بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ شرع مطہرہ نے کسی حالت میں بھی سوا بعض نادار صورتوں کے نماز معاف نہیں کی بلکہ یہ حکم دیا کہ جس طرح ممکن ہو پڑھے۔ آج کل جو بڑے نمازی کہہ تے ہیں ان کی یہ حالت دیکھی جا رہی ہے کہ بخار آیا ذرا شدت ہوئی نماز چھوڑ دی شدت کا درد ہوا نماز چھوڑ دی کوئی پھڑیا نکل آئی نماز چھوڑ دی، یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ درود سرور کام میں نماز چھوڑ بیٹھتے ہیں حالانکہ جب تک اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو اور نہ پڑھے تو انھیں وعیدوں کا مستحق ہے جو شروع کتاب میں تارک الصلوٰۃ کے لیے احادیث سے بیان ہوئیں، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِنْ صَالِحِي أَهْلِهَا أَحْيَاءَ وَأَمْوَاتًا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَ شَرِيعَةِ حَبِيبِكَ الْكَرِيمِ عَلَيْهِ الْفَضْلُ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ آمِينَ۔^(۵)

1 "المصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، ج ۱، ص ۱۳۸

2 "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، مطلب فی الصلاۃ فی السعیۃ، ج ۲، ص ۶۹۳

3 المرجع السابق

4 المرجع السابق، و "المصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، ج ۱، ص ۱۳۷

5 ے اللہ (عزوجل) تو ہم کو نماز قائم کرنے والوں میں اور زندگی اور مرنے کے بعد اچھے نماز والوں میں کر اور اپنے حبیب کریم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی شریعت کی پیروی و روزی کر، ان پر بہتر درود و سلام، آمین۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ”جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے، شیطان ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے، ہائے بربادی میری ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا، اس نے سجدہ کیا، اس کے لیے جنت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا، میرے لیے دوزخ ہے۔“ (۱)

مسئلہ: سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) سورہ اعراف کی آخر آیت

﴿إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ﴾ (۲)

(۲) سورہ رعد میں یہ آیت

﴿وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُم بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ﴾ (۳)

(۳) سورہ نمل میں یہ آیت

﴿وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ ذَاتِ أَنْفٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ﴾ (۴)

(۴) سورہ بنی اسرائیل میں یہ آیت

﴿إِنَّ الدِّينَ أَوْثَرُ الْعِلْمِ مَنْ قَبْلَهُ إِذَا تَنَلَّى عَلَيْهِمْ يَجْرُونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ۖ وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا

إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ۖ وَيَخْرُونَ لِلْأَذْقَانِ يَكُونُ وَيزِيدُهُمْ خُشُوعًا﴾ (۵)

(۵) سورہ مریم میں یہ آیت

﴿إِذَا تَنَلَّى عَلَيْهِمْ آيَةُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا﴾ (۶)

(۶) سورہ حج میں پہلی جگہ جہاں سجدہ کا ذکر ہے یعنی یہ آیت

1 "صحیح مسلم"، کتاب الإيمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاة، الحدیث ۲۴۴، ص ۶۹۲

2 .. پ ۹، الاعراف: ۲۰۶

3 .. پ ۱۳، الرعد: ۱۵

4 .. پ ۱۴، النحل: ۴۹

■ پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۰۷ - ۱۰۹

6 پ ۱۶، مریم: ۵۸

﴿ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجَبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۚ وَكَثِيْرٌ حَقٌّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۚ وَمَنْ يُهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝۱ ﴾ (۱)

(۷) سورہ فرقان میں یہ آیت

﴿ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اسْجُدُوْا لِلرُّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرُّحْمٰنُ ۚ اَنَّا سَجْدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ تُفُوْرًا ۝۲ ﴾ (۲)

(۸) سورہ نمل میں یہ آیت

﴿ اَلَا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْحَبَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُحْفَوْنَ وَمَا تُعْبُوْنَ ۝۳ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝۴ ﴾ (۳)

(۹) سورہ الم تنزیل میں یہ آیت

﴿ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا دُكِّرُوْا بِهَا خَرُوْا سُجَّدًا وَسُبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۴ ﴾ (۴)

(۱۰) سورہ ص میں یہ آیت

﴿ فَاسْتَغْفِرْ رَّبِّهٖ وَخَرُّ رَاكِعًا ۚ وَاَنَابَ ۝۵ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ۚ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَوْلٰهٖ وَخُسْرًا ۝۶ ﴾ (۵)

(۱۱) سورہ حم السجدہ میں آیت

﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ الْبَلُّ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝۷ فَاِذَا اسْتَغْفِرُوْا لِمَآ لَدَيْنَ عَلٰدٍ رَبِّكَ يَسْتَجِبُ لَهٗ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝۸ ﴾ (۸)

(۱۲) سورہ نجم میں

﴿ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝۷ ﴾ (۷)

1 پ ۱۷، الحج: ۱۸

2 .. پ ۱۹، المرقان: ۶۰

3 ... پ ۱۹، المل: ۲۵ - ۲۶

4 ... پ ۲۱، السجدہ: ۱۵

5 پ ۲۳، ص: ۲۴ - ۲۵

6 پ ۲۴، حم السجدہ ۳۷ - ۳۸

7 - پ ۲۷، الحج: ۶۲

(۱۳) سورۃ الشقاق میں آیت

﴿فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۖ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ﴾ (۱)

(۱۴) سورۃ ابراہیم میں آیت

﴿وَأَسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ (۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲: آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ گر کوئی

عذر نہ ہو تو خود سن سکے، سننے والے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ بالقصد سنی ہو بلا قصد سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ (۳)
(ہدایہ، عالمگیری، درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳: سجدہ واجب ہونے کے لیے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پڑ جاتا ہے اور

اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی غلطی نہ ہو پڑھنا کافی ہے۔ (۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سن سکتا تھا مگر شور و غل یا بہرے ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو سجدہ واجب ہو گیا

اور اگر محض ہونٹ ہلے آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا۔ (۵) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۵: قاری نے آیت پڑھی مگر دوسرے نے نہ سنی تو اگرچہ اسی مجلس میں ہو اس پر سجدہ واجب نہ ہوا، البتہ نماز

میں امام نے آیت پڑھی تو مقتدیوں پر واجب ہو گیا، اگرچہ نہ سنی ہو بلکہ اگرچہ آیت پڑھتے وقت وہ موجود بھی نہ تھا، بعد پڑھنے

کے سجدہ سے پیشتر شامل ہوا اور اگر امام سے آیت سنی مگر امام کے سجدہ کرنے کے بعد اسی رکعت میں شامل ہوا تو امام کا سجدہ اس

کے لیے بھی ہے اور دوسری رکعت میں شامل ہوا تو نماز کے بعد سجدہ کرے۔ یوں اگر شامل ہی نہ ہوا جب بھی سجدہ کرے۔ (۶)

(عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

1 .. پ ۳۰، الاشفاق، ۲۰ - ۲۱

2 .. پ ۳۰، العلق، ۱۹

"الصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ، ج ۱، ص ۱۳۲

3 المرجع السابق، و "الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج ۱، ص ۷۸

و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج ۲، ص ۶۹۴

4 "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج ۲، ص ۶۹۴

5 "امتنای الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ، ج ۱، ص ۱۳۲

6 "امتنای الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ، ج ۱، ص ۱۳۳

و "الدر المختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج ۲، ص ۶۹۶

مسئلہ ۶: سورہ حج کی آخر آیت جس میں سجدہ کا ذکر ہے اس کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں کہ اس میں سجدے سے مراد نماز کا سجدہ ہے، البتہ اگر شافعی المذہب امام کی اقتدا کی اور اس نے اس موقع پر سجدہ کیا تو اس کی متابعت میں مقتدی پر بھی واجب ہے۔^(۱) (رد المحتار)

مسئلہ ۷: امام نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا تو مقتدی بھی اس کی متابعت میں سجدہ نہ کرے گا، اگرچہ آیت سُنی ہو۔^(۲) (غنیہ)

مسئلہ ۸: مقتدی نے آیت سجدہ پڑھی تو خود اس پر سجدہ واجب ہے نہ امام پڑھنے اور مقتدیوں پر نہ نماز میں نہ بعد میں، البتہ اگر دوسرے نمازی نے کہ اس کے ساتھ نماز میں شریک نہ تھا، آیت سُنی خواہ وہ مفرد ہو یا دوسرے امام کا مقتدی یا دوسرا امام ان پر بعد نماز سجدہ واجب ہے۔ یوہیں اس پر واجب ہے جو نماز میں نہ ہو۔^(۳) (عالمگیری، در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۹: جو شخص نماز میں نہیں اور آیت سجدہ پڑھی اور نمازی نے سُنی تو بعد نماز سجدہ کرے نماز میں نہ کرے اور نماز ہی میں کرے یا تو کافی نہ ہوگا، بعد نماز پھر کرنا ہوگا مگر نماز فاسد نہ ہوگی ہاں اگر تلاوت کرنے والے کے ساتھ سجدہ کیا اور اتباع کا قصد بھی کیا تو نماز جاتی رہی۔^(۴) (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: جو شخص نماز میں نہ تھا آیت سجدہ پڑھ کر نماز میں شامل ہو گیا تو سجدہ ساقط ہو گیا۔^(۵) (در مختار)

مسئلہ ۱۱: رکوع یا سجود میں آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ واجب ہو گیا اور اسی رکوع یا سجود سے ادا بھی ہو گیا اور شہد میں پڑھی تو سجدہ واجب ہو گیا لہذا سجدہ کرے۔^(۶) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۲: آیت سجدہ پڑھنے والے پر اس وقت سجدہ واجب ہوتا ہے کہ وہ وجوب نماز کا اہل ہو یعنی ادایہ قضا کا اسے حکم ہو، لہذا اگر کافر یا مجنون یا نابالغ یا حیض و نفاس والی عورت نے آیت پڑھی تو ان پر سجدہ واجب نہیں اور مسمن عاقل بالغ

1 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۶۹۵-۶۹۷

2 "غنیۃ المتملی"، سجدۃ التلاوة، ص ۵۰۰

3 "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۳

و "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۶۹۷

4 "غنیۃ المتملی"، سجدۃ التلاوة، ص ۵۰۰

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۳

5 "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۶۹۸

6 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۶۹۸

ال نماز نے ان سے سُنی تو اس پر واجب ہو گیا اور جنون اگر ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو تو مجنون پر پڑھنے یا سننے سے واجب ہے، بے وضو یا جنب نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے، نشہ والے نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے۔ یوہیں سوتے میں آیت پڑھی بعد بیداری اسے کسی نے خبر دی تو سجدہ کرے، نشہ والے یا سونے والے نے آیت پڑھی تو سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا۔^(۱) (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۱۳: عورت نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا یہاں تک کہ حیض آگیا تو سجدہ ساقط ہو گیا۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: نفل پڑھنے والے نے آیت پڑھی اور سجدہ بھی کر یا پھر نہ ز فاسد ہو گئی تو اس کی قضا میں سجدہ کا اعادہ نہیں اور نہ کیا تھا تو بیرون نماز کرے۔^(۳) (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۱۵: فارسی یا کسی اور زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے، البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نامعلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتا دیا گیا ہو۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: چند فخصوں نے ایک ایک حرف پڑھا کہ سب کا مجموعہ آیت سجدہ ہو گیا تو کسی پر سجدہ واجب نہ ہوا۔ یوہیں آیت کے چھ کرنے یا چھ سننے سے بھی واجب نہ ہوگا۔ یوہیں پرند سے آیت سجدہ سُنی یا جنگل اور پہاڑ وغیرہ میں آواز گونجی اور مجلس آیت کی آواز کان میں آئی تو سجدہ واجب نہیں۔^(۵) (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۱۷: آیت سجدہ پڑھنے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہوا تو وہ سجدہ واجب نہ رہا۔^(۶) (عالمگیری)

۱ "افتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۲ و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۰ - ۷۰۲

۲ "افتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۲ و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۶

۳ "افتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۲ و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۶

۴ "افتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۲ و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۶

۵ "افتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۲ و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۶

مسئلہ ۱۸: آیت سجدہ لکھنے یا اس کی طرف دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں۔^(۱) (عائگیری، غنیہ)

مسئلہ ۱۹: سجدہ تلاوت کے لیے تحریم کے سوا تمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لیے ہیں مثلاً طہارت، استقبال قبلہ، نیت، وقت اس معنی پر کہ گے تا ہے ستر عورت، لہذا اگر پانی پر قادر ہے تنہا کر کے سجدہ کرنا جائز نہیں۔^(۲) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۰: اس کی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مطلقاً سجدہ تلاوت کی نیت کافی ہے۔^(۳) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۱: جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ بھی فاسد ہو جائے گا مثلاً حدث عمد وکلام و قہقہہ۔^(۴) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہو سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحَنَ رَبِّیَ الْأَعْلٰی کہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہو کھڑا ہو جائے، پہلے پیچھے دونوں بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب۔^(۵) (عائگیری، در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۳: مستحب یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا آگے اور سننے والے اس کے پیچھے صف باندھ کر سجدہ کریں اور یہ بھی مستحب ہے کہ سامعین اس سے پہلے سر نہ اٹھائیں اور اگر اس کے خدف کیا مثلاً اپنی اپنی جگہ پر سجدہ کیا اگرچہ تلاوت کرنے والے کے آگے یا اس سے پہلے سجدہ کیا یا سرائٹ لیا یا تلاوت کرنے والے نے اس وقت سجدہ نہ کیا اور سامعین نے کر لیا تو حرج نہیں اور تلاوت کرنے والے کا سجدہ فاسد ہو جائے تو ان کے سجدوں پر اس کا کچھ اثر نہیں کہ یہ حقیقتاً اقتدا نہیں، لہذا عورت نے اگر تلاوت کی تو مردوں کی امام جتنی سجدہ میں آگے ہو سکتی ہے اور عورت مرد کے محاذی ہو جائے تو فاسد نہ ہوگا۔^(۶) (غنیہ، عائگیری)

مسئلہ ۲۴: اگر سجدہ سے پہلے یا بعد میں کھڑا نہ ہو یا اللہ اکبر نہ کہے یا سُبْحَنَ نہ پڑھا تو ہو جائے گا مگر کبیر چھوڑنا

۱ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ح ۱، ص ۱۳۳

و "غنیۃ المتملی"، مسند التلاوة، ص ۵۰۰

۲ "امر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ح ۲، ص ۶۹۹ وغیرہ

۳ "امر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ح ۲، ص ۶۹۹

۴ "امر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ح ۲، ص ۶۹۹

۵ المرجع السابق، و "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ح ۱، ص ۱۳۵

۶ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ح ۱، ص ۱۳۴

و "غنیۃ المتملی"، مسند التلاوة، ص ۵۰۱

نہ چاہیے کہ سلف کے خلاف ہے۔^(۱) (عائگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۲۵: اگر تہجد کرے تو سنت یہ ہے کہ تکبیر اتنی آواز سے کہے کہ خود سن لے اور دوسرے لوگ بھی اس کے ساتھ ہوں تو مستحب یہ ہے کہ اتنی آواز سے کہے کہ دوسرے بھی سنیں۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۲۶: یہ جو کہا گیا ہے کہ جہد تلاوت میں مُبَحَّر رِئِی الْأَعْلٰی پڑھے یہ فرض نماز میں ہے اور نفل نماز میں جہد کیا تو چاہیے یہ پڑھے یا اور دعائیں جو احادیث میں وارد ہیں وہ پڑھے۔ مثلاً

سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَخَشَى سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ بِخَوَلِهِ وَقُوَّتُهُ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ (۳) یا

اَللّٰهُمَّ اَكْتُبْ لِيْ عِنْدَكَ بِهَا اَجْرًا وَصَحِّ عَنِّيْ بِهَا وَرْثًا وَاَجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ رُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ ذَاوُدَ. (۴) یا یہ کہے۔

سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنْ كُنَّا وَعَدَ رَبِّنَا لِمَفْعُوْلًا ط (۵)
اور اگر بیرون نماز ہو تو چاہیے یہ پڑھے یا می بہ و تالبعین سے جو آثار مروی ہیں وہ پڑھے، مثلاً ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدَ سَوَادِي رَبِّكَ اَمْسَ فَوَادِي اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ عِلْمًا يُّفْعِلُنِيْ وَعَمَلًا يُّرْفَعُنِيْ (۶)
(غنیہ، رد المحتار)

- 1 "المفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۵
- 2 و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۰
- 3 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۰
- 3 میرے چہرے نے تہجد کیا اس کے لیے جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اپنی طاقت و قوت سے کان اور آنکھ کی جگہ پھاڑی برکت والا ہے اللہ (عزوجل) جو اچھا پیدا کرنے والا ہے۔ ۱۴
- 4 اے اللہ (عزوجل) اس جہد کی وجہ سے تو میرے لیے اپنے نزدیک ثواب لکھ اور اس کی وجہ سے مجھ سے گناہ کو دور کر اور اسے تو میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ بنا اور اس کو تو مجھ سے قبول کر جیسا تو نے اپنے بندے داود علیہ السلام سے قبول کیا۔ ۱۴
- 5 پاک ہے ہمارا رب، بے شک ہمارے پروردگار کا وعدہ ہو کر رہے گا۔ ۱۴
- 6 "عبۃ الممتحن"، سجدة التلاوة، ص ۵۰۲، و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۰

مسئلہ ۲۷: سجدہ تلاوت کے لیے اللہ العزیز کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے اور نہ اس میں تشہد ہے نہ سلام۔^(۱)

(تہذیب الابصار)

مسئلہ ۲۸: آیت سجدہ بیرون نماز پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہاں بہتر ہے کہ فوراً کر لے اور وضو ہو تو تاخیر

مکروہ تزیہی۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۲۹: اُس وقت اگر کسی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو تلاوت کرنے والے اور سامع کو یہ کہہ لینا مستحب ہے

سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۰: سجدہ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے تاخیر کرے گا گنہگار ہوگا اور سجدہ کرنا بھول گیا تو جب تک

حرمت نماز^(۴) میں ہے کر لے، اگر چہ سلام پھیر چکا ہو اور سجدہ سہو کرے۔^(۵) (در مختار، رد المحتار) تاخیر سے مراد تین آیت سے

زیادہ پڑھ لینا ہے کم میں تاخیر نہیں مگر خسورت میں اگر سجدہ واقع ہے، مثلاً انشِقْطُ تو سورت پوری کر کے سجدہ کرے گا جب

بھی حرج نہیں۔^(۶) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۱: نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے بیرون نماز نہیں ہو سکتا۔ اور قصد نہ کیا تو

گنہگار ہوا تو بہرِ زَم ہے بشرطیکہ آیت سجدہ کے بعد فوراً رکوع و سجود نہ کیا ہو، نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا پھر وہ نماز فاسد

ہوگئی یا قصد افسد کی تو بیرون نماز سجدہ کر لے اور سجدہ کر یا تھا تو حاجت نہیں۔^(۷) (در مختار)

مسئلہ ۳۲: اگر آیت پڑھنے کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کر لیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع

کر کے سجدہ کیا تو اگر چہ سجدہ تلاوت کی نیت نہ ہو ادا ہو جائے گا۔^(۸) (عالمگیری، در مختار)

۱ ... "تہذیب الابصار"، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۰.

۲ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۳.

۳ "رد المختار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۳.

۴ ہم نے سنا اور حکم مانا، تیری مغفرت کا سوال کرتے ہیں، اے پروردگار! تیری ہی طرف پھرتا ہے۔

۵ یعنی کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو متائی نماز ہے۔

۶ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۴.

۷ "رد المختار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۶-۷۰۷.

۸ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۵.

۹ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۸.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۳، ۱۳۴.

مسئلہ ۳۳: نماز کا سجدہ تلاوت سجدہ سے بھی ادا ہو جاتا ہے اور رکوع سے بھی، مگر رکوع سے جب ادا ہوگا کہ فوراً کرے فوراً نہ کیا تو سجدہ کرنا ضروری ہے اور جس رکوع سے سجدہ تلاوت ادا کیا خواہ وہ رکوع رکوع نماز ہو یا اس کے عدوہ۔ اگر رکوع نماز ہے تو اس میں ادائے سجدہ کی نیت کر لے اور اگر خاص سجدہ ہی کے لیے یہ رکوع کیا تو اس رکوع کے اٹھنے کے بعد مستحب یہ ہے کہ دو تین آیتیں یا زیادہ پڑھ کر رکوع نماز کرے فوراً نہ کرے۔ اور اگر آیت سجدہ پر سورت ختم ہے اور سجدہ کے لیے رکوع کیا تو دوسری سورت کی آیتیں پڑھ کر رکوع نماز کرے۔^(۱) (غنیہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۴: آیت سجدہ پنج سورت میں ہے تو افضل یہ ہے کہ اسے پڑھ کر سجدہ کرے پھر کچھ اور آیتیں پڑھ کر رکوع کرے اور اگر سجدہ نہ کیا اور رکوع کر لیا اور اس رکوع میں ادائے سجدہ کی بھی نیت کر لی تو کافی ہے اور اگر نہ سجدہ کیا نہ رکوع کیا بلکہ سورت ختم کر کے رکوع کیا تو اگر چہ نیت کرے، نا کافی ہے اور جب تک نماز میں ہے سجدہ کی قضا کر سکتا ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: سجدہ پر سورت ختم ہے اور آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کیا تو سجدہ سے اٹھنے کے بعد دوسری سورت کی کچھ آیتیں پڑھ کر رکوع کرے اور بغیر پڑھے رکوع کر دیا تو بھی جائز ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: اگر آیت سجدہ کے بعد ختم سورت میں دو تین آیتیں باقی ہیں تو چاہے فوراً رکوع کر دے یا سورت ختم کرنے کے بعد یا فوراً سجدہ کر لے پھر باقی آیتیں پڑھ کر رکوع میں جائے تو سورت ختم کر کے سجدہ میں جائے سب طرح اختیار ہے مگر اس سورت اخیرہ میں سجدہ سے اٹھ کر کچھ آیتیں دوسری سورت کی پڑھ کر رکوع کرے۔^(۴) (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: رکوع جاتے وقت سجدہ کی نیت نہیں کی بلکہ رکوع میں یا اٹھنے کے بعد کی تو یہ نیت کافی نہیں۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: تلاوت کے بعد امام رکوع میں گیا اور نیت سجدہ کر لی مگر مقتدیوں نے نہ کی تو ان کا سجدہ ادا نہ ہوا لہذا امام جب سجدہ پھیرے تو مقتدی سجدہ کر کے قعدہ کریں اور سجدہ پھیریں اور اس قعدہ میں تشہد واجب ہے اگر قعدہ نہ کیا تو نماز فاسد ہوگی کہ قعدہ جاتا رہا یہ حکم جبری نماز کا ہے، سری میں چونکہ مقتدی کو علم نہیں لہذا معذور ہے اور، اگر امام نے رکوع سے سجدہ تلاوت کی نیت نہ کی تو اسی سجدہ نماز سے مقتدیوں کا بھی سجدہ تلاوت ادا ہو گیا اگر چہ نیت نہ ہو، لہذا امام کو چاہیے کہ رکوع میں سجدہ کی نیت کرے۔

1 "السر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۶

و "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاة، باب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۳

2 "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاة، باب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۳

3 ... المرجع السابق

5..... المرجع السابق.

4 .. المرجع السابق.

نہ کرے کہ مقتدیوں نے اگر نیت نہ کی تو ان کا سجدہ ادا نہ ہوگا اور رکوع کے بعد جب امام سجدہ کرے گا تو اس سے سجدہ تلاوت بہر حال ادا ہو جائے گا نیت کرے یا نہ کرے پھر نیت کی کیا حاجت۔^(۱) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹: جہری نماز میں امام نے آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ کرنا اوٹی ہے اور سری میں رکوع کرنا کہ مقتدیوں کو دھوکا نہ لگے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: امام نے سجدہ تلاوت کیا مقتدیوں کو رکوع کا گمان ہوا اور رکوع میں گئے تو رکوع توڑ کر سجدہ کریں اور جس نے رکوع و ایک سجدہ کیا جب بھی ہو گیا اور رکوع کر کے دو سجدے کر لیے تو اس کی نماز گئی۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۴۱: مصنی سجدہ تلاوت بھول گیا رکوع یا سجدہ یا قعدہ میں یاد آیا تو اسی وقت سجدہ کرے پھر جس رکن میں تھا اس کی طرف عود کرے یعنی رکوع میں تھا تو سجدہ کر کے رکوع میں واپس ہو واپس ہذا القیاس اور اگر اس رکن کا اعادہ نہ کیا جب بھی نماز ہو گئی۔^(۴) (عالمگیری) مگر قعدہ اخیرہ کا اعادہ فرض ہے کہ سجدہ سے قعدہ باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۴۲: ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھایا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اگرچہ چند شخصوں سے سنا۔ یو ہیں مگر آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سنی بھی جب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳: پڑھنے والے نے کئی مجلسوں میں ایک آیت بار بار پڑھی اور سننے والے کی مجلس نہ بدلی تو پڑھنے والا جتنی مجلسوں میں پڑھے گا اس پر اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے اور سننے والے پر ایک اور اگر اس کا عکس ہے یعنی پڑھنے والا ایک مجلس میں بار بار پڑھتا رہا اور سننے والے کی مجلس بدلتی رہی تو پڑھنے والے پر ایک سجدہ واجب ہوگا اور سننے والے پر اتنے جتنی مجلسوں میں سنا۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: مجلس میں آیت پڑھی یا سنی اور سجدہ کر لیا پھر اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی یا سنی تو وہی سجدہ کافی ہے۔^(۷) (درمختار)

1 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۳

و "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۷

2 "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۸

3 "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۹

4 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۴

5 "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۲

6 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۴

7 "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۲

مسئلہ ۴۵: ایک مجلس میں چند بار آیت پڑھی یا سنی اور آخر میں اتنی ہی بار سجدہ کرنا چاہے تو یہ بھی خلاف مستحب ہے بلکہ ایک ہی بار کرے، بخلاف دُرود شریف کے کہ نام اقدس لیا یا سنا تو ایک بار دُرود شریف واجب اور ہر بار مستحب۔ (۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: دو ایک قلم کھانے، دو ایک گھونٹ پینے، مکڑے ہو جانے، دو ایک قدم چلنے، سلام کا جواب دینے، دو ایک بات کرنے، مکان کے ایک گوشہ سے دوسرے کی طرف چلے جانے سے مجلس نہ بدلے گی، ہاں اگر مکان بڑا ہے جیسے شاعی محل تو ایسے مکان میں ایک گوشہ سے دوسرے میں جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ کشتی میں ہے اور کشتی چل رہی، مجلس نہ بدلے گی۔ ریل کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے، جانور پر سوار ہے اور وہ چل رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے ہاں اگر سواری پر نرہ پڑھ رہا ہے تو نہ بدلے گی، تین قلم کھانے، تین گھونٹ پینے، تین کلمے بولنے، تین قدم میدان میں چھنے، نکاح یا خرید و فروخت کرنے، لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ (۲) (عائلیگیری، غنیہ، درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۷: سواری پر نماز پڑھتا ہے اور کوئی شخص ساتھ چل رہا ہے یہ وہ بھی سوار ہے مگر نماز میں نہیں، ایسی حالت میں اگر آیت بار بار پڑھی تو اس پر ایک سجدہ واجب ہے اور ساتھ والے پڑھتے جتنی بار سنا۔ (۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۸: تانا تنا، نہریا حوض میں تیرنا، درخت کی ایک شاخ سے دوسری پر جانا، مل جوتنا، دائیں چلانا، چکی کے نیل کے پیچھے پھرنا، عورت کا بچہ کو دودھ پلانا، ان سب صورتوں میں مجلس بدل جاتی ہے جتنی بار پڑھے گا یا سنے گا اتنے سجدے واجب ہوں گے۔ (۴) (غنیہ، درمختار وغیرہ) یہی حکم کوہ کے نیل کے پیچھے چلنے کا ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۴۹: ایک جگہ بیٹھے بیٹھے تانا تنا رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے اگرچہ فتح القدر میں اس کے خلاف لکھا، اس پر کہ یہ عمل کثیر ہے۔ (۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۰: کسی مجلس میں دیر تک بیٹھنا قراءت، تسبیح، تہلیل، درس و عطا میں مشغول ہونا مجلس کو نہیں بدلے گا اور اگر

1 "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۲، ۷۱۷

2 "انصاری الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، ابواب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۴

و "غنیۃ المتملی"، سجدۃ التلاوة، ص ۵۰۳

و "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۲ - ۷۱۶

3 "اسرار المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۶

4 المرجع السابق، ص ۷۱۴

5 "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۶

دونوں بار پڑھنے کے درمیان کوئی دنیا کا کام کیا مثلاً کپڑا سینا وغیرہ تو مجلس بدل گئی۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱: آیت سجدہ بیرون نماز تلاوت کی اور سجدہ کر کے پھر نماز شروع کی اور نماز میں پھر وہی آیت پڑھی تو اس کے لیے دوبارہ سجدہ کرے اور اگر پہلے نہ کیا تھا تو یہی اس کے بھی قائم مقام ہو گیا بشرطیکہ آیت پڑھنے اور نماز کے درمیان کوئی اجنبی فعل فاصل نہ ہو اور اگر نہ پہلے سجدہ کیا نہ نماز میں تو دونوں ساقط ہو گئے اور گنہگار ہوا تو بے کرے۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۲: ایک رکعت میں بار بار وہی آیت پڑھی تو ایک ہی سجدہ کافی ہے، خواہ چند بار پڑھ کر سجدہ کیا یا ایک بار پڑھ کر سجدہ کیا پھر دوبارہ سجدہ کرے۔ یوہیں اگر ایک نماز کی سب رکعتوں میں یا دو تین میں وہی آیت پڑھی تو سب کے لیے ایک سجدہ کافی ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کر لیا پھر سلام کے بعد اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی تو اگر کلام نہ کیا تھا تو وہی نماز والا سجدہ اس کے قائم مقام بھی ہے اور کلام کر لیا تھا تو دوبارہ سجدہ کرے اور اگر نماز میں سجدہ نہ کیا تھا پھر سلام پھیرنے کے بعد وہی آیت پڑھی تو ایک سجدہ کرے، نماز والا ساقط ہو گیا۔^(۴) (خانہ، غنیہ، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا پھر بے وضو ہوا اور وضو کر کے بنا کی پھر وہی آیت پڑھی تو دوسرا سجدہ واجب نہ ہوا اور اگر بنا کے بعد دوسرے سے وہی آیت سنی تو دوسرا واجب ہے اور یہ دوسرا سجدہ نماز کے بعد کرے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: ایک مجلس میں سجدہ کی چند تہتیں پڑھیں تو اتنے ہی سجدے کرے ایک کافی نہیں۔^(۶) (عامہ کتب)

مسئلہ ۵۶: پوری سورت پڑھنا اور آیت سجدہ چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے اور صرف آیت سجدہ کے پڑھنے میں کراہت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی ملا لے۔^(۷) (درمختار وغیرہا)

مسئلہ ۵۷: سامعین نے سجدہ کا جہنہ کیا ہو اور سجدہ ان پر بار نہ ہو تو آیت بلند آواز سے پڑھنا اولیٰ ہے ورنہ ہستہ اور

1 "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۶.

2 "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۱.

3 "اعتاوی الہدیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۵.

4 المرجع السابق، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۲.

5 "اعتاوی الہدیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۵.

6 "شرح الوقایہ"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۱، ص ۲۳۲.

7 "السرالمختار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۷ وغیرہ.

سرمین کا حال معلوم نہ ہو کہ آمادہ ہیں یا نہیں جب بھی آہستہ پڑھنا بہتر ہونا چاہیے۔ (۱) (رد المحتار)

مسئلہ ۵۸: آیت سجدہ پڑھی گئی مگر کام میں مشغولی کے سبب نہ سنی تو صبح یہ ہے کہ سجدہ واجب نہیں، مگر بہت سے علماء کہتے ہیں کہ اگرچہ نہ سنی سجدہ واجب ہو گیا۔ (۲) (در مختار، رد المحتار)

فائدہ اہم: جس مقصد کے لیے ایک مجلس میں سجدہ کی سب آیتیں پڑھ کر سجدے کرے اللہ عزوجل اس کا مقصد پورا فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرنا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں چودہ سجدے کر لے۔ (۳) (غنیہ، در مختار وغیرہا)

مسئلہ ۵۹: زمین پر آیت سجدہ پڑھی تو یہ سجدہ سواری پر نہیں کر سکتا مگر خوف کی حالت ہو تو ہو سکتا ہے اور سواری پر آیت پڑھی تو سفر کی حالت میں سواری پر سجدہ کر سکتا ہے۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: مرض کی حالت میں اشارہ سے بھی سجدہ ادا ہو جائے گا۔ یوں سفر میں سواری پر اشارہ سے ہو جائے گا۔ (۵) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶۱: جمعہ وعیدین اور بڑی نمازوں میں اور جس نماز میں جماعت عظیم ہو آیت سجدہ اہم کو پڑھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر آیت کے بعد فوراً رکوع وسجود کر دے اور رکوع میں نیت نہ کرے تو کراہت نہیں۔ (۶) (غنیہ، در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۶۲: منبر پر آیت سجدہ پڑھی تو خود اس پر اور سننے والوں پر سجدہ واجب ہے اور جنھوں نے نہ سنی ان پر نہیں۔ (۷) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۶۳: سجدہ شکر مثلاً اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا یا گئی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی یا سب فروا پس آیا غرض کسی

۱ "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۸

۲ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۸

۳ "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۹

و "غیۃ المتملی"، مبحث التلاوة، ص ۵۰۷ وغیرہما

۴ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۵

۵ ... المرجع السابق

۶ "غیۃ المتملی"، مبحث التلاوة، ص ۵۰۷

و "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، مطلب فی سجدة الشکر، ج ۲، ص ۷۲۰

۷ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، مطلب فی سجدة الشکر، ج ۲، ص ۷۲۰

نعت پر سجدہ کرنا مستحب ہے اور اس کا طریقہ قدوسی ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے۔^(۱) (عالمگیری، رد المحتار)
مسئلہ ۶۳: سجدہ بے سبب جیب کا اکثر عوام کرتے ہیں نہ ثواب ہے نہ مکروہ۔^(۲) (عالمگیری)

نماز مسافر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ﴾ (۳)

”جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر اس کا گناہ نہیں کہ نماز میں قصر کرو اگر خوف ہو کہ کافر تمہیں قتل میں ڈالیں گے۔“
حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ہے، یحییٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میں نے عرض کی، کہ اللہ عزوجل نے تو یہ فرمایا

﴿أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ﴾ (۴) ان خِفْتُمْ أَنْ يُفْتِكُمْ الدِّينَ كَفَرُوا (۵)

اور، بے تو لوگ امن میں ہیں (یعنی امن کی حالت میں قصر نہ ہونا چاہیے) فرمایا اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا ارشاد فرمایا یہ ایک حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تصدیق فرمایا اس کا صدقہ قبول کرو۔^(۵)

حدیث ۲: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں مروی، کہ حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی حالانکہ نہ ہماری اتنی زیادہ تعداد کبھی تھی نہ اس قدر امن۔“^(۶)

حدیث ۳: صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور زنی الحیدہ (۷) میں عصر کی دو رکعتیں۔“^(۸)

- 1 "افتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ، ج ۱، ص ۱۳۶
- 2 "افتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ، ج ۱، ص ۱۳۶
- 3 - پ ۵، النساء: ۱۰۱۔ 4 - پ ۵، النساء: ۱۰۱۔
- 5 "صحیح مسلم"، کتاب صلاۃ المسافرین و قصرہا، باب صلاۃ المسافرین و قصرہا، الحدیث ۱۵۷۳، ص ۷۸۵
- 6 "صحیح البخاری"، کتاب الحج، باب الصلاۃ بہی، الحدیث ۱۶۵۶، ص ۱۳۰
- 7 مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک مقام کا نام ہے، یہی اسح ہے۔ (مرقاۃ) ۱۲
- 8 "صحیح البخاری"، کتاب الحج، باب من بات بذی الحلیفۃ حتی أصبح، الحدیث ۱۵۴۷، ص ۱۲۲

حدیث ۴: ترمذی شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضور و سفر دونوں میں نمازیں پڑھیں، حضر میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت اور سفر میں ظہر کی دو اور اس کے بعد دو رکعت اور عصر کی دو۔ اور اس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب کی حضر و سفر میں برابر تین رکعتیں، سفر و حضر کسی کی نماز مغرب میں قصر نہ فرماتے اور اس کے بعد دو رکعت۔^(۱)

حدیث ۵: صحیحین میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، فرماتی ہیں ”نماز دو رکعت فرض کی گئی پھر جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہجرت فرمائی تو چار فرض کر دی گئی اور سفر کی نماز اسی پہلے فرض پر چھوڑی گئی۔“^(۲)

حدیث ۶: صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہتے ہیں کہ ”اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان سے حضر میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک (۳) یعنی امام کے ساتھ۔“^(۴)

حدیث ۷: ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز سفر کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں یعنی اگرچہ بظاہر دو رکعتیں کم ہو گئیں مگر ثواب میں یہ دو ہی چار کی برابر ہیں۔^(۵)

مسائل فقہیہ

شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہوا۔^(۶) (متون)

مسئلہ ۱: دن سے مراد سال کا سب میں چھوٹا دن اور تین دن کی راہ سے یہ مراد نہیں کہ صبح سے شام تک چلے کہ کھانے پینے، نماز اور دیگر ضروریات کے لیے ٹھہرنا تو ضروری ہے، بلکہ مراد دن کا اکثر حصہ ہے مثلاً شروع صبح صادق سے دوپہر ڈھلنے تک چلا پھر ٹھہر گیا پھر دوسرے اور تیسرے دن یوں کیا تو اتنی دور تک کی راہ کو مسافت سفر کہیں گے دوپہر کے بعد تک چلنے میں بھی برابر چن مراد نہیں بلکہ عادت جتنا آرام دینا چاہے اس قدر اس درمیان میں ٹھہرنا بھی جائے اور چلنے سے مراد معتدل چال ہے کہ نہ تیز ہونہ سست، خشکی میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی چال کا اعتبار ہے اور پہاڑی راستہ میں اسی حساب سے جو اس کے لیے

۱ "جامع السرمدي"، أبواب السفر، باب ما جاء في التطوع في السفر، الحديث ۵۵۲، ص ۱۶۹۹

۲ "صحيح البخاري"، كتاب مناقب الأنصار، باب التاريخ، إلخ، الحديث ۳۹۳۵، ص ۳۲۱

۳ "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها، الحديث ۱۵۷۵، ص ۷۸۵

۴ یعنی امام کے ساتھ صرف ایک رکعت پڑھے گا اور ایک رکعت اکیلے۔

۵ "سنن ابن ماجه"، أبواب إقامة الصلوة و السنة فيها، باب ما جاء في الوتر في السفر، الحديث ۱۱۹۴، ص ۲۵۴۶

۶ "العتاوی الرضویة" (الحدیث)، ج ۸، ص ۲۴۳۔

من سب ہوا اور دریا میں کشتی کی چاں اس وقت کی کہ ہوانہ بالکل زک ہو نہ تیز۔^(۱) (در مختار، عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲: سال کا چھوٹا دن اس جگہ کا معتبر ہے جہاں دن رات معتدل ہوں یعنی چھوٹے دن کے اکثر حصہ میں منزل طے کر سکتے ہوں لہذا جن شہروں میں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے جیسے بلخار کہ وہاں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے، لہذا وہاں کے دن کا اعتبار نہیں۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۳: کوس کا اعتبار نہیں کہ کوس کہیں چھوٹے ہوتے ہیں کہیں بڑے بلکہ اعتبار تین منزلوں کا ہے اور خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار ۵۷ $\frac{۲}{۸}$ میل ہے۔^(۳) (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۴: کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مسافت سفر ہے دوسرے سے نہیں تو جس راستہ سے یہ جائے گا اس کا اعتبار ہے، نزدیک و اے راستے سے گیا تو مسافر نہیں اور دور والے سے گیا تو ہے، اگرچہ اس راستہ کے اختیار کرنے میں

۱ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ح ۱، ص ۱۳۸

و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ح ۲، ص ۷۲۴

۲ "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ح ۲، ص ۷۲۵

۳ بہار شریعت کے مطبوعہ نسخوں میں فتاویٰ رضویہ کے حوالے سے ۵۷ $\frac{۲}{۸}$ میل مرقوم ہے، یہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے اس لیے کہ "فتاویٰ رضویہ" (جدید)، ج ۸، ص ۲۷۰، اور "فتاویٰ رضویہ" (تدویم)، ج ۳، ص ۲۶۹، میں مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے سارے ستاد (۵۷ $\frac{۱}{۲}$) میل لکھا ہے۔

فتیہ عظیم ہند علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی "نزہۃ القاری"، ج ۲، ص ۶۵۵، میں فرماتے ہیں "مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے ظاہر مذہب کو اختیار فرما کر تین منزل کی یہ مسافت (سارے ستاد میل) بیان فرمائی ہے۔ "جدالمتار" میں لکھتے ہیں

والمعتاد المعهود فی بلادنا أن کل مرحة ۱۲ کوس، وقد جریت مرورا کثیرا بمواقع شہیرة أن نمیل ابرائع فی بلادنا خمسة أثمان کوس المعتز ہما، فإذا صریت الاکوس فی ۸، وقسم الحاصل علی ۵ کانت أمین رحلة واحدة، ۱۹/۵، و أمیال مسیرة ثلاثة أيام ۵۷-۳/۵ اعی ۶-۵۷۔

("جدالمتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ح ۱، ص ۳۵۹)

ہمارے بلاد میں معتاد معبود یہ ہے کہ ہر منزل بارہ کوس کی ہوتی ہے میں نے بار بار کثرت مشہور جگہوں میں آزمایا ہے کہ اس وقت ہمارے بلاد میں جو میل رائج ہے وہ ۵ $\frac{۵}{۸}$ کوس جب کوسوں کو ۸ میں ضرب دیں اور حاصل ضرب کو ۵ پر تقسیم کریں تو حاصل قسمت میل ہوگا، اب ایک منزل ۱۹ $\frac{۱}{۵}$ میل کی ہوئی در تین دن کی مسافت ۵۷ $\frac{۳}{۵}$ میل یعنی ۶۵ میل۔

("نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری"، بواب تقصیر الصلوۃ، ح ۲، ص ۶۶۵)

اس کی کوئی غرض صحیح نہ ہو۔^(۱) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں، ایک دریا کا دوسرا خشکی کا ان میں ایک دو دن کا ہے دوسرا تین دن کا، تین دن والے سے جائے تو مسافر ہے ورنہ نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: تین دن کی راہ کو تیز سواری پر دو دن یا کم میں طے کرے تو مسافر ہی ہے اور تین دن سے کم کے راستہ کو زیادہ دنوں میں طے کیا تو مسافر نہیں۔^(۳) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷: تین دن کی راہ کو کسی ولی نے اپنی کرامت سے بہت تھوڑے زمانہ میں طے کیا تو ظاہر یہی ہے کہ مسافر کے احکام اس کے لیے ثابت ہوں مگر امام ابن ہم نے اس کا مسافر ہونا مستبعد فرمایا۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: محض نیت سفر سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ سستی کی آبادی سے باہر ہو جائے شہر میں ہے تو شہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کے لیے یہ بھی ضرور ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے متصل ہے اس سے بھی باہر ہو جائے۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: فنائے شہر سے جو گاؤں متصل ہے شہر والے کے لیے اس گاؤں سے باہر ہو جانا ضرور نہیں۔ یوچیں شہر کے متصل باغ ہوں اگرچہ ان کے گنبدان اور کام کرنے والے ان میں رہتے ہوں ان باغوں سے نکل جانا ضروری نہیں۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: فنائے شہر یعنی شہر سے باہر جو جگہ شہر کے کاموں کے لیے ہو مثلاً قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، کوڑا پھینکنے کی جگہ گر یہ شہر سے متصل ہو تو اس سے باہر ہو جانا ضروری ہے۔ اور اگر شہر و فناء کے درمیان فاصلہ ہو تو نہیں۔^(۷) (ردالمحتار)

1 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۳۸ و "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۶

2 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۳۸

3 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۳۹ و "الدر المختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۶

4 "ردالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۶

5 "اسرار المختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۲

6 "ردالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۲

7 المرجع السابق

مسئلہ ۱۱: آبادی سے باہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ جدھر جا رہا ہے اس طرف آبادی ختم ہو جائے اگرچہ اس کی محاذات میں دوسری طرف ختم نہ ہوئی ہو۔^(۱) (غنیہ)

مسئلہ ۱۲: کوئی محلہ پہلے شہر سے ملا ہوا تھا مگر اب جدا ہو گیا تو اس سے باہر ہونا بھی ضروری ہے اور جو محلہ دیران ہو گیا خواہ شہر سے پہلے متصل تھا یا اب بھی متصل ہے اس سے باہر ہونا شرط نہیں۔^(۲) (غنیہ، رد المحتار)

مسئلہ ۱۳: اسٹیشن جہاں آبادی سے باہر ہوں تو اسٹیشن پر پہنچنے سے مسافر ہو جائے گا جبکہ مسافت سفر تک جانے کا ارادہ ہو۔

مسئلہ ۱۴: سفر کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چل دہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ ہو اور اگر دو دن کی راہ کے ارادہ سے نکل دہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا کہ وہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے، یوہیں ساری دنیا گھوم آئے مسافر نہیں۔^(۳) (غنیہ، رد المحتار)

مسئلہ ۱۵: یہ بھی شرط ہے کہ تین دن کا ارادہ متصل سفر کا ہو، اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ چاؤں گا تو یہ تین دن کی راہ کا متصل ارادہ نہ ہو اسافر نہ ہو۔^(۴) (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۶: مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اور قصد اچار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں مگر گنہگار و مستحق نار ہوا کہ واجب ترک کیا لہذا توبہ کرے اور دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہو گئی ہاں اگر تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر اقامت کی نیت کر لی تو فرض باطل نہ ہوں گے مگر قیام و رکوع کا اعادہ کرنا ہوگا اور اگر تیسری کے سجدہ میں نیت کی تو اب فرض جاتے رہے، یوہیں اگر پہلی دونوں یا ایک میں قراءت نہ کی نماز فاسد ہو گئی۔^(۵) (ہدایہ، عالمگیری، رد المحتار وغیرہا)

۱ "غیۃ المسمی"، فصل فی صلاۃ المسافر، ص ۵۳۶

۲ المرجع السابق، و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۳

۳ "غیۃ المتملی"، فصل فی صلاۃ المسافر، ص ۵۳۷

۴ و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۳، ۷۲۴

۵ "فتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، ج ۸، ص ۲۷۰

۶ "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، ابواب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۳۹

و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۳

و "الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۸۰

مسئلہ ۱۷: یہ رخصت کہ مسافر کے لیے مطلق ہے اس کا سفر جائز کام کے لیے ہو یا ناجائز کے لیے بہر حال مسافر کے احکام اس کے لیے ثابت ہوں گے۔^(۱) (عمدہ کتب)

مسئلہ ۱۸: کافر تین دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا دو دن کے بعد مسلمان ہو گیا تو اس کے لیے قصر ہے اور نابالغ تین دن کی راہ کے قصد سے نکلا اور راستہ میں بالغ ہو گیا، اب سے جہاں جاتا ہے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے جنس والی پاک ہوئی اور اب سے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۱۹: بادشاہ نے رعایا کی تفتیش حال کے لیے ٹنک میں سفر کیا تو قصر نہ کرے جبکہ پہلا ارادہ متصل تین منزل کا نہ ہو اور اگر کسی اور غرض کے لیے ہو اور مسافت سفر ہو تو قصر کرے۔^(۳) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۰: سُنُّو میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور رواروی^(۴) کی حالت میں معاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا بادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کر لے، یہ اس وقت ہے جب تین دن کی راہ چلا چکا ہو اور اگر تین منزل پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کر لیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔^(۶) (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۲۲: نیت اقامت صحیح ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں

- (۱) چن ترک کرے اگر چلنے کی حالت میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہیں۔
- (۲) وہ جگہ اقامت کی حد حیت رکھتی ہو جنگل یا دریا غیر آباد ٹانے میں اقامت کی نیت کی مقیم نہ ہو۔
- (۳) پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہوگا۔
- (۴) یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو اگر دو موضوعوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو، مثلاً ایک میں دس دن دوسرے میں پانچ دن کا تو مقیم نہ ہوگا۔

۱ "افتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ح ۱، ص ۱۳۹

۲ "الدر المختصر"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ح ۲، ص ۷۴۶

۳ "الدر المختصر" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، مطلب فی الوصل الأصبی، الح ۲، ص ۷۴۵

۴ خوف و گھبراہٹ۔

۵ "افتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ح ۱، ص ۱۳۹

۶ المرجع السابق، و "الدر المختصر"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ح ۲، ص ۷۲۸

(۵) اپنا ارادہ مستقل رکھتا یعنی کسی کا تابع نہ ہو۔

(۶) اس کی حالت اس کے ارادہ کے منافی نہ ہو۔^(۱) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۲۳: مسافر جا رہا ہے، اور ابھی شہر یا گاؤں میں پہنچا نہیں اور نیت اقامت کر لی تو مقیم نہ ہوا اور پہنچنے کے بعد نیت کی تو ہو گیا اگرچہ ابھی مکان وغیرہ کی تلاش میں پھر رہا ہو۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: مسلمانوں کا لشکر کسی جنگل میں پڑاؤ ڈال دے اور ڈیرہ خیمہ نصب کر کے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لے تو مقیم نہ ہوا اور جو لوگ جنگل میں خیموں میں رہتے ہیں وہ اگر جنگل میں خیمہ ڈال کر پندرہ دن کی نیت سے ٹھہریں مقیم ہو جائیں گے، بشرطیکہ وہاں پانی درگھاس وغیرہ دستیاب ہوں کہ ان کے لیے جنگل ویسا ہی ہے جیسے ہمارے لیے شہر اور گاؤں۔^(۳) (رد مختار)

مسئلہ ۲۵: دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی اور دونوں مستقل ہوں جیسے مکہ و منی تو مقیم نہ ہوا اور ایک دوسرے کی تابع ہو جیسے شہر اور اس کی فکا تو مقیم ہو گیا۔^(۴) (عالمگیری، رد مختار)

مسئلہ ۲۶: یہ نیت کی کہ ن دو ہستیوں میں پندرہ روز ٹھہرے گا ایک جگہ دن میں رہے گا اور دوسری جگہ رات میں تو اگر پہلے وہاں گیا جہاں دن میں ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو مقیم نہ ہوا اور اگر پہلے وہاں گیا جہاں رات میں رہنے کا قصد ہے تو مقیم ہو گیا، پھر یہاں سے دوسری ہستی میں گیا جب بھی مقیم ہے۔^(۵) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۲۷: مسافر اگر اپنے ارادہ میں مستقل نہ ہو تو پندرہ دن کی نیت سے مقیم نہ ہوگا، مثلاً عورت جس کا مہر مغل شوہر کے ذمہ باقی نہ ہو کہ شوہر کی تابع ہے اس کی اپنی نیت بیکار ہے اور غلام غیر مکاتب کہ اپنے مالک کا تابع ہے اور لشکری جس کو بیت المال یا بادشاہ کی طرف سے خوراک ملتی ہے کہ یہ اپنے سردار کا تابع ہے اور نوکر کہ یہ اپنے آقا کا تابع ہے اور قیدی کہ یہ قید کرنے

1 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۳۹

و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۳۳

2 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۳۸

3 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۳۹

و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۳۲

4 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۴۰

و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۹

5 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۴۰

و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۳۰

والے کا تابع ہے اور جس مالدار پر تادان لازم آیا اور شاگرد جس کو استاد کے یہاں سے کھانا ملتا ہے کہ یہ اپنے استاد کا تابع ہے اور نیک بیٹا اپنے باپ کا تابع ہے ان سب کی اپنی نیت بے کار ہے بلکہ جن کے تابع ہیں ان کی نیتوں کا اعتبار ہے ان کی نیت اقامت کی ہے تو تابع بھی مقیم ہیں ان کی نیت اقامت کی نہیں تو یہ بھی مسافر ہیں۔^(۱) (رد المحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: عورت کا مہر منجمل باقی ہے تو اسے اختیار ہے کہ اپنے نفس کو روک لے لہذا اس وقت تابع نہیں۔ یوہیں مکاتب غلام کو بغیر مالک کی اجازت کے سفر کا اختیار ہے لہذا تابع نہیں اور جو سپاہی پادشاہ یا بیت المال سے خوراک نہیں لیتا وہ تابع نہیں اور جبر جو ماہانہ یا برسی پر نوکر نہیں بلکہ روزانہ اس کا مقرر ہے وہ دن بھر کام کرنے کے بعد اجارہ فتح کر سکتا ہے لہذا تابع نہیں اور جس مسکن کو دشمن نے قید کیا اگر معلوم ہے کہ تین دن کی راہ کو لے جائے گا تو قصر کرے اور معلوم نہ ہو تو اس سے دریافت کرے، جو بتائے اس کے موافق عمل کرے اور نہ بتایا تو اگر معلوم ہے کہ وہ دشمن مقیم ہے تو پوری پڑھے اور مسافر ہے تو قصر کرے۔ ورنہ بھی معلوم نہ ہو سکے تو جب تک تین دن کی راہ طے نہ کر لے، پوری پڑھے ورنہ جس پر تادان لازم آیا وہ سفر میں تھا اور پکڑا گیا اگر نادار ہے تو قصر کرے اور مالدار ہے اور پندرہ دن کے اندر دینے کا ارادہ ہے یا کچھ ارادہ نہیں جب بھی قصر کرے اور یہ ارادہ ہے کہ نہیں دے گا تو پوری پڑھے۔^(۲) (رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ ۲۹: تابع کو چاہیے کہ متبوع^(۳) سے سوال کرے وہ جو کہے اس کے بموجب عمل کرے اور اگر اس نے کچھ نہ بتایا تو دیکھے کہ مقیم ہے یا مسافر اگر مقیم ہے تو اپنے کو مقیم سمجھے اور مسافر ہے تو مسافر اور یہ بھی نہ معلوم، تو تین دن کی راہ طے کرنے کے بعد قصر کرے اس سے پہلے پوری پڑھے۔ اور اگر سوال نہ کرے تو وہی حکم ہے کہ سوال کیا اور کچھ جواب نہ ملا۔^(۴) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۰: اندھے کے ساتھ کوئی پکڑ کر لے جانے والا ہے اگر یہ اس کا نوکر ہے تو تادان کی اپنی نیت کا اعتبار ہے اور اگر محض احسان کے طور پر اس کے ساتھ ہے تو اس کی نیت کا اعتبار ہے۔^(۵) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۱: جو سپاہی سردار کا تابع تھا اور لشکر کو شکست ہوئی اور سب متفرق ہو گئے تو اب تابع نہیں بلکہ اقامت و سفر

۱ "الاعتاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۴۱

۲ و "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، مطلب فی الوضو الأصلی، إلح، ج ۲، ص ۷۴۱-۷۴۴

۳ "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، مطلب فی الوضو الأصلی، إلح، ج ۲، ص ۷۴۲ وغیرہ

۴ یعنی جس کے تابع ہے۔

۵ "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، مطلب فی الوضو الأصلی، إلح، ج ۲، ص ۷۴۳

۶ المرجع السابق.

میں خود اس کی اپنی نیت کا لحاظ ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: غلام اپنے مالک کے ساتھ سفر میں تھا۔ مالک نے کسی مقیم کے ہاتھ اسے بیچ ڈالا اگر نماز میں اسے اس کا علم تھا۔ درود پڑھیں تو پھر پڑھے۔ یوں اگر غلام نماز میں تھا اور مالک نے اقامت کی نیت کر لی، اگر جان کر دو پڑھیں تو پھر پڑھے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: غلام دو شخصوں میں مشترک ہے اور وہ دونوں سفر میں ہیں ایک نے اقامت کی نیت کی دوسرے نے نہیں تو اگر اس غلام سے خدمت لینے میں باری مقرر ہے تو مقیم کی باری کے دن چار پڑھے اور مسافر کی باری کے دن دو۔ اور باری مقرر نہ ہو تو ہر روز چار پڑھے اور دو رکعت پر قعدہ فرض ہے۔^(۳) (عائگیری)

مسئلہ ۳۴: جس نے اقامت کی نیت کی مگر اس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن نہ ٹھہرے گا تو نیت صحیح نہیں، مثلاً حج کرنے گیا اور شروع ذی الحجہ میں پندرہ دن مکہ معظمہ میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو یہ نیت بیکار ہے کہ جب حج کا ارادہ ہے تو عرفات و منیٰ کو ضرور جائے گا پھر اتنے دنوں مکہ معظمہ میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے اور منیٰ سے واپس ہو کر نیت کرے تو صحیح ہے۔^(۴) (عائگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۵: جو شخص کہیں گیا اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہیں مگر قافلہ کیساتھ جانے کا ارادہ ہے اور یہ معلوم ہے کہ قافلہ پندرہ دن کے بعد جائے گا تو وہ مقیم ہے اگرچہ اقامت کی نیت نہیں۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۳۶: مسافر کسی کام کے لیے یا ساتھیوں کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن کی نیت سے ٹھہرے یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چل جائے گا اور دونوں صورتوں میں اگر جکل آجکل کرتے برسیں گزر جائیں جب مسافر ہی ہے، نماز قصر پڑھے۔^(۶) (عائگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۷: مسلمانوں کا لشکر دار الحرب کو گیا یا دار الحرب میں کسی قلعہ کا محاصرہ کیا تو مسافر ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کی

1 "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب فی الوطن الأصلي، ج ۲، ص ۷۴۴

2 ... المرجع السابق

3 "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ج ۱، ص ۱۴۱

4 "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ج ۱، ص ۱۴۰

و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ۲، ص ۷۲۹

5 "اسرار المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ۲، ص ۷۲۹

6 "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ج ۱، ص ۱۳۹ وغیرہ

نیت کر لی ہو اگرچہ ظاہر غلبہ ہو۔ یوہیں اگر دارالاسلام میں باغیوں کا محاصرہ کیا ہو تو مقیم نہیں اور جو شخص دارالحرب میں امان سے کر گیا اور پندرہ دن کی اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔^(۱) (غنیہ، درمختار)

مسئلہ ۳۸: دارالحرب کا رہنے والا وہیں مسلمان ہو گیا اور کفار اس کے مار ڈالنے کی فکر میں ہوئے وہ وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ کر کے بھاگا تو نماز قصر کرے اور اگر کہیں دو ایک ماہ کے ارادہ سے چھپ گیا جب بھی قصر پڑھے اور اگر اسی شہر میں چھپ تو پوری پڑھے اور اگر مسلمان دارالحرب میں قید تھا وہاں سے بھاگ کر کسی عمار میں چھپ تو قصر پڑھے اگرچہ پندرہ دن کا ارادہ ہو اور اگر دارالحرب کے کسی شہر کے تمام رہنے والے مسلمان ہو جائیں اور حریوں نے ان سے لڑنا چاہا تو وہ سب مقیم ہی ہیں۔ یوہیں اگر کفار ان کے شہر پر غاص آئے اور یہ لوگ شہر چھوڑ کر ایک دن کی راہ کے ارادہ سے چلے گئے جب بھی مقیم ہیں اور تین دن کی راہ کا ارادہ ہو تو مسافر پھر اگر واپس آئے اور کفار نے ان کے شہر پر قبضہ نہ کیا ہو تو مقیم ہو گئے اور اگر مشرکوں کا شہر پر تسلط ہو گیا اور وہاں رہے بھی مگر مسلمانوں کے واپس آنے پر چھوڑ دیا تو اگر یہ لوگ وہاں رہنا چاہیں تو دارالاسلام ہو گیا، نمازیں پوری کریں اور اگر وہاں رہنے کا ارادہ نہیں بلکہ صرف ایک آدھ مہینہ رہ کر دارالاسلام کو چلے جائیں گے تو قصر کریں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: مسلمانوں کا لشکر دارالحرب میں گیا اور غالب آیا اور اس شہر کو دارالاسلام بنایا تو قصر نہ کریں اور اگر محض دو ایک ماہ رہنے کا ارادہ ہے تو قصر کریں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: مسافر نے نماز کے اندر اقامت کی نیت کی تو یہ نماز بھی پوری پڑھے اور اگر یہ صورت ہوئی کہ ایک رکعت پڑھی تھی کہ وقت ختم ہو گیا اور دوسری میں اقامت کی نیت کی تو یہ نماز دو ہی رکعت پڑھے اس کے بعد کی چار پڑھے۔ یوہیں اگر مسافر لاحق تھا اور امام بھی مسافر تھا امام کے سلام کے بعد نیت اقامت کی تو دو ہی پڑھے، وراہم کے سلام سے پیشتر نیت کی تو چار پڑھے۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: ادا و قضاء دونوں میں مقیم مسافر کی اقتدا کر سکتا ہے اور امام کے سلام کے بعد، پنی باقی دو رکعتیں پڑھ لے اور ان رکعتوں میں قراءت بالکل نہ کرے بلکہ بقدر فاتحہ چپ کھڑا رہے۔^(۵) (درمختار وغیرہ)

1 "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ۲، ص ۲۲۱

2 "امتنای الہدیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ج ۱، ص ۱۴۰

3 المرجع السابق.

4 "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ۲، ص ۲۲۸

5 "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ۲، ص ۲۳۵ وغیرہ

مسئلہ ۳۲: امام مسافر ہے اور مقتدی مقیم، امام کے سلام سے پہلے مقتدی کھڑا ہو گیا اور سلام سے پہلے امام نے اقامت کی نیت کر لی تو اگر مقتدی نے تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو تو امام کے ساتھ ہو لے، ورنہ نماز جاتی رہی اور تیسری کے سجدہ کے بعد امام نے اقامت کی نیت کی تو متابعت نہ کرے، متابعت کرے گا تو نماز جاتی رہے گی۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ حکم صحت اقتدا کے لیے شرط ہے کہ امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو خواہ نماز شروع کرتے وقت معلوم ہوا ہو یا بعد میں، لہذا امام کو چاہیے کہ شروع کرتے وقت اپنا مسافر ہونا ظاہر کر دے اور شروع میں نہ کہ بعد نماز کہہ دے کہ اپنی نمازیں پوری کر لو میں مسافر ہوں۔^(۲) (درمختار) اور شروع میں کہہ دیا ہے جب بھی بعد میں کہہ دے کہ جو لوگ اس وقت موجود نہ تھے انھیں بھی معلوم ہو جائے۔

مسئلہ ۳۴: وقت ختم ہونے کے بعد مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کر سکتا وقت میں کر سکتا ہے اور اس صورت میں مسافر کے فرض بھی چار ہو گئے یہ حکم چار رکعتی نماز کا ہے اور جن نمازوں میں قصر نہیں ان میں وقت و بعد وقت دونوں صورتوں میں اقتدا کر سکتا ہے وقت میں اقتدا کی تھی نماز پوری کرنے سے پہلے وقت ختم ہو گیا جب بھی اقتدا صحیح ہے۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵: مسافر نے مقیم کی اقتدا کی اور امام کے مذہب کے موافق وہ نماز قضا ہے اور مقتدی کے مذہب پر اداء، مثلاً امام شافعی امام مذہب ہے مقتدی حنفی اور ایک مثل کے بعد ظہر کی نماز اس نے اس کے پیچھے پڑھی تو اقتدا صحیح ہے۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: مسافر نے مقیم کے پیچھے شروع کر کے فاسد کر دی تو اب دوبار پڑھے گا یعنی جبکہ تہا پڑھے یا کسی مسافر کی اقتدا کرے اور اگر پھر مقیم کی اقتدا کی تو چار پڑھے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: مسافر نے مقیم کی اقتدا کی تو مقتدی پر بھی قعدہ اولی واجب ہو گیا فرض نہ رہا تو اگر امام نے قعدہ نہ کیا نماز فاسد نہ ہوئی اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو مقتدی پر بھی قعدہ اولی فرض ہو گیا۔^(۶) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: قصر اور پوری پڑھنے میں آخر وقت کا اعتبار ہے جبکہ پڑھ نہ چکا ہو، فرض کر دے کسی نے نماز نہ پڑھی تھی اور

1 "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۳۵

2 "امداد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۳۵ - ۷۳۶

3 "امداد المحتار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۳۶

4 "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۳۶

5 المرجع السابق

6 "امداد المحتار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۳۶

وقت تنہا باقی رہ گیا ہے کہ القدا کبر کہہ لے اب مسافر ہو گیا تو قصر کرے اور مسافر تھا اس وقت اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔^(۱)
(در مختار)

مسئلہ ۴۹: ظہر کی نماز وقت میں پڑھنے کے بعد سفر کیا اور عصر کی دو پڑھیں پھر کسی ضرورت سے مکان پر واپس آیا اور ابھی عصر کا وقت باقی ہے، اب معلوم ہوا کہ دونوں نمازیں بے وضو ہوئیں تو ظہر کی دو پڑھے اور عصر کی چار اور اگر ظہر عصر کی پڑھ کر آفتاب ڈوبنے سے پہلے سفر کیا اور معلوم ہوا کہ دونوں نمازیں بے وضو پڑھی تھیں تو ظہر کی چار پڑھے اور عصر کی دو۔^(۲)
(ع لکیری، رد المحتار)

مسئلہ ۵۰: مسافر کو سہو ہوا اور دو رکعت پر سلام پھیرنے کے بعد نیت اقامت کی اس نماز کے حق میں مقیم نہ ہوا اور سجدہ سہو سقط ہو گیا اور سجدہ کرنے کے بعد نیت کی تو صحیح ہے اور چار رکعت پڑھنا فرض، اگرچہ یک ہی سجدہ کے بعد نیت کی۔^(۳)
(ع لکیری)

مسئلہ ۵۱: مسافر نے مسافروں کی امامت کی، اثنا عشر نماز^(۴) میں امام بے وضو ہوا اور کسی مسافر کو خیفہ کیا، خلیفہ نے اقامت کی نیت کی تو اس کے پیچھے جو مسافر ہیں ان کی نمازیں دو ہی رکعت رہیں گی۔ یو ہیں اگر مقیم کو خیفہ کیا جب بھی مقتدی مسافر دو ہی پڑھیں اور اگر امام نے حدیث کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے اقامت کی نیت کی تو چار پڑھیں۔^(۵)
(ع لکیری)

مسئلہ ۵۲: وطن دوم ہے۔

(۱) وطن اصلی۔

(۲) وطن اقامت۔

وطن اصلی: وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سکونت کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔

1 "المحرر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ح ۲، ص ۷۳۸

2 "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ح ۱، ص ۱۴۱-۱۴۲.

و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ح ۲، ص ۷۳۸

3 "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ح ۱، ص ۱۴۱-۱۴۲

4 نماز کے دوران۔

5 "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ح ۱، ص ۱۴۲

وطن اقامت: وہ جگہ ہے کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: مسافر نے کہیں شادی کر لی اگرچہ وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو، مقیم ہو گیا اور دو شہروں میں اس کی دو عورتیں رہتی ہوں تو دونوں جگہ پہنچے ہی مقیم ہو جائے گا۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۵۴: ایک جگہ آدمی کا وطن اصلی ہے، اب اس نے دوسری جگہ وطن اصلی بنایا اگر پہلی جگہ بال بچے موجود ہوں تو دونوں اصلی ہیں ورنہ پہلا اصلی نہ رہا، خواہ ان دونوں جگہوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔^(۳) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۵: وطن اقامت دوسرے وطن اقامت کو باطل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی، دونوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔ یوں وطن اقامت وطن اصلی و سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔^(۴) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۶: اگر اپنے گھر کے لوگوں کو لے کر دوسری جگہ چل گیا اور پہلی جگہ مکان و اسباب وغیرہ باقی ہیں تو وہ بھی وطن اصلی ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: وطن اقامت کے لیے یہ ضرور نہیں کہ تین دن کے سفر کے بعد وہاں اقامت کی ہو بلکہ اگر مدت سفر طے کرنے سے پیشتر اقامت کر لی وطن اقامت ہو گیا۔^(۶) (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۵۸: بالغ کے والدین کسی شہر میں رہتے ہیں اور وہ شہر اس کی جائے وادعت نہیں نہ اس کے اہل وہاں ہوں تو وہ جگہ اس کے لیے وطن نہیں۔^(۷) (رد المحتار)

مسئلہ ۵۹: مسافر جب وطن اصلی میں پہنچ گیا، سفر ختم ہو گیا اگرچہ اقامت کی نیت نہ کی ہو۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: عورت بیاہ کر سسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگے تو میکا اس کے لیے وطن اصلی نہ رہا یعنی اگر سسرال

1 "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ح ۱، ص ۱۴۲

2 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، مطلب فی الوطن لأصلي، ج ۲، ص ۷۳۹

3 "المرامح المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، مطلب فی الوطن لأصلي و وص لاقامة، ح ۲، ص ۷۳۹

4 ... المرجع السابق

5 "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ح ۱، ص ۱۴۲

6 ... المرجع السابق

7 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، مطلب فی الوطن لأصلي، ج ۲، ص ۷۳۹

8 "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ح ۱، ص ۱۴۲

تین منزل پر ہے وہاں سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی تو قصر پڑھے اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سسرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۶۱: عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچہ یا منکوحہ^(۱) کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی، مگر یہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔^(۲) (عائلیگی وغیرہ) محرم کے لیے ضرور ہے کہ سخت فاسق بے باک غیر مامون نہ ہو۔

جمعہ کا بیان

اللہ عز و جل فرماتا ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا سُوِّدَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝﴾^(۳)

”اے ایمان والو! جب نماز کے لیے جمعہ کے دن اذان دی جائے، تو ذکر خدا کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔“

فضائل روز جمعہ

حدیث ۲۰۱: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”ہم چھپے ہیں یعنی دنیا میں آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے دن پہلے سوا اس کے کہ انھیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد یہی جمعہ وہ دن ہے کہ ان پر فرض کیا گیا یعنی یہ کہ اس کی تعظیم کریں وہ اس سے خلاف ہو گئے اور ہم کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا دوسرے لوگ ہمارے تابع ہیں، یہود نے دوسرے دن کو وہ دن مقرر کیا یعنی ہفتہ کو اور نصاریٰ نے تیسرے دن کو^(۴) یعنی اتوار کو۔“ اور مسلم کی دوسری روایت انھیں سے اور حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہے، فرماتے ہیں ”ہم اہل دنیا سے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن پہلے کہ

۱۔ یعنی ہم پاگل۔

۲۔ ”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب الصلوة، اسباب العلامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۴۲۔

و ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحلیۃ)، ج ۱۰، ص ۶۵۷۔

۳۔ ۲۸، الجمعة، ۹۔

۴۔ ”صحیح البخاری“، کتاب الجمعة، باب فرض الجمعة، إلح، الحدیث ۸۷۶، ص ۶۹۔

تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لیے فیصلہ ہو جائے گا۔“ (۱)

حدیث ۳: مسہم وابوداؤد وترندی ونبئی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا، جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کیے گئے اور اسی میں جنت سے اترنے کا انھیں حکم ہوا۔ اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔“ (۲)

حدیث ۴، ۵: ابوداؤد و نسائی وابن ماجہ و ترمذی اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ”تمہارے افضل دنوں سے جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں انتقال کیا اور اسی میں نوح ہے (دوسری بار صور پھونکا جانا) اور اسی میں صحتہ ہے (پہلی بار صور پھونکا جانا)، اس دن میں مجھ پر زور و کی کثرت کرو کہ تمہارا زور و مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔“ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ (عز و جل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس وقت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ہمارا زور و کیونکر پیش کیا جائے گا، جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) انتقال فرما چکے ہوں گے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے۔“ (۳) اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے، کہ فرماتے ہیں ”جمعہ کے دن مجھ پر زور و کی کثرت کرو کہ یہ دن مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر جو زور و پڑھے گا پیش کیا جائے گا۔ ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی اور موت کے بعد؟ فرمایا سبے شک! اللہ (مردم) نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے، اللہ کا نبی زندہ ہے، روزی دیا جاتا ہے۔“ (۴)

حدیث ۶، ۷: ابن ماجہ ابوالبابہ بن عبدالمعز اور احمد سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک عید انجلی و عید انظر سے بڑا ہے، اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا

(۲) اور اسی میں زمین پر انھیں اتارا

(۳) اور اسی میں انھیں وفات دی

1 ”صحیح مسلم“، کتاب الجمعة، باب ہدایۃ ہذہ لأمة یوم الجمعة، الحدیث. ۱۹۸۲، ص ۸۱۱

2 ”صحیح مسلم“، کتاب الجمعة، باب فصل یوم الجمعة، الحدیث. ۱۹۷۷، ص ۸۱۱

3 ”مسند المسانی“، کتاب الجمعة، باب اکثار الصلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعة، حدیث ۱۳۷۵، ص ۲۱۷۸

4 ”مسند ابن ماجہ“، أبواب ما جاء فی الجناز، باب ذکر وفاته و دعوہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث ۱۶۳۷، ص ۲۵۷۵

(۴) اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا، جب تک حرام کا سوال نہ کرے

(۵) اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی، کوئی فرشتہ مقرب و آسمان و زمین اور ہوا اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔“ (۱)

(جمعہ کے دن ایک ایسا وقت ہے کہ اس میں دعا قبول ہوتی ہے)

حدیث ۱۰۲۸: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ اگر اسے پالے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے تو وہ اسے دے گا۔“ اور مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ”وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔“ (۲) رہا یہ کہ وہ کون سا وقت ہے اس میں روایتیں بہت ہیں ان میں دو قوی ہیں ایک یہ کہ امام کے خطبہ کے لیے بیٹھنے سے ختم نماز تک ہے۔ (۳) اس حدیث کو مسلم ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے وہ اپنے والد سے وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اور دوسری یہ کہ ”وہ جمعہ کی پچھلی ساعت ہے۔“ امام مالک و ابو وود و ترمذی و نسائی و احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، وہ کہتے ہیں میں کوہ طور کی طرف گیا اور کعب احبار سے ملا ان کے پاس بیٹھا، انہوں نے مجھے تورات کی روایتیں سنائیں اور میں نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کیں، ان میں ایک حدیث یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں انھیں اترنے کا حکم ہوا اور اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی میں ان کا انتقال ہوا اور اسی میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چپختا نہ ہو یا آدمی اور جن کے اور اس میں ایک ایسا وقت ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پالے تو اللہ تعالیٰ سے جس شے کا سوال کرے وہ اسے دے گا۔ کعب نے کہا سارے میں ایسا ایک دن ہے؟ میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں ہے، کعب نے تورات پڑھ کر کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں پھر میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور کعب احبار کی مجلس

1 ”سنن ابن ماجہ“، أبواب إقامۃ الصلوات والسنة فیہا، باب فی فصل الجمعة، الحدیث ۱۰۸۴، ص ۲۵۴۰

2 ”صحیح مسلم“، کتاب الجمعة، باب فی الساعة التي فی یوم الجمعة، الحدیث ۱۹۷۳، ص ۸۱۱

و ”مرقاۃ المفاتیح“، کتاب الصلاة، باب الجمعة، تحت الحدیث ۱۳۵۷، ح ۳، ص ۴۴۵

3 ”صحیح مسلم“، کتاب الجمعة، باب فی الساعة التي فی یوم الجمعة، الحدیث ۱۹۷۵، ص ۸۱۱

اور جمعہ کے بارے میں جو حدیث بیان کی تھی اس کا ذکر کیا اور یہ کہ کعب نے کہا تھا، یہ ہر سال میں ایک دن ہے، عبداللہ بن مسعود نے کہا کعب نے غلط کہا، میں نے کہا پھر کعب نے تورات پڑھ کر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے، کہا کعب نے سچ کہا، پھر عبداللہ بن سلام نے کہا تمہیں معلوم ہے یہ کون سی ساعت ہے؟ میں نے کہا مجھے بتاؤ اور نکل نہ کرو، کہا جمعہ کے دن کی چھٹی ساعت ہے، میں نے کہا چھٹی ساعت کیسے ہو سکتی ہے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تو فرمایا ہے مسلمان بندہ نماز پڑھتے ہیں اسے پائے اور وہ نماز کا وقت نہیں، عبداللہ بن سلام نے کہا، کیا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ جو کسی مجلس میں انتظار نماز میں بیٹھے وہ نماز میں ہے میں نے کہا ہاں، فرمایا تو ہے کہ تو وہ بھی ہے یعنی نماز پڑھنے سے نماز کا انتظار مرا ہے۔^(۱)

حدیث ۱۱: ترمذی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جمعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے، اسے عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔“^(۲)

حدیث ۱۲: طبرانی اوسط میں بسند حسن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”اللہ تبارک و تعالیٰ کسی مسلمان کو جمعہ کے دن بے مغفرت کیے نہ چھوڑے گا۔“^(۳)

حدیث ۱۳: ابویحییٰ انیس سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں، کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا۔“^(۴)

(جمعہ کے دن یا رات میں مرنے کے فضائل)

حدیث ۱۴: احمد و ترمذی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا، اللہ تعالیٰ اسے فتنہ قبر سے بچا لے گا۔“^(۵)

حدیث ۱۵: ابونعیم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا، عذاب قبر سے بچا یا جائے گا اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی ٹہر ہوگی۔“^(۶)

1 "امو حطاً" لإمام مالك، كتاب الجمعة، باب ماجاء في الساعة التي في يوم الجمعة، الحديث ۲۴۶، ج ۱، ص ۱۱۵

2 "جامع الترمذي"، أبواب الجمعة، باب ماجاء في الساعة، إلخ، الحديث ۴۸۹، ص ۱۶۹۲

3 "المصحح الأوسط"، باب النص، الحديث ۴۸۱۷، ج ۳، ص ۳۵۱.

4 "مسند أبي يعنى"، مسند ابن مالك، الحديث ۳۴۲۱، ۳۴۷۱، ج ۳، ص ۲۱۹، ۲۳۵

5 "جامع الترمذي"، أبواب الجائز، باب ماجاء في يوم الجمعة، الحديث ۱۰۷۴، ص ۱۷۵۵

6 "حلية الأولياء"، رقم ۳۶۲۹، ج ۳، ص ۱۸۱.

حدیث ۱۶: حمید نے ترغیب میں ایس بن بکیر سے روایت کی، کہ فرماتے ہیں ”جو جمعہ کے دن مرے گا، اس کے لیے شہید کا اجر لکھا جائے گا اور قنہ قبر سے بچا لیا جائے گا۔“ (۱)

حدیث ۱۷: عطا سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں۔ ”جو مسلمان مرد یا مسلمان عورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے، عذاب قبر اور قنہ قبر سے بچا لیا جائے گا اور خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کچھ حساب نہ ہوگا اور اس کے ساتھ گواہ ہوں گے کہ اس کے لیے گواہی دیں گے یا نمبر ہوگی۔“ (۲)

حدیث ۱۸: بیہقی کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکدار دن۔“ (۳)

حدیث ۱۹: ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی ﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَالْتِمْتُ عَلَيْكُمْ بِمَعْنَىٰ وَرَضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (۴) ”آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند فرمایا۔“

ان کی خدمت میں ایک یہودی حاضر تھا، اس نے کہا یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بناتے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ آیت دو عیدوں کے دن اتری جمعہ اور عرفہ کے دن یعنی ہمیں اس دن کو عید بنانے کی ضرورت نہیں کہ اللہ عزوجل نے جس دن یہ آیت اتاری اس دن دوہری عید تھی کہ جمعہ و عرفہ یہ دونوں دن مسلمانوں کے عید کے ہیں اور اس دن یہ دونوں جمع تھے کہ جمعہ کا دن تھا اور نویں ذی الحجہ۔ (۵)

فضائل نماز جمعہ

حدیث ۲۰: مسلم والوداد و ترمذی وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کو آیا اور (خطبہ) سنا اور چپ رہا اس کے لیے مغفرت ہو جائے گی ان گنہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن اور جس نے نکتری چھوئی اس نے لٹوکی یعنی خطبہ سننے کی حاست میں اتنا کام بھی

1 ”شرح الصلوة“، مسیوطی، باب من لا یستل فی الصلوة، ص ۱۵۱

2 ”شرح الصلوة“، مسیوطی، باب من لا یستل فی الصلوة، ص ۱۵۱

3 ”مشکاة المصابیح“، کتاب الصلوة، باب الجمعة، الحديث ۱۳۶۹، ج ۱، ص ۳۹۳

4 ۶، المائدة ۳

5 ”جامع الترمذی“، أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة المائدة، الحديث ۳۰۴۴، ص ۱۹۵۸

لغو میں داخل ہے کہ کنگری پڑی ہو اسے ہٹا دے۔“ (۱)

حدیث ۲۱: طبرانی کی روایت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جمعہ کفارہ ہے ان گناہوں کے لیے جو اس جمعہ اور اس کے بعد والے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن زیادہ اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”جو ایک نیکی کرے، اس کے لیے دس مثل ہے۔“ (۲)

حدیث ۲۲: ابن حبان اپنی صحیح میں ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو جنتی لکھ دے گا۔

(۱) جو مریض کو پوچھنے جائے اور

(۲) جنازے میں حاضر ہو اور

(۳) روزہ رکھے اور

(۴) جمعہ کو جائے اور

(۵) غلام آزاد کرے۔“ (۳)

حدیث ۲۳: ترمذی بافادہ صحیح و تحسین راوی، کہ یزید بن ابی مریم کہتے ہیں میں جمعہ کو جاتا تھا، عبا یہ بن رفاعہ بن رافع ملے، انہوں نے کہا تمہیں بشارت ہو کہ تمہارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں، میں نے ابو عیسیٰ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس کے قدم اللہ (عزوجل) کی راہ میں گرد آلود ہوں وہ ”مگ پر حرام ہیں۔“ (۴) اور بخاری کی روایت میں یوں ہے، کہ عبا یہ کہتے ہیں میں جمعہ کو جا رہا تھا، ابو عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا ارشاد سنایا۔ (۵)

جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں

حدیث ۲۴ تا ۲۶: مسلم ابو ہریرہ وابن عمر سے اور نسائی وابن ماجہ ابن عباس وابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے یا اللہ تعالیٰ انکے دلوں پر مہر کر دے گا پھر

۱ ”صحیح مسلم“، کتاب الجمعة، باب فصل من استمع و أنصت فی الخطبة، الحديث ۱۹۸۸، ص ۸۱۲

۲ ”المعجم الكبير“، الحديث: ۳۴۵۹، ج ۳، ص ۲۹۸.

۳ ”الإحسان بترتيب صحيح بن حبان“، كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، الحديث ۲۷۶۰، ج ۴، ص ۱۹۱

۴ ”جامع الترمذی“، أبواب فضائل الجهاد، باب ما جاء في فصل من عبرت قلعاه إنخ، الحديث: ۱۶۳۲، ص ۱۸۱۹

۵ ”صحیح البخاری“، کتاب الجمعة، باب المشي إلى الجمعة، الحديث ۹۰۷، ص ۷۱

عافین میں ہو جائیں گے۔“ (۱)

حدیث ۳۱۲۷: فرماتے ہیں ”جو تین جمعے سستی کی وجہ سے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دے گا۔“ (۲) اس کو ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ابو الجعد ضمری سے اور امام مالک نے صفوان بن سہیم سے اور امام احمد نے ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور حاکم نے کہا صحیح بر شرط مسلم ہے اور ابن خزیمہ و حبان کی ایک روایت میں ہے، ”جو تین جمعے بلا عذر چھوڑے، وہ منافق ہے۔“ (۳) اور رزین کی روایت میں ہے، ”وہ اللہ (عزوجل) سے بے علاقہ ہے۔“ (۴) اور طبرانی کی روایت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، ”وہ منافقین میں لکھ دیا گیا۔“ (۵) اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، وہ منافق لکھ دیا گیا اس کتاب میں جو نہ محو ہو نہ بدلی جائے، (۶) اور ایک روایت میں ہے، ”جو تین جمعے پے در پے چھوڑے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔“ (۷) اس کو ابو یحییٰ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سند صحیح روایت کیا۔

حدیث ۳۲: احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ و سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جو بغیر عذر جمعہ چھوڑے، ایک دینار صدقہ دے اور اگر نہ پائے تو آدھا دینار اور یہ دینار تصدق کرنا شایع اس لیے ہو کہ قبول توبہ کے لیے معین ہو ورنہ حقیقت تو توبہ کرنا فرض ہے۔“ (۸)

حدیث ۳۳: صحیح مسلم شریف میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”میں نے قصد کیا کہ ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ گئے، ان کے گھروں کو جہنم دوں۔“ (۹)

حدیث ۳۴: ابن ماجہ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور فرمایا ”لوگو! امر نے سے پہلے اللہ (عزوجل) کی طرف توجہ کرو اور مشغول ہونے سے پہلے نیک کاموں کی طرف سبقت کرو

1 ”صحیح مسلم“، کتاب الجمعة، باب العیظ فی ترک الجمعة، الحدیث ۲۰۰۲، ص ۸۱۳

2 ”جامع الترمذی“، أبواب الجمعة، باب ما جاء فی ترک الجمعة، إلخ، الحدیث ۱۵۰۰، ص ۱۶۹۳

3 ”الإحسان بترتيب صحيح بن حبان“، كتاب الإیمان، باب ما جاء فی الشك والساق، الحدیث ۲۵۸، ج ۱، ص ۲۳۷

4 ”الترغیب و الترہیب“، كتاب الجمعة، الترہیب من ترك الجمعة بعذر، الحدیث ۳، ج ۱، ص ۲۹۵

5 ”المعجم الكبير“، باب الألف، الحدیث ۴۲۲، ج ۱، ص ۱۷۰

6 ”المسند“ لإمام الشافعی، ومن كتاب إحياء الجمعة، ص ۷۰

7 ”مسند أبي يعنى“، مسند ابن عباس، الحدیث ۲۷۰۴، ج ۲، ص ۵۵۳

8 ”مس أبي داود“، كتاب الصلاة، باب كفاءة من تركها، الحدیث ۱۰۵۳، ص ۱۳۰۱

9 ”صحیح مسلم“، كتاب المساجد، إلخ، باب فصل صلاة الجمعة، إلخ، الحدیث ۱۴۸۵، ص ۷۷۹

اور یا خدا کی کثرت اور خطا ہر پوشیدہ صدقہ کی کثرت سے جو تعلقات تمہارے اور تمہارے رب (عزوجل) کے درمیان ہیں مدد۔ ایسا کرو گے تو تمہیں روزی دی جائے گی اور تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری شکستگی دور فرمائی جائے گی اور جان و مال اس جگہ اس دن، اس سال میں قیامت تک کے لیے اللہ (عزوجل) نے تم پر جو فرض کیا، جو شخص میری حیات میں یا میرے بعد ہلکا جان کر اور بطور انکار جمع چھوڑے اور اس کے لیے کوئی کام یعنی حاکم اسلام ہو عادل یا ظالم تو اللہ تعالیٰ نہ اس کی پراگندگی کو جمع فرمائے گا، نہ اس کے کام میں برکت دے گا، آگاہ اس کے لیے نہ نماز ہے، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ روزہ، نہ نیکی جب تک توبہ نہ کرے اور جو توبہ کرے اللہ (عزوجل) اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔“ (1)

حدیث ۳۵: دارقطنی انھیں سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جو اللہ (عزوجل) اور مجھے دن پر ایمان لاتا ہے اس پر جمعہ کے دن (نماز) جمعہ فرض ہے مگر مریض یا مسافر یا عورت یا بچہ یا غلام پر اور جو شخص کھیل یا تجارت میں مشغول رہا تو اللہ (عزوجل) اس سے بے پرواہ ہے اور اللہ (عزوجل) غنی حید ہے۔“ (2)

جمعہ کے دن نہانے اور خوشبو لگانے کا بیان

حدیث ۳۶ تا ۳۸: صحیح بخاری میں سہمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ”جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس طہارت کی استطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو منے پھر نہ زکوٰۃ لکھے ورنہ شخصوں میں جدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں انھیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے اور جو نماز اس کے لیے نکلی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چپ رہے، اس کے لیے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی۔“ (3) اور اسی کے قریب قریب ابوسعید خدری و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی متعدد طرق سے روایتیں آئیں۔

حدیث ۳۹، ۴۰: احمد ابوداؤد و ترمذی و باؤد و تحسین و نسائی و ابن ماجہ و ابن خزمہ و ابن حبان و حاکم و باؤد و ترمذی و صحیح ابوسید بن اوس، و طبرانی اوسط میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جو نہلائے اور نہائے اور اول وقت آئے اور شروع خطبہ میں شریک ہو اور چل کر آئے سواری پر نہ آئے اور امام سے قریب ہو اور کان لگا کر خطبہ سنے اور غوکام نہ کرے، اس کے لیے ہر قدم کے بدلے سال بھر کا عمل ہے، ایک سال کے دنوں کے روزے اور راتوں کے قیام کا اس

1 ”سنن ابن ماجہ“، أبواب إقامة الصلوات و السنة فيها، باب فی فرض الجمعة، حدیث ۱۰۸۱، ص ۲۵۴۰

2 ”سنن الدار قطنی“، کتاب الجمعة، باب من نحب علیہ الجمعة، الحدیث: ۱۵۶۰، ج ۲، ص ۳.

3 ”صحیح البخاری“، کتاب الجمعة، باب الذہن للجمعة، الحدیث ۸۸۳، ص ۶۹

کے لیے اجر ہے۔“ (۱) اور اسی کے مثل دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایتیں ہیں۔

حدیث ۴۱: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن غسل ہے کہ اس دن میں سر دھوئے اور بدن۔“ (۲)

حدیث ۴۲: احمد ابوداؤد و ترمذی و نسائی و دارمی سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں ”جس نے جمعہ کے دن وضو کیا، فہما اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔“ (۳)

حدیث ۴۳: ابوداؤد و عکرمہ سے راوی، کہ عراق سے کچھ لوگ آئے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوا کیا کہ جمعہ کے دن آپ غسل واجب جانتے ہیں؟ فرمایا، ہاں یہ زیادہ طہارت ہے اور جو نہاے اس کے لیے بہتر ہے اور جو غسل نہ کرے تو اس پر واجب نہیں۔“ (۴)

حدیث ۴۴: ابن ماجہ و ہند حسن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”اس دن کو اللہ (عزوجل) نے مسلمانوں کے لیے عید کیا تو جو جمعہ کو آئے وہ نہاے اور اگر خوشبو ہو تو لگائے۔“ (۵)

حدیث ۴۵: احمد و ترمذی و ہند حسن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں، ”مسلمان پر حق ہے کہ جمعہ کے دن نہاے اور گھر میں جو خوشبو ہو لگائے اور خوشبو نہ پائے تو پانی (۶) یعنی نہانا بچائے خوشبو ہے۔“

حدیث ۴۶، ۴۷: طبرانی کبیر و اوسط میں صدیق اکبر و عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی، کہ فرماتے ہیں ”جو جمعہ کے دن نہاے اس کے گناہ ۷۰ خطائیں منادی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔“ (۷) اور دوسری روایت میں ہے، ”ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو تو اسے دوسو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔“ (۸)

- 1 "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حدیث أوس بن أبي أوس الثقفي، الحديث ۱۶۱۷۳، ج ۵، ص ۴۶۵
- 2 "صحيح البخاري"، كتاب الجمعة، باب هل علي من له يشهد الجمعة غسل، إلخ، الحديث ۸۹۷، ص ۷۰
- 3 "جامع الترمذي"، أبواب الجمعة، باب ما جاء في الوضوء يوم الجمعة، الحديث ۴۹۷، ص ۱۶۹۳
- 4 "مس أبي داود"، كتاب الطهارة، باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة، الحديث ۳۵۳، ص ۱۲۴۹
- 5 "مس ابن ماجه"، أبواب إقامة الصلوات، إلخ، باب ما جاء في الرية يوم الجمعة، الحديث ۱۰۹۸، ص ۲۵۴۱
- 6 "جامع الترمذي"، أبواب الجمعة، باب ما جاء في السواك، إلخ، الحديث ۵۲۸، ص ۱۶۹۷
- 7 "المعجم الكبير"، الحديث: ۲۹۲، ج ۱۸، ص ۱۳۹
- 8 "المعجم الأوسط"، باب التحية، الحديث ۳۳۹۷، ج ۲، ص ۳۱۴

حدیث ۴۸: طبرانی کبیر میں بروایت ثقات ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں: ”جمعہ کا غسل بال کی جڑوں سے خطائیں کھینچ لیتا ہے۔“ (۱)

جمعہ کے لیے اول جانے کا ثواب اور گردن پھلانگنے کی ممانعت

حدیث ۴۹: بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و مالک و نسائی و ابن ماجہ و ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، جیسے جنابت کا غسل ہے پھر پہلی ساعت میں جائے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت میں گیا اس نے گائے کی قربانی کی اور جو تیسری ساعت میں گیا اس نے سینک واسے مینڈھے کی قربانی کی اور جو چوتھی ساعت میں گیا گویا اس نے مرغی نیک کام میں خرچ کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا گویا انڈا خرچ کیا، پھر جب امام خطبہ کو نکلا منگہ ذکر سننے حاضر ہو جاتے ہیں۔“ (۲)

حدیث ۵۰ تا ۵۲: بخاری و مسلم و ابن ماجہ کی دوسری روایت انھیں سے ہے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہوتے ہیں اور حاضر ہونے والے کو لکھتے ہیں سب میں پہلے پھر اس کے بعد ولا، (اس کے بعد وہی ثواب جو اوپر کی روایت میں مذکور ہوئے ذکر کیے) پھر امام جب خطبہ کو نکلا فرشتے اپنے دفتر پلیٹ بیٹے ہیں اور ذکر سنتے ہیں۔“ (۳) اسی کے مثل سرہ بن جندب و ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔

حدیث ۵۳: امام احمد و طبرانی کی روایت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، ”جب امام خطبہ کو نکلتا ہے تو فرشتے دفتر طے کر لیتے ہیں، کسی نے ان سے کہا، تو جو شخص امام کے نکلنے کے بعد آئے اس کا جمعہ نہ ہو؟ کہا، ہاں ہوا تو لیکن وہ دفتر میں نہیں لکھا گیا۔“ (۴)

حدیث ۵۴: ”جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم کی طرف پل بنایا۔“ (۵) اس حدیث

1 ”المعجم الكبير“، الحديث ۷۹۹۶، ج ۸، ص ۲۵۶

2 ”صحيح البخاري“، كتاب الجمعة، باب فصل الجمعة، الحديث ۸۸۱، ص ۶۹

و ”الموطأ“، لإمام مالك، كتاب الجمعة، باب العمل في غسل يوم الجمعة، الحديث ۲۳۰، ج ۱، ص ۱۰۹

3 ”صحيح البخاري“، كتاب الجمعة، باب الاسماع في الخطبة يوم الجمعة، الحديث ۹۲۹، ص ۷۳

4 ”انسداد“، للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي امامة الساهلي، الحديث ۲۲۳۳۱، ج ۸، ص ۲۹۷

5 ”جامع الترمذي“، أبواب الجمعة، باب ما جاء في كراهية الخطبة يوم الجمعة، الحديث ۵۱۳، ص ۱۶۹۵

حدیث میں غلط آخذ جسٹرا واقع ہوا ہے اس کو معروف و مجهول دونوں طرح پر لکھتے ہیں اور یہ ترجمہ معروف کا ہے اور مجهول پر نہیں تو =

کو ترمذی وابن ماجہ معاذ بن انس جہنی سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور ترمذی اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

حدیث ۵۵: احمد وابوداؤد ونسائی عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے، اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خطبہ فرما رہے تھے ارشاد فرمایا ”بیٹھ جا! تو نے ایذا پہنچائی۔“ (۱)

حدیث ۵۶: ابوداؤد وعمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں ”جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں۔ ایک وہ کہ لغو کے ساتھ حاضر ہوا (یعنی کوئی ایسا کام کیا جس سے ثواب جاتا رہے مثلاً خطبہ کے وقت کلام کیا یا کنکریاں مچھوئیں) تو اس کا حصہ جمعہ سے وہی ملوے، اور ایک وہ شخص کہ اللہ سے ڈکا کی تو اگر چاہے دے اور چاہے نہ دے اور ایک وہ کہ سکوت و انصاف کے ساتھ حاضر ہوا اور کسی مسلمان کی نہ گردن پھد گئی نہ کسی کو ایذا دی تو جمعہ اس کے لیے کفارہ ہے، آئندہ جمعہ اور تین دن زیادہ تک۔“ (۲)

مسائل فقہیہ

جمعہ فرض عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ (۳) (درمقار وغیرہ)
مسئلہ ۱: جمعہ پڑھنے کے لیے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو تو ہوگا ہی نہیں۔

(۱) مصر یا فنائے مصر

مصر وہ جگہ ہے جس میں متعدد گوجے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ (۴) ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے دبدبہ و سطوت کے سبب مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے یعنی انصاف پر قدرت کافی ہے، اگر چہ نا انصافی کرتا اور بدلہ نہ لیتا ہو اور مصر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصیحتوں کے لیے ہوا سے ”فنائے مصر“ کہتے ہیں۔ جیسے قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، فوج کے رہنے کی جگہ، کچھریاں، انٹیشن کہ یہ چیزیں شہر سے باہر ہوں تو فنائے مصر میں = مطلب یہ ہوگا کہ خود پہن بنا دیا جائے گا یعنی جس طرح لوگوں کی گردنیں اس نے پھدائی ہیں، اس کو قیامت کے دن جہنم میں جانے کا ٹک بٹایا جائے گا کہ اس کے اوپر چڑھ کر لوگ جائیں گے۔ ۱۲

۱۔ ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب نعطی رقاب الناس يوم الجمعة، الحديث: ۱۱۱۸، ص ۱۳۰۵

۲۔ ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب الکلام والإمام یخطب، الحديث: ۱۱۱۳، ص ۱۳۰۵

۳۔ ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ح ۳، ص ۵

۴۔ یعنی ضلع کا حصہ

ان کا شمار ہے اور وہاں جمعہ جائز۔^(۱) (غنیہ وغیرہ) لہذا جمعہ یا شہر میں پڑھا جائے یا قصبہ میں یا ان کی فنائیں اور گاؤں میں جائز نہیں۔^(۲) (غنیہ)

مسئلہ ۲: جس شہر پر کفر کا تسلط ہو گیا وہاں بھی جمعہ جائز ہے، جب تک دارالاسلام رہے۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۳: مصر کے ایسے حاکم کا وہاں رہنا ضرور ہے، اگر بطور دورہ وہاں آ گیا تو وہ جگہ مصر نہ ہوگی، نہ وہاں جمعہ قائم کیا جائے گا۔^(۴) (رد المحتار)

مسئلہ ۴: جو جگہ شہر سے قریب ہے مگر شہر کی ضرورتوں کے لیے نہ ہو اور اس کے اور شہر کے درمیان کھیت وغیرہ فاصل ہو تو وہاں جمعہ جائز نہیں اگرچہ اذان جمعہ کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو۔^(۵) (عالمگیری) مگر اکثر آئمہ کہتے ہیں کہ اگر اذان کی آواز پہنچتی ہو تو ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا فرض ہے بلکہ بعض نے تو یہ فرمایا کہ اگر شہر سے دور جگہ ہو مگر بد تکلیف واپس باہر چا سکتا ہو تو جمعہ پڑھنا فرض ہے۔^(۶) (در مختار) لہذا جو لوگ شہر کے قریب گاؤں میں رہتے ہیں انھیں چاہیے کہ شہر میں آکر جمعہ پڑھ جائیں۔

مسئلہ ۵: گاؤں کا رہنے والے شہر میں آیا اور جمعہ کے دن یہیں رہنے کا ارادہ ہے تو جمعہ فرض ہے اور اسی دن واپسی کا ارادہ ہو، زوال سے پہلے یا بعد تو فرض نہیں، مگر پڑھے تو مستحق ثواب ہے۔ یوہیں مسافر شہر میں آیا اور نیت اقامت نہ کی تو جمعہ فرض نہیں، گاؤں والا جمعہ کے لیے شہر کو آیا اور کوئی دوسرا کام بھی مقصود ہے تو اس سعی (یعنی جمعہ کے لیے آنے) کا بھی ثواب پائے گا اور جمعہ پڑھا تو جمعہ کا بھی۔^(۷) (عالمگیری، در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۶: حج کے دنوں میں منیٰ میں جمعہ پڑھا جائے گا جبکہ خلیفہ یا امیر حجاز یعنی شریف مکہ وہاں موجود ہو اور امیر موسم یعنی وہ کہ جیوں کے لیے حکم بنایا گیا ہے جمعہ نہیں قائم کر سکتا۔ حج کے علاوہ اور دنوں میں منیٰ میں جمعہ نہیں ہو سکتا اور عرفات

1 "غنیۃ المتملّی"، فصل فی صلاة الجمعة، ص ۵۴۹ - ۵۵۱.

2 "غنیۃ المتملّی"، فصل فی صلاة الجمعة، ص ۵۴۹.

3 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب فی حوار استیابہ الخطیب، ج ۳، ص ۱۶.

4 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۷.

5 "امتواوی الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۵.

6 "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۳۰.

7 "امتواوی الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۵.

و "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب فی حکم المرقی بین یدی الخطیب، ج ۳، ص ۴۴.

میں مطلقاً نہیں ہو سکتا، نہ حج کے زمانہ میں، نہ اور دنوں میں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: شہر میں متعدد جگہ جمعہ ہو سکتا ہے، خواہ وہ شہر چھوٹا ہو یا بڑا اور جمعہ دو مسجدوں میں ہو یا زیادہ۔^(۲) (در مختار وغیرہ) مگر بلا ضرورت بہت سی جگہ جمعہ قائم نہ کیا جائے کہ جمعہ شعائرِ اسلام سے ہے اور جامعہ جماعات ہے اور بہت سی مسجدوں میں ہونے سے وہ شوکتِ اسلامی باقی نہیں رہتی جو اجتماع میں ہوتی، نیز دفعِ حرج کے لیے تعدد جائز رکھا گیا ہے تو خواہ مخواہ جماعت پر اگندہ کرنا اور محلہ محلہ جمعہ قائم کرنا نہ چاہیے۔ نیز ایک بہت ضروری امر جس کی طرف عوام کو بالکل توجہ نہیں، یہ ہے کہ جمعہ کو اور نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا یا جمعہ قائم کر لیا اور جس نے چاہا پڑھا یا یہ ناجائز ہے، اس لیے کہ جمعہ قائم کرنا بادشاہِ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے، اس کا بیان آگے آتا ہے اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا فقیہ سنی صحیح العقیدہ ہو، احکام شرعیہ جاری کرنے میں سلطانِ اسلام کے قائم مقام ہے، لہذا وہی جمعہ قائم کرے بغیر اس کی اجازت کے نہیں ہو سکتا، ورنہ یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں، عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطور خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے نہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کریں ایسا جمعہ کہیں سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۸: ظہر احتیاطی (کہ جمعہ کے بعد چار رکعت نماز اس نیت سے کہ سب میں پچھلی ظہر جس کا وقت پایا اور نہ پڑھی) خاص لوگوں کے لیے ہے جن کو فرض جمعہ ادا ہونے میں شک نہ ہو اور عوام کہ اگر ظہر احتیاطی پڑھیں تو جمعہ کے ادا ہونے میں انھیں شک ہو گا وہ نہ پڑھیں اور اس کی چاروں رکعتیں بھری پڑھی جائیں اور بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی پچھلی چار سنتیں پڑھ کر ظہر احتیاطی پڑھیں پھر دو سنتیں اور ان چھ سنتوں میں سنت وقت کی نیت کریں۔^(۳) (عالمگیری، صغیری، رد المحتار وغیرہا)

(۲) سلطان اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا

حکم دیا^(۴)

مسئلہ ۹: سلطان عادل ہو یا ظالم جمعہ قائم کر سکتا ہے۔ یوہیں اگر زبردستی بادشاہ بن بیٹھ یعنی شرعاً اس کو حق امامت نہ

1 "انقوائی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة، ح ۱، ص ۱۴۵

2 "اندر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ح ۳، ص ۱۸، و "انقوائی الرصویۃ" (الحدیۃ)، ح ۸، ص ۳۱۲

3 "انقوائی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة، ح ۱، ص ۱۴۵

و "صغیری"، فصل فی صلاۃ الجمعة، ص ۲۷۸، و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، مطب فی بیۃ آخر ظہر بعد

صلاۃ الجمعة، ح ۳، ص ۲۱، و "انقوائی الرصویۃ" (الحدیۃ)، ح ۸، ص ۲۹۳

4 "انقوائی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة، ح ۱، ص ۱۴۵

ہو، مثلاً قرشی نہ ہو یا اور کوئی شرط مفقود ہو تو یہ بھی جمعہ قائم کر سکتا ہے۔ یوہیں اگر عورت بادشاہ بن بیٹھی تو اس کے حکم سے جمعہ قائم ہوگا، یہ خود نہیں قائم کر سکتی۔^(۱) (در مختار، رد المحتار وغیرہما)

مسئلہ ۱۰: بادشاہ نے جسے جمعہ کا امام مقرر کر دیا وہ دوسرے سے بھی پڑھا سکتا ہے اگرچہ اسے اس کا اختیار نہ دیا ہو کہ دوسرے سے پڑھا دے۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۱۱: امام جمعہ کی بلا اجازت کسی نے جمعہ پڑھایا اگر امام یا وہ شخص جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے شریک ہو گیا تو ہو جانے کا ورنہ نہیں۔^(۳) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۲: حاکم شہر کا انتقال ہو گیا یا قتلہ کے سبب کہیں چلا گیا اور اس کے خلیفہ (ولی عہد) یا قاضی مازون نے جمعہ قائم کیا جائز ہے۔^(۴) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۳: کسی شہر میں بادشاہ اسلام وغیرہ جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے نہ ہو تو عام لوگ جسے چاہیں امام بنا دیں۔ یوہیں اگر بادشاہ سے اجازت نہ لے سکتے ہوں جب بھی کسی کو مقرر کر سکتے ہیں۔^(۵) (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۱۴: حاکم شہر نابالغ یا کافر ہے اور اب وہ نابالغ بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا تو اب بھی جمعہ قائم کرنے کا ان کو حق نہیں، بہتہ گر جدید حکم ان کے لیے آیا یا بادشاہ نے کہہ دیا تھا کہ بالغ ہونے یا اسلام لانے کے بعد جمعہ قائم کرنا تو قائم کر سکتا ہے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: خطبہ کی اجازت جمعہ کی اجازت ہے اور جمعہ کی اجازت خطبہ کی اجازت ہے اگرچہ کہہ دیا ہو کہ خطبہ پڑھنا اور جمعہ نہ قائم کرنا۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: بادشاہ لوگوں کو جمعہ قائم کرنے سے منع کر دے تو لوگ خود قائم کر لیں اور اگر اس نے کسی شہر کی شہریت باطل کر دی تو لوگوں کو اب جمعہ پڑھنے کا اختیار نہیں۔^(۸) (رد المحتار) یہ اس وقت ہے کہ بادشاہ اسدم نے شہریت باطل کی ہو اور

1 "اندر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، مطلب فی صحة الجمعة، إلح، ج ۳، ص ۹ وغیرہما

2 "اندر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ج ۳، ص ۱۰

3 "اندر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، مطلب فی جوار منابة الخطیب، ج ۳، ص ۱۴

4 "اندر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ج ۳، ص ۱۴

5 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۶

6 المرجع السابق، 7 - المرجع السابق

8 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، مطلب فی جوار منابة الخطیب، ج ۳، ص ۱۶

کافر نے باطل کی تو پڑھیں۔

مسئلہ ۱۷: امام جمعہ کو بادشاہ نے معزول کر دیا تو جب تک معزولی کا پروانہ نہ آئے یا خود بادشاہ نہ آئے معزول نہ ہوگا۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: بادشاہ سفر کر کے اپنے ملک کے کسی شہر میں پہنچا تو وہاں جمعہ خود قائم کر سکتا ہے۔^(۲) (عالمگیری)

(۳) وقت ظہر

یعنی وقت ظہر میں نماز پوری ہو جائے تو اگر اثنائے نماز میں اگرچہ تشہد کے بعد عصر کا وقت آگیا جمعہ باطل ہو گیا ظہر کی قضا پڑھیں۔^(۳) (عالم کتب)

مسئلہ ۱۹: مقتدی نماز میں سو گیا تھا آنکھ اس وقت کھلی کہ امام سلام پھیر چکا ہے تو اگر وقت باقی ہے جمعہ پورا کرے ورنہ ظہر کی قضا پڑھے یعنی نئے تحریمہ سے۔^(۴) (عالمگیری وغیرہ) یو ہیں اگر اتنی بھیڑ تھی کہ رکوع و سجود نہ کر سکا یہاں تک کہ امام نے سلام پھیر دیا تو اس میں بھی وہی صورتیں ہیں۔^(۵) (درمختار)

(۴) خطبہ

مسئلہ ۲۰: خطبہ جمعہ میں شرط یہ ہے کہ

(۱) وقت میں ہو اور

(۲) نماز سے پہلے اور

(۳) ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لیے شرط ہے یعنی کم سے کم خطیب کے سوا تین مرد اور

(۴) اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سُن سکیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو اگر زواں سے دُشتر خطبہ پڑھ یا یا نماز کے بعد

پڑھا یا تنہا پڑھا یا عورتوں بچوں کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا اور اگر بہروں یا سونے والوں کے سامنے پڑھا یا حاضریں دور ہیں کہ سنتے نہیں یا مسافر یا بیماروں کے سامنے پڑھا جو عاقل بالغ مرد ہیں تو ہو جائے گا۔^(۶) (درمختار، رد المحتار)

1 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۶

2 ... المرجع السابق۔ 3 المرجع السابق۔

4 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۶

5 "اسرار المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ج ۳، ص ۲۱

6 "اسرار المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، مضمون فی بقیۃ آخر ظہر بعد صلاۃ الجمعة، ج ۳، ص ۲۱

مسئلہ ۲۱: خطبہ کرائی کا نام ہے اگرچہ صرف ایک بار الحمد للہ یا سبحن اللہ یا لا الہ الا اللہ کہا اسی قدر سے فرض ادا ہو گیا مگر اتنے ہی پر اکتفا کرنا مکروہ ہے۔^(۱) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: چھینک آئی اور اس پر الحمد للہ کہا یا تعجب کے طور پر سبحن اللہ یا لا الہ الا اللہ کہا تو فرض ادا نہ ہوا۔^(۲) (عائلی)

مسئلہ ۲۳: خطبہ و نماز میں اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں۔^(۳) (در مختار)

مسئلہ ۲۴: سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں اگر دونوں مل کر طواں مفضل سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے خصوصاً جاڑوں^(۴) میں۔^(۵) (در مختار، غنیہ)

مسئلہ ۲۵: خطبہ میں یہ چیزیں سنت ہیں:

(۱) خطبہ کا پاک ہونا

(۲) کھڑا ہونا

(۳) خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا

(۴) خطیب کا منبر پر ہونا اور

(۵) سامعین کی طرف منہ اور

(۶) قبلہ کو پیٹھ کرنا اور بہتر یہ ہے کہ منبر محراب کی بائیں جانب ہو

(۷) حاضرین کا متوجہ باہم ہونا

(۸) خطبہ سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ کہتے پڑھنا

(۹) اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سُنیں

(۱۰) الحمد سے شروع کرنا

(۱۱) اللہ عزوجل کی ثنا کرنا

۱ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۲۲ وغیرہ

۲ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۶

۳ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۲۷.

۴ سردیوں۔

۵ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۲۳

(۱۲) اللہ عزوجل کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا

(۱۳) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر درود بھیجنا

(۱۴) کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا

(۱۵) پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا

(۱۶) دوسرے میں حمد و ثناء و شہادت و درود کا اعادہ کرنا

(۱۷) دوسرے میں مسلمانوں کے لیے دعا کرنا

(۱۸) دونوں خطبے ہلکے ہونا

(۱۹) دونوں کے درمیان بقدر تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا۔ مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز بہ نسبت پہلے کے

پست ہو اور خلفائے راشدین و عتیمین مکرّمین حضرت حمزہ و حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ذکر ہو بہتر یہ ہے کہ دوسرا خطبہ اس سے شروع کریں:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ (۱)

(۲۰) مرد اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف منہ کرے اور دھپے بائیں ہو تو امام کی طرف مڑ جائے اور

(۲۱) امام سے قریب ہونا افضل ہے مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگے، البتہ

اگر امام ابھی خطبہ کو نہیں گیا ہے اور آگے جگہ باقی ہے تو آگے جاسکتا ہے اور خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے

(۲۲) خطبہ سننے کی حالت میں دوزانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔ (۲) (ع لکیری، درمختار، غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۲۶: بادشاہ اسلام کی ایسی تعریف جو اس میں نہ ہو حرام ہے، مثلاً، لک رقاب امام کہ یہ محض جھوٹ اور

۱ حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے، ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر توکل کرتے ہیں اور اللہ (عزوجل) کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کی برائی سے اور اپنے اعمال کی بدی سے جسکو اللہ (عزوجل) ہدایت کرے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو گمراہ کرے اسے ہدایت کرنے والا کوئی نہیں۔ ۱۲

۲ "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۶، ۱۴۷

۳ الدر المختار، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۲۳ - ۲۶

حرام ہے۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۲۷: خطبہ میں آیت نہ پڑھنا یا دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ نہ کرنا یا اثائے خطبہ میں کلام کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر خطیب نے نیک بات کا حکم کیا یا بُری بات سے منع کیا تو اسے اس کی ممانعت نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان خطبہ میں خط کرنا خلاف سنت متواتر ہے۔ یہاں خطبہ میں اشعار پڑھنا بھی نہ چاہیے مگر چہ عربی ہی کے ہوں، ہاں دو ایک شعر پند و نصائح کے، مگر کبھی پڑھ لے تو حرج نہیں۔

(۵) جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد

مسئلہ ۲۹: اگر تین غلام یا مس فرمایا یا ریہ گونگے یا اُن پڑھ مقتدی ہوں تو جمعہ ہو جائے گا اور صرف عورتیں یا بچے ہوں تو نہیں۔^(۳) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۳۰: خطبہ کے وقت جو لوگ موجود تھے وہ بھاگ گئے اور دوسرے تین شخص آگئے تو ان کے ساتھ امام جمعہ پڑھے یعنی جمعہ کی جماعت کے لیے انھیں لوگوں کا ہونا ضروری نہیں جو خطبہ کے وقت حاضر تھے بلکہ ان کے غیر سے بھی ہو جائے گا۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۳۱: پہلی رکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر سب مقتدی بھاگ گئے یا صرف دورہ گئے تو جمعہ باطل ہو گیا سرے سے ظہر کی نیت باندھے اور اگر سب بھاگ گئے مگر تین مرد باقی ہیں یا سجدہ کے بعد بھاگے یا تحریمہ کے بعد بھاگ گئے تھے مگر پہلے رکوع میں کمر شامل ہو گئے یا خطبہ کے بعد بھاگ گئے اور امام نے دوسرے تین مردوں کے ساتھ جمعہ پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ جائز ہے۔^(۵) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۲: امام نے جب اللہ اکبر کہا اس وقت مقتدی با وضو تھے مگر انہوں نے نیت نہ باندھی پھر یہ سب بے وضو ہو گئے، دوسرے لوگ آگئے یہ چلے گئے تو ہو گیا اور اگر تحریمہ ہی کے وقت سب مقتدی بے وضو تھے پھر اور لوگ آگئے تو امام

۱ ... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۲۴

۲ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۶

۳ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۸

و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۲۷.

۴ ... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۲۷.

۵ ... "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطبوع فی قوں بخطیب إلح، ج ۳، ص ۲۷

سرے سے تحریمہ باندھے۔^(۱) (خانہ)

(۶) اذن عام

یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسکن کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو، اگر جامع مسجد میں جب لوگ جمع ہو گئے دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھانہ ہوا۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: بادشاہ نے اپنے مکان میں جمعہ پڑھا اور دروازہ کھول دیا لوگوں کو آنے کی عام اجازت ہے تو ہو گیا ہوگا آئیں یا نہ آئیں اور دروازہ بند کر کے پڑھایا اور بانوں کو بٹھا دیا کہ لوگوں کو آنے نہ دیں تو جمعہ نہ ہوا۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: عورتوں کو اگر مسجد جامع سے روکا جائے تو اذن عام کے خلاف نہ ہوگا کہ ان کے آنے میں خوف یا فتنہ ہے۔^(۴) (رد المحتار)

جمعہ واجب ہونے کے لیے گیارہ شرطیں ہیں۔ ان میں سے ایک بھی معدوم ہو تو فرض نہیں پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ مرد و عورت کے لیے جمعہ پڑھنا افضل ہے اور عورت کے لیے ظہر افضل، ہاں عورت کا مکان اگر مسجد سے بالکل متصل ہے کہ گھر میں امام مسجد کی اقتدا کر سکے تو اس کے لیے بھی جمعہ افضل ہے اور تابالغ نے جمعہ پڑھا تو نفل ہے کہ اس پر نماز فرض ہی نہیں۔^(۵) (در مختار، رد المحتار)

(۱) شہر میں مقیم ہونا

(۲) صحت یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجد جمعہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا۔^(۶) (غنیہ) شیخ فانی مریض کے حکم میں ہے۔^(۷) (در مختار)

مسئلہ ۳۵: جو شخص مریض کا تیماردار ہو، جانتا ہے کہ جمعہ کو جائے گا تو مریض دقتوں میں پڑ جائے گا اور اس کا کوئی پرسان حال نہ ہوگا تو اس تیماردار پر جمعہ فرض نہیں۔^(۸) (در مختار وغیرہ)

1 "انما وی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۸

2 المرجع السابق. 3..... المرجع السابق.

4 "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، مطلب فی قول الخطیب، الخ، ج ۳، ص ۲۹

5 "امداد مختصر" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، مصب فی شروط وجوب الجمعة، ج ۳، ص ۳۰

6 "عین المتملی"، فصل فی صلاۃ الجمعة، ص ۵۴۸

7 "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ج ۳، ص ۳۱.

8 "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ج ۳، ص ۳۱. وغیرہ

(۳) آزاد ہونا۔ غلام پر جمعہ فرض نہیں اور اس کا آقا منع کر سکتا ہے۔^(۱) (ع لگیری)

مسئلہ ۳۶: مکاتب غلام پر جمعہ واجب ہے۔ یو ہیں جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو باقی کے لیے سعایت کرتا ہو

یعنی بقیہ آزاد ہونے کے لیے کہہ کر اپنے آقا کو دیتا ہو اس پر بھی جمعہ فرض ہے۔^(۲) (ع لگیری، در مختار)

مسئلہ ۳۷: جس غلام کو اس کے مالک نے تجارت کرنے کی اجازت دی ہو یا اس کے ذمہ کوئی خاص مقدار کا کرنا

مقرر کیا ہو اس پر جمعہ واجب ہے۔^(۳) (ع لگیری)

مسئلہ ۳۸: مالک اپنے غلام کو ساتھ لے کر، مسجد جامع کو گیا اور غلام کو دروازہ پر چھوڑا کہ سواری کی حفاظت کرے تو

اگر چہ نو رکی حفاظت میں ضل نہ آئے پڑھے۔^(۴) (ع لگیری)

مسئلہ ۳۹: مالک نے غلام کو جمعہ پڑھنے کی اجازت دے دی جب بھی واجب نہ ہوا اور بد اجازت مالک اگر جمعہ یا

عید کو گیا اگر چہ نیتا ہے کہ مالک ناراض نہ ہوگا تو جائز ہے ورنہ نہیں۔^(۵) (رد المحتار)

مسئلہ ۴۰: نوکر اور مزدور کو جمعہ پڑھنے سے نہیں روک سکتا، البتہ اگر مسجد جامع دور ہے تو جتنا حرج ہوا ہے اس کی

مزدوری میں کم کر سکتا ہے اور مزدور اس کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتا۔^(۶) (ع لگیری)

(۴) مرد ہونا

(۵) بالغ ہونا

(۶) عاقل ہونا۔ یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کے لیے نہیں بلکہ ہر عبادت کے وجوب میں عقل و بوج شرط ہے۔

(۷) انکھیارا ہونا۔

مسئلہ ۴۱: یک چشم اور جس کی نگاہ کمزور ہو اس پر جمعہ فرض ہے اور یو ہیں جو اندھا مسجد میں اذان کے وقت با وضو ہو

1 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۴

2 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۴

و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ج ۳، ص ۳۶.

3 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۴

4 المرجع السابق

5 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ج ۳، ص ۳۲

6 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۴

7 "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ج ۳، ص ۳۲

اس پر جمعہ فرض ہے اور وہ نایبنا جو خود مسجد جمعہ تک بلا تکلف نہ جاسکتا ہو اگرچہ مسجد تک کوئی لے جانے والا ہو، اجرت مثل پرے جانے یا بد اجرت اس پر جمعہ فرض نہیں۔^(۱) (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۲: بعض نایبنا بلا تکلف بغیر کسی کی مدد کے بازاروں راستوں میں چلتے پھرتے ہیں اور جس مسجد میں چاہیں بد پڑھتے جاسکتے ہیں ان پر جمعہ فرض ہے۔^(۲) (رد المحتار)

(۸) چلنے پر قادر ہونا۔

مسئلہ ۳۳: اپنا حج پر جمعہ فرض نہیں، اگرچہ کوئی ایسا ہو کہ اسے اٹھ کر مسجد میں رکھ آئے گا۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۴: جس کا ایک پاؤں کٹ گیا ہو یا فالج سے بیکار ہو گیا ہو، اگر مسجد تک جاسکتا ہو تو اس پر جمعہ فرض ہے ورنہ نہیں۔^(۴) (درمختار وغیرہ)

(۹) قید میں نہ ہونا، مگر جب کہ کسی دین^(۵) کی وجہ سے قید کیا گیا اور ماندار ہے یعنی ادا کرنے پر قادر ہے تو اس پر فرض ہے۔^(۶) (رد المحتار)

(۱۰) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا، مفلس قرضدار کو اگر قید کا اندیشہ ہو تو اس پر فرض نہیں۔^(۷) (رد المحتار)

(۱۱) مینہ یا آندھی یا دالے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اس قدر کہ ان سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔^(۸)

مسئلہ ۳۵: جمعہ کی امامت ہر مرد کر سکتا ہے جو اور نمازوں میں امام ہو سکتا ہو اگرچہ اس پر جمعہ فرض نہ ہو جیسے مریض مسافر غلام۔^(۹) (درمختار)

یعنی جبکہ سلطان اسلام یا اس کا نائب یا جس کو اس نے اجازت دی بیمار ہو یا مسافر تو یہ سب نماز جمعہ پڑھا سکتے ہیں یا انہوں نے کسی مریض یا مسافر یا غلام یا کسی لائق امامت کو اجازت دی ہو یا بالضرورت عام لوگوں نے کسی ایسے کو امام مقرر کیا ہو جو امامت کر سکتا ہو، یہ نہیں کہ بطور خود جس کا جی چاہے جمعہ پڑھا دے کہ یوں جمعہ نہ ہوگا۔

- 1 "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ح ۳، ص ۳۲
- 2 "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ح ۳، ص ۳۲
- 3 المرجع السابق
- 4 "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ح ۳، ص ۳۲ و غیرہ
- 5 یعنی قرض۔
- 6 "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ح ۳، ص ۳۳
- 7 المرجع السابق.
- 8 "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ح ۳، ص ۳۳
- 9 "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ح ۳، ص ۳۳

مسئلہ ۴۶: جس پر جمعہ فرض ہے اسے شہر میں جمعہ ہو جانے سے پہلے ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، بلکہ امام ابن ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حرام ہے اور پڑھ لیا جب بھی جمعہ کے لیے جانا فرض ہے اور جمعہ ہو جانے کے بعد ظہر پڑھنے میں کراہت نہیں، بلکہ اب تو ظہر ہی پڑھنا فرض ہے، اگر جمعہ دوسری جگہ نڈل سکے مگر جمعہ ترک کرنے کا گناہ اس کے سر رہا۔^(۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۴۷: یہ شخص کہ جمعہ ہونے سے پہلے ظہر پڑھ چکا تھا نادم ہو کر گھر سے جمعہ کی نیت سے نکلا اگر اس وقت امام نماز میں ہو تو نماز ظہر جاتی رہی، جمعہ مل جائے تو پڑھ لے ورنہ ظہر کی نماز پھر پڑھے اگرچہ مسجد دور ہونے کے سبب جمعہ نہ ملا ہو۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۴۸: مسجد جامع میں یہ شخص ہے جس نے ظہر کی نماز پڑھ لی ہے اور جس جگہ نماز پڑھی وہیں بیٹھا ہے تو جب تک جمعہ شروع نہ کرے ظہر باطل نہیں اور اگر بقصد جمعہ وہاں سے ہٹا تو باطل ہوگئی۔^(۳) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۴۹: یہ شخص اگر مکان سے نکلا ہی نہیں یہ کسی اور ضرورت سے نکلا یا امام کے فارغ ہونے کے وقت یا فارغ ہونے کے بعد نکلا یا اس دن جمعہ پڑھائی نہ گیا یا لوگوں نے جمعہ پڑھنا تو شروع کیا تھا مگر کسی حادثہ کے سبب پورا نہ کیا تو ان سب صورتوں میں ظہر باطل نہیں۔^(۴) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۵۰: جن صورتوں میں ظہر باطل ہونا کہا گیا اس سے مراد فرض جاتا رہنا ہے کہ یہ نماز اب نفل ہوگئی۔^(۵) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۱: جس پر جمعہ فرض تھا اس نے ظہر کی نماز میں امامت کی پھر جمعہ کو نکلا تو اس کی ظہر باطل ہے مگر مقتدیوں میں جو جمعہ کو نکلا اس کے فرض باطل نہ ہوئے۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۵۲: جس پر کسی عذر کے سبب جمعہ فرض نہ ہو وہ اگر ظہر پڑھ کر جمعہ کے لیے نکلا تو اس کی نماز بھی جاتی رہی، ان شرائط کے ساتھ جو اد پر مذکور ہوئیں۔^(۷) (در مختار)

1 "ابن المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ج ۳، ص ۳۳

2 "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۳۴

3 "ابن المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ج ۳، ص ۳۴

4 "اعتاوی الہدیة"، کتاب الصلاة، ابواب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۹

5 "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۲۵

6 .. المرجع السابق. 7 .. المرجع السابق.

مسئلہ ۵۳: مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں ان لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ جمعہ ہونے سے پیشتر جماعت کریں یا بعد میں۔ یوہیں جنہیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اذان و اقامت ظہر کی نماز تہہ تہہ پڑھیں، جماعت ان کے لیے بھی ممنوع ہے۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۵۴: علافر، تے ہیں جن مسجدوں میں جمعہ نہیں ہوتا، انہیں جمعہ کے دن ظہر کے وقت بند رکھیں۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۵۵: گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز اذان و اقامت کے ساتھ باجماعت پڑھیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: معذور اگر جمعہ کے دن ظہر پڑھے تو مستحب یہ ہے کہ نماز جمعہ ہو جانے کے بعد پڑھے اور تاخیر نہ کی تو مکروہ ہے۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۵۷: جس نے جمعہ کا قعدہ پالی یا سجدہ سہو کے بعد شریک ہوا اسے جمعہ مل گیا۔ لہذا اپنی دونوں رکعتیں پوری کرے۔^(۵) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۵۸: نماز جمعہ کے لیے پیشتر سے جانا اور مسواک کرنا اور اچھے اور سفید کپڑے پہننا اور تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل سنت۔^(۶) (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۵۹: جب امام خطبہ کے لیے کھڑا ہوا اس وقت سے ختم نماز تک نماز و اذکار اور ہر قسم کا کلام منع ہے، البتہ صاحب ترتیب اپنی قضا نماز پڑھ لے۔ یوہیں جو شخص سنت یا نفل پڑھ رہا ہے جدہ جد پوری کر لے۔^(۷) (درمختار)

مسئلہ ۶۰: جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا، سلام و جواب سلام وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ امر یا معروف، ہاں خطیب امر یا معروف کر سکتا ہے، جب خطبہ پڑھے تو تمام ضررین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے، جو لوگ امام سے دور ہوں کہ خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انہیں بھی چپ رہنا واجب ہے، اگر کسی کو بربت کرتے

1 "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۲، ص ۳۶.

2 المرجع السابق

3 "افتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۹

4 "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۲، ص ۳۶

5 "افتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۹

6 المرجع السابق و "عبیۃ المنمنی"، فصل فی صلاة الجمعة، ص ۵۵۹

7 "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۲، ص ۳۸

و "جدال المختار" علی "رد المختار" کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۱، ص ۳۷۸

دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں زبان سے ناجائز ہے۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۶۱: خطبہ سننے کی حالت میں دیکھا کہ اندھا کوئیں میں گرا چاہتا ہے یا کسی کو ہتھو وغیرہ کاٹنا چاہتا ہے، تو زبان سے کہہ سکتے ہیں، اگر اشارہ یا دبانے سے بتا سکیں ہیں تو اس صورت میں بھی زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔^(۲) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۶۲: خطیب نے مسد نوں کے لیے دُعا کی تو سامعین کو ہاتھ اٹھانا یا سینہ کہنا منع ہے، کریں گے گنہگار ہوں گے۔ خطبہ میں دُرود شریف پڑھتے وقت خطیب کا داہنے بائیں مونہ کرنا بدعت ہے۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۶۳: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک خطیب نے یا تو حاضرین دل میں دُرود شریف پڑھیں، زبان سے پڑھنے کی اس وقت اجازت نہیں۔^(۴) یوہیں صحابہ کرام کے ذکر پر اس وقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۴: خطبہ جمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے، مثلاً خطبہ عیدین و نکاح وغیرہ۔^(۵) (در مختار)

مسئلہ ۶۵: پہلی اذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے اور بیع وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے اور کھانا کھانا ہاتھ کہ اذان جمعہ کی آواز آئی اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھائے گا تو جمعہ فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے، جمعہ کے لیے اطمینان و وقار کے ساتھ جائے۔^(۶) (عائگیری، در مختار)

مسئلہ ۶۶: خطیب جب منبر پر بیٹھے تو اس کے سامنے دوبارہ اذان دی جائے۔^(۷) (متون) یہ ہم اوپر بیان کر آئے کہ سامنے سے یہ مرا نہیں کہ مسجد کے اندر منبر سے متصل ہو کہ مسجد کے اندر اذان کہنے کو فقہائے کرام مکروہ فرماتے ہیں۔

۱ ... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۳۹

۲ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ج ۳، ص ۳۹

۳ "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ج ۳، ص ۳۸، و مطلب فی قول العطوف . إلخ، ص ۲۴

۴ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۴۰

۵ ... المرجع السابق

۶ "انصاری الہدیۃ"، کتاب الصلاة، باب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۹

و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۴۲

۷ ... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۴۲

مسئلہ ۶۷: اکثر جگہ دیکھا گیا کہ اذان ثانی پست آواز سے کہتے ہیں، یہ نہ چاہیے بلکہ اسے بھی بلند آواز سے کہیں کہ اس سے بھی اعلان مقصود ہے اور جس نے پہلی نہ سنی اسے سن کر حاضر ہو۔^(۱) (بحر وغیرہ)

مسئلہ ۶۸: خطبہ ختم ہو جائے تو فوراً اقامت کہی جائے، خطبہ و اقامت کے درمیان دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۶۹: جس نے خطبہ پڑھا وہی نماز پڑھائے، دوسرا نہ پڑھائے اور اگر دوسرے نے پڑھا دی جب بھی ہو جائے گی جبکہ وہ مؤذن^(۳) ہو۔ یوں اگر نابالغ نے بادشاہ کے حکم سے خطبہ پڑھا اور بالغ نے نماز پڑھائی جائز ہے۔^(۴) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۷۰: نماز جمعہ میں بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون یا پہلی میں سبح اسمہ اور دوسری میں قل انک پڑھے، مگر ہمیشہ انھیں کو نہ پڑھے کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھے۔^(۵) (رد المحتار)

مسئلہ ۷۱: جمعہ کے دن اگر سفر کیا اور زوال سے پہلے آبادی شہر سے باہر ہو گیا تو حرج نہیں ورنہ ممنوع ہے۔^(۶) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۷۲: حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا جمعہ کے بعد افضل ہے۔^(۷) (در مختار)

مسئلہ ۷۳: سوال کرنے والے اگر نمازیوں کے آگے سے گزرتا ہو یا گردنیں پھلانگتا ہو یا بلا ضرورت مانگتا ہو تو سوال بھی ناجائز ہے اور ایسے سائل کو دینا بھی ناجائز۔^(۸) (رد المحتار) بلکہ مسجد میں اپنے لیے مطلقاً سوال کی اجازت نہیں۔

مسئلہ ۷۴: جمعہ کے دن یا رات میں سورہ کہف کی تلاوت افضل ہے اور زیادہ بزرگی رات میں پڑھنے کی ہے نہ سائی بیہقی، مسند صحیح ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں ”جو شخص سورہ کہف جمعہ کے دن پڑھے، اس کے لیے دونوں

1 "البحر الرائق"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۲۷۳ وغیرہ

2 "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۴۳

3 یعنی جس کو اجازت دی گئی۔

4 "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب فی حکم انصرمی، ج ۳، ص ۴۳

5 "رد المختار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب أمر الخلیفة، ج ۳، ص ۶۴

و "البحر الرائق"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ج ۲، ص ۲۷۵

6 "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۴۴

7 "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۴۶

8 "رد المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب فی الصدقة علی سوا المسجد، ج ۳، ص ۴۷

مٹھوں کے درمیان نور روشن ہوگا۔“ (۱)

اور دارمی کی روایت میں ہے، ”جو شب جمعہ میں سورہ کہف پڑھے اس کے لیے وہاں سے کعبہ تک نور روشن ہوگا۔“ (۲)
اور ابو بکر ابن مردویہ کی روایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ فرماتے ہیں ”جو جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھے اس کے قدم سے آسمان تک نور بند ہوگا جو قیامت کو اس کے لیے روشن ہوگا اور دو مٹھوں کے درمیان جو گناہ ہوئے ہیں بخش دیے جائیں گے۔“ (۳) اس حدیث کی اسناد میں کوئی حرج نہیں۔ حم الدخان پڑھنے کی بھی فضیلت آئی ہے۔

طبرانی نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”جو شخص جمعہ کے دن یہ رات میں حم الدخان پڑھے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر بنائے گا۔“ (۴) اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ”اس کی مغفرت ہو جائے گی۔“ (۵) اور ایک روایت میں ہے، ”جو کسی رات میں حم الدخان پڑھے، اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے۔“ (۶) جمعہ کے دن یہ رات میں جو سورہ ہنس پڑھے، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔“ (۷)

فائدہ: جمعہ کے دن روٹیں جمع ہوتی ہیں، لہذا اس میں زیارت قبور کرنی چاہیے اور اس روز جہنم نہیں بھڑکایا جاتا۔ (۸)
(در مختار)

عیدین کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدٰكُمْ﴾ (۹)

”روزوں کی گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو کہ اس نے تمہیں ہدایت فرمائی۔“

- ۱ "النسب الصغریٰ" بیہقی، کتاب الصلاة، باب فصل الجمعة، الحديث ۶۰۸، ج ۱، ص ۲۱۰
- ۲ "نسب الدارمی"، کتاب فضائل القرآن، باب فی فصل سورة الکہف، الحديث ۳۴۰۷، ج ۲، ص ۵۴۶.
- ۳ "الترغیب و الترہیب"، کتاب الجمعة، الترغیب فی قرأۃ سورة الکہف، إلح، الحديث ۲، ج ۱، ص ۲۹۸
- ۴ "المعجم الکبیر"، الحديث: ۸۰۲۶، ج ۸، ص ۲۶۴
- ۵ "جامع الترمذی"، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فصل حم الدخان، الحديث ۲۸۸۹، ص ۱۹۴۱
- ۶ "جامع الترمذی"، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فصل حم الدخان، الحديث ۲۸۸۸، ص ۱۹۴۱
- ۷ "الترغیب و الترہیب"، کتاب الجمعة، الترغیب فی قرأۃ سورة الکہف، إلح، الحديث ۴، ج ۱، ص ۲۹۸
- ۸ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۴۹
- ۹ ب ۲، البقرة: ۱۸۵

اور فرماتا ہے۔

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرُ ۝﴾ (1)

”اپنے رب (عزوجل) کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔“

حدیث ۱: ابن ماجہ ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”جو عیدین کی راتوں میں قیام کرے، اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔“ (2)

حدیث ۲: اسمہانی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں ”جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لیے جنت واجب ہے، ذی الحجہ کی آٹھویں، نویں، دسویں راتیں اور عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندرھویں رات (3) یعنی شب براءت۔“

حدیث ۳: ابوداؤد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے، اس زمانہ میں اہل مدینہ سال میں دو دن خوشی کرتے تھے (مہرگان و نیروز)، فرمایا یہ کیا دن ہیں؟ لوگوں نے عرض کی، جاہلیت میں ہم ان دنوں میں خوشی کرتے تھے، فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن تمہیں دیے، عید الفطر و عید الفطر کے دن۔“ (4)

حدیث ۴، ۵: ترمذی وابن ماجہ و دارمی بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ”حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نرے کے لیے تشریف لے جاتے اور عید الفطر کو نہ کھاتے، جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔“ (5) اور بخاری کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ ”عید الفطر کے دن تشریف نہ لے جاتے، جب تک چند کھجوریں نہ تناول فرما لیتے اور طاق ہوتیں۔“ (6)

حدیث ۶: ترمذی و دارمی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ”عید کو ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے سے واپس ہوتے۔“ (7)

1 .. ب ۳۰، الکونثر ۲

2 ”سنن ابن ماجہ“، أبواب ما جاء في الصيام، باب فيمن قام ليلة العيد، الحديث ۱۷۸۲، ص ۲۵۸۳

3 ”الترغيب والترهيب“، كتاب العیدین والأصحیہ، الترغيب في إحياء يثی العیدین، الحديث ۲، ج ۲، ص ۹۸

4 ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، الحديث ۱۱۳۴، ص ۱۲۰۷

5 ”جامع الترمذی“، أبواب العیدین، باب ما جاء في الأكل يوم الفطر قبل الخروج، الحديث ۵۴۲، ص ۱۶۹۸

6 ”صحيح البخاري“، كتاب العیدین، باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج، الحديث ۹۵۳، ص ۷۵

7 ”جامع الترمذی“، أبواب العیدین، باب ما جاء في خروج النبي صلى الله عليه وسلم إلى العيد، الحديث ۵۴۱، ص ۱۶۹۸

حدیث ۷: ابو داؤد وابن ماجہ کی روایت انھیں سے ہے، کہ ”ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوئی تو مسجد میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عید کی نماز پڑھی۔“ (۱)

حدیث ۸: صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ”حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عید کی نماز دو رکعت پڑھی، نہ اس کے قبل نماز پڑھی نہ بعد۔“ (۲)

حدیث ۹: صحیح مسلم شریف میں ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ عید کی نماز پڑھی ایک دو مرتبہ نہیں (بلکہ بار بار)، نہ اذان ہوئی نہ اقامت۔ (۳)

مسائل فقہیہ

عیدین کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انھیں پر جن پر جمعہ واجب ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت، اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا اور اس میں نہ پڑھا تو نماز ہوگئی مگر نہ اکی۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ قبل نماز ہے اور عیدین کا بعد نماز، اگر پہلے پڑھ لیا تو برا کیا، مگر نماز ہوگئی لوٹائی نہیں جائے گی اور خطبہ کا بھی اعادہ نہیں اور عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت، صرف دو بار اتنا کہنے کی اجازت ہے۔
نُصْلُوهُ خَامِعَةً ۛ۔ (۴) (عائگیری، در مختار وغیرہما) بدو عید کی نماز چھوڑنا مگر ایسی بدعت ہے۔ (۵) (جوہرہ نیرہ)
مسئلہ ۱: گاؤں میں عیدین کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۶) (در مختار)

روز عید کے مستحبات

مسئلہ ۲: عید کے دن یہ امور مستحب ہے:

(۱) حجامت ہونا

- ۱ "سنن أبی داؤد"، کتاب الصلاۃ، باب یصلی بالناس العید فی المسجد إذا کان یوم مطر، الحدیث ۱۱۶۰، ص ۱۳۰۸
- ۲ "صحیح البخاری"، کتاب العیدین، باب الخطبۃ بعد العید، الحدیث ۹۶۴، ص ۷۵
- ۳ "صحیح مسلم"، کتاب صلاۃ العیدین، باب کتاب صلاۃ العیدین، الحدیث ۲۰۵۱، ص ۸۱۶
- ۴ "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ج ۱، ص ۱۵۰
- ۵ و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج ۲، ص ۵۱ وغیرہما
- ۶ "الجوہرہ نیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ص ۱۱۹
- ۷ "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج ۳، ص ۵۶

(۲) ناخن تراشوانا

(۳) غسل کرنا

(۴) مسواک کرنا (۱)

(۵) اچھے کپڑے پہننا، نیا ہو تو نیا اور نہ وہلا

(۶) انگٹھی پہننا (۲)

(۷) خوشبو لگانا

(۸) صبح کی نماز مسجد محلہ میں پڑھنا

(۹) عید گاہ جلد چلا جانا

(۱۰) نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا

(۱۱) عید گاہ کو پیدل جانا

(۱۲) دوسرے راستہ سے واپس آنا

(۱۳) نماز کو جانے سے پیشتر چند کھجوریں کھا لینا۔ تین، پانچ، سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں، کھجوریں نہ ہوں تو کوئی

میٹھی چیز کھالے، نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو گنہگار نہ ہوا مگر عشا تک نہ کھایا تو عتاب (۳) کیا جائے گا۔ (۴) (کتب کثیرہ)

مسئلہ ۳: سواری پر جانے میں بھی حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اس کے لیے پیدل جانا افضل ہے اور

۱ یہ اس کے علاوہ ہے جو وضو میں کی جاتی ہے کہ وضو میں سنت ہو کہ وہ ہے اور عید کی اس میں خصوصیت نہیں، بلکہ وہ تو ہر وضو کے لئے ہے۔
(رد المحتار) ۱۲۱

۲ اس کی تفصیلی معلومات کیلئے بہار شریعت حصہ ۱۶ میں "انگٹھی اور زیور کا بیان" ملاحظہ فرمائیں۔

امیر اہلسنت، ہنسی دعوت، اسدی حضرت علامہ مولانا ابو جلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم عالیہ "نماز کے احکام" میں فرماتے ہیں جب کبھی انگٹھی پہنئے تو اس بات کا خاص خیال رکھئے کہ صرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن چاندی کی ایک ہی انگٹھی پہنئے۔ ایک سے زیادہ نہ پہنئے اور اس ایک انگٹھی میں بھی تینہ ایک ہی ہو، ایک سے زیادہ تینے نہ ہوں، بغیر تینے کی بھی مت پہنئے۔ تینے کے وزن کی کوئی قید نہیں، چاندی کا جھلہ یا چاندی کے بیان کردہ وزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگٹھی یا جھلہ مرد نہیں پہن سکتا۔
(نماز کے احکام، ص ۳۳۴-۳۳۵)

۳ سرزنش۔

۴ "امساوی الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ح ۱، ص ۱۴۹

و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ح ۳، ص ۵۴ وغیرہما

واپسی میں سواری پر آنے میں حرج نہیں۔^(۱) (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۴: عید گاہ کو نماز کے لیے جانا سنت ہے اگرچہ مسجد میں گنجائش ہو اور عید گاہ میں منبر بنانے یا منبر لے جانے میں حرج نہیں۔^(۲) (رد المحتار، رد غیرہ)

مسئلہ ۵: (۱۳) خوشی ظاہر کرنا

(۱۵) کثرت سے صدقہ دینا

(۱۶) عید گاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ کیے جانا

(۱۷) آپس میں مبارک دینا مستحب ہے اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر نہ کہے۔^(۳) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۶: نماز عید سے قبل نفل نماز مطلقاً مکروہ ہے، عید گاہ میں ہو یا گھر میں اس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہیں، یہاں تک کہ عورت اگر چاشت کی نماز گھر میں پڑھنا چاہے تو نماز ہو جانے کے بعد پڑھے اور نماز عید کے بعد عید گاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے، گھر میں پڑھ سکتا ہے بلکہ مستحب ہے کہ چار رکعتیں پڑھے۔ یہ احکام خواص کے ہیں، عوام اگر نفل پڑھیں، مگر چہ نماز عید سے پہلے اگرچہ عید گاہ میں انھیں منع نہ کیا جائے۔^(۴) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۷: نماز کا وقت بقدر ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے ضحوة کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے، مگر عید، فطر میں دیر کرنا اور عید اضحیٰ میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے اور سلام پھیرنے کے پہلے زوال ہو گیا ہو تو نماز جاتی رہی۔^(۵) (در مختار، رد غیرہ) زوال سے مراد نصف النہار شرعی ہے، جس کا بیان باب ۱۱، اوقات میں گزرا۔

نماز عید کا طریقہ

نماز عید کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت واجب عید الفطر یا عید اضحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثنا پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ ٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ

۱ "الجوهرة السيرة"، کتاب الصلاة، باب العیدین، ص ۱۱۹.

و "العتاوی الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ج ۱، ص ۱۴۹.

۲ "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۵۵ و غیرہ

۳ "اسرار المختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۵۶

۴ ... المرجع السابق، ص ۵۷ - ۶۰

۵ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۶۰ و غیرہ

چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے، اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ اٹکائے پھر چوتھی تکبیر میں باندھ لے۔ اس کو یوں یاد رکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ بیٹے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ چھوڑ دیے جائیں، پھر امام اعوذ اور بسم اللہ آہستہ پڑھ کر جہر کے ساتھ الحمد اور سورت پڑھے پھر رکوع کرے، دوسری رکعت میں پہلے الحمد و سورت پڑھے پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے، اس سے معلوم ہو گیا کہ عیدین میں زائد تکبیریں چھ ہوئیں، تین پہلی میں قرأت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین دوسری میں قرأت کے بعد، اور تکبیر رکوع سے پہلے اور ان چھوڑ تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کی قدر رکھتے کرے اور عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون پڑھے یا پہلی میں سبح اسمہ اور دوسری میں قل انک۔^(۱) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۸: امام نے چھ تکبیروں سے زیادہ کہیں تو مقتدی بھی امام کی پیروی کرے مگر تیرہ سے زیادہ میں امام کی پیروی نہیں۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۹: پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا تو اسی وقت تین تکبیریں کہہ لے اگر چہ امام نے قرأت شروع کر دی ہو اور تین ہی کہے، اگر چہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیر کہہ لے اور اگر امام کو رکوع میں پایا اور غائب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رکوع میں جائے ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھ لیا تو باقی سا قسط ہو گئیں اور اگر امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ جب اپنی پڑھے اس وقت کہے اور رکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا، اس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہوا اس وقت کہے اور دوسری رکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے، فہما در نہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رکعت کے بارہ میں مذکور ہوئی۔^(۳) (عالتکبیری، در مختار وغیرہ)

۱ "امداد المختار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج ۳، ص ۶۱ وغیرہ

۲ "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب: أمر الخلیفۃ... إلخ، ج ۳، ص ۶۳.

۳ "اعتقادی الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ج ۱، ص ۱۵۱

و "امداد المختار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج ۳، ص ۶۴ ۶۶ وغیرہما

مسئلہ ۱۰: جو شخص امام کے ساتھ مثل ہوا پھر سو گیا یا اس کا وضو جاتا رہا، اب جو پڑھے تو تکبیریں اتنی کہے جتنی امام نے کہیں، اگرچہ اس کے مذہب میں اتنی نہ تھیں۔^(۱) (عائلیگیری)

مسئلہ ۱۱: امام تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو قیام کی طرف نہ لوٹے نہ رکوع میں تکبیر کہے۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۲: پہلی رکعت میں امام تکبیریں بھول گیا اور قراءت شروع کر دی تو قراءت کے بعد کہہ لے یا رکوع میں اور قراءت کا اعادہ نہ کرے۔^(۳) (غنیہ، عائلیگیری)

مسئلہ ۱۳: امام نے تکبیر استزائدہ میں ہاتھ نہ اٹھائے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے بلکہ ہاتھ اٹھائے۔^(۴) (عائلیگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خطبہ جمعہ میں جو چیزیں سنت ہیں اس میں بھی سنت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر نو بار اور دوسرے کے پہلے سات بار اور منبر سے اترنے کے پہلے چودہ بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔^(۵) (عائلیگیری در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: عید الفطر کے خطبہ میں صدقہ فطر کے احکام کی تعلیم کرے، وہ پانچ باتیں ہیں (۱) کس پر واجب ہے؟ (۲) اور کس کے لیے؟ (۳) اور کب؟ (۴) اور کتنا؟ (۵) اور کس چیز سے؟۔ بلکہ مناسب یہ ہے کہ عید سے پہلے جو جمعہ پڑھے اس میں بھی یہ احکام بتا دیے جائیں کہ پیشتر سے لوگ واقف ہو جائیں اور عید اضحیٰ کے خطبہ میں قربانی کے احکام اور تکبیرات تشریق کی تعلیم کی جائے۔^(۶) (در مختار، عائلیگیری)

مسئلہ ۱۶: امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا تھا یا شامل تو ہوا مگر اس کی نماز فاسد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ نہیں پڑھ سکتا، ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز پڑھے۔^(۷) (در مختار)

1 "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ج ۱، ص ۱۰۱.

2 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب: أمر الخلیفۃ... إلخ، ج ۳، ص ۶۵.

3 "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ج ۱، ص ۱۰۱.

4 ... المرجع السابق.

5 المرجع السابق، ص ۱۵۰، و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج ۳، ص ۶۷ وغیرہما.

6 المرجع السابق.

7 "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج ۳، ص ۶۷.

مسئلہ ۱۷: کسی عذر کے سبب عید کے دن نماز نہ ہو سکی (مثلاً سخت بارش ہوئی یا ابر کے سبب چاند نہیں دیکھا گیا اور گواہی ایسے وقت گزری کہ نماز نہ ہو سکی یا ابر تھا اور نماز ایسے وقت ختم ہوئی کہ زوال ہو چکا تھا) تو دوسرے دن پڑھی جائے اور دوسرے دن بھی نہ ہوئی تو عید الفطر کی نماز تیسرے دن نہیں ہو سکتی اور دوسرے دن بھی نماز کا وہی وقت ہے جو پہلے دن تھا یعنی ایک نیزہ، آفتاب بلند ہونے سے نصف النہار شرعی تک اور بلا عذر عید الفطر کی نماز پہلے دن نہ پڑھی تو دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے۔^(۱) (عالمگیری، درمختار وغیرہا)

مسئلہ ۱۸: عید اضحیٰ تمام احکام میں عید الفطر کی طرح ہے صرف بعض باتوں میں فرق ہے، اس میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کرے اور کھالیہ تو کراہت نہیں اور راستہ میں بلند آواز سے بکیر کہتا جائے اور عید اضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے بارہویں تک بد کراہت مؤخر کر سکتے ہیں، بارہویں کے بعد پھر نہیں ہو سکتی اور بلا عذر دسویں کے بعد مکروہ ہے۔^(۲) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ جج مت ہوائے، نہ ناخن ترشوائے۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۲۰: عرذہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو لوگوں کا کسی جگہ جمع ہو کر حاجیوں کی طرح وقوف کرنا اور ذکر و دعا میں مشغول رہنا صحیح یہ ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں جبکہ لازم و واجب نہ جانے اور اگر کسی دوسری غرض سے جمع ہوئے، مثلاً نماز استسقاء پڑھنی ہے، جب تو بلا اختلاف جائز ہے اصل حرج نہیں۔^(۴) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۱: بعد نماز عید مصافی^(۵) و موافقہ کرنا^(۶) جیسا عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اظہار مسرت ہے۔^(۷) (وشرح الجید)

مسئلہ ۲۲: نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز فرض بخنگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی

1 "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ج ۱، ص ۱۵۶، ۱۵۷

و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج ۳، ص ۶۸ وغیرہما

2 "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ج ۱، ص ۱۵۷ وغیرہ

3 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین مطلب فی زیارۃ الشعر - إلح، ج ۳، ص ۷۷

4 "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج ۳، ص ۷۰ وغیرہ

5 ہاتھ ملانا۔ 6 گلے ملانا۔

7 انظر، "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیثۃ)، ج ۸، ص ۱۰۱

گئی یک بار تکبیر بند آواز سے کہتا واجب ہے اور تین بار افضل اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں وہ یہ ہے

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ (۱) (تویرا بصار وغیرہ)

مسئلہ ۲۳: تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً واجب ہے یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اس نماز پر بنانا کر سکے، اگر مسجد سے باہر ہو گیا یا قصد وضو توڑ دیا یا کلام کیا اگرچہ سہوا تو تکبیر ساقط ہو گئی اور بلا قصد وضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔ (۲) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۴: تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے اس کی قعدہ کی اگرچہ عورت یا مسافر یا گاؤں کا رہنے والا اور اگر اس کی اقتدائے کریں تو ان پر واجب نہیں۔ (۳) (در مختار)

مسئلہ ۲۵: نفل پڑھنے والے نے فرض والے کی اقتدائی تو امام کی پیروی میں اس مقتدی پر بھی واجب ہے اگرچہ امام کے ساتھ اس نے فرض نہ پڑھے اور مقیم نے مسافر کی اقتدائی تو مقیم پر واجب ہے اگرچہ امام پر واجب نہیں۔ (۴) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۶: غم پر تکبیر تشریق واجب ہے اور عورتوں پر واجب نہیں اگرچہ جماعت سے نماز پڑھی، ہاں اگر مرد کے پیچھے عورت نے پڑھی اور امام نے اس کے امام ہونے کی نیت کی تو عورت پر بھی واجب ہے مگر آہستہ کہے۔ یہ ہیں جن لوگوں نے برہنہ نماز پڑھی ان پر بھی واجب نہیں، اگرچہ جماعت کریں کہ ان کی جماعت جماعت مستحبہ نہیں۔ (۵) (در مختار، جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۲۷: نفل وسنت و وتر کے بعد تکبیر واجب نہیں اور جمعہ کے بعد واجب ہے اور نماز عید کے بعد بھی کہہ لے۔ (۶) (در مختار)

مسئلہ ۲۸: مسبوق و لاحق پر تکبیر واجب ہے، مگر جب خود سلام پھیریں اس وقت کہیں اور امام کے ساتھ کہہ لی تو نماز فاسد نہ ہوئی اور نماز ختم کرنے کے بعد تکبیر کا اعادہ بھی نہیں۔ (۷) (رد المحتار)

1 "تویرا لأبصر"، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۷۱، ۷۴ وغیرہ

2 "ابن المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، مصدب المختار أن الذبیح بمساعیل، ج ۳، ص ۷۳

3 "الذکر المختار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۷۴

4 "ابن المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، مصدب المختار أن الذبیح بمساعیل، ج ۳، ص ۷۴

5 "الذکر المختار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۷۴

و "الحوہرہ البیہ"، کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ص ۱۲۲ وغیرہما

6 "ابن المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، مصدب المختار أن الذبیح بمساعیل، ج ۳، ص ۷۳

7 "رد المختار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب. کلمة لا بأس فدنستعمل فی المنسوب، ج ۳، ص ۷۶

مسئلہ ۲۹: اور دنوں میں نماز قضا ہو گئی تھی ایام تشریق میں اس کی قضا پڑھی تو تکبیر واجب نہیں۔ یوہیں ان دنوں کی نمازیں اور دنوں میں پڑھیں جب بھی واجب نہیں۔ یوہیں سال گذشتہ کے ایام تشریق کی قضا نمازیں اس سال کے ایام تشریق میں پڑھے جب بھی واجب نہیں، ہاں اگر اسی سال کے ایام تشریق کی قضا نمازیں اسی سال کے انھیں دنوں میں جماعت سے پڑھے تو واجب ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: منفرد^(۲) پر تکبیر واجب نہیں۔^(۳) (جو ہرہ نیرہ) مگر منفرد بھی کہہ لے کہ صاحبین^(۴) کے نزدیک اس پر بھی واجب ہے۔

مسئلہ ۳۱: امام نے تکبیر نہ کہی جب بھی مقتدی پر کہنا واجب ہے اگرچہ مقتدی مسافر یا دیہاتی یا عورت ہو۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: ان تاریخوں میں اگر عام لوگ بازاروں میں باعلان تکبیریں کہیں تو انہیں منع نہ کیا جائے۔^(۶) (درمختار)

گھن کی نماز کا بیان

حدیث ۱: صحیحین میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد کریم میں ایک مرتبہ آفتاب میں گھن لگا، مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام و رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ میں نے کبھی ایسا کرتے نہ دیکھا اور یہ فرمایا کہ ”اللہ عزوجل کسی کی موت و حیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں فرماتا، لیکن ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، لہذا جب ان میں سے کچھ دیکھو تو ذکر و دعا و استغفار کی طرف گھبرا کر اٹھو۔“^(۷)

حدیث ۲: نیز انھیں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو دیکھا کہ کسی چیز کے لینے کا قصد فرماتے ہیں پھر پیچھے ہٹتے دیکھا، فرمایا ”میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے ایک خوشہ لینا چاہا، اور اگر لے لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اس سے کھاتے اور روزخ کو دیکھا اور آج کے مثل کوئی خوفناک منظر

1 ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب المختار أن الدیاح إسماعیل، ح ۳، ص ۷۴

2 یعنی تہ نماز پڑھنے والے۔

3 ”اسحورہ النیرہ“، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ العیدین، ص ۱۲۲

4 فقہ حنفی میں امام ابو یوسف و امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو صاحبین کہتے ہیں۔

5 ”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب کما لا بأس فہو متعمل فی المدوب، ح ۳، ص ۷۶

6 ”الدر المختار“، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ح ۳، ص ۷۵۔

7 ”صحیح البخاری“، أبو ب الکسوف، باب الذکر فی الکسوف، الحدیث ۱۰۵۹، ص ۸۳

کبھی نہ دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر دوزخی عورتیں ہیں، عرض کی، کیوں یا رسول اللہ (عزوجل) مہی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ فرمایا کہ کفر کرتی ہیں، عرض کی گئی، اللہ (عزوجل) کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا ”شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا کفران کرتی ہیں، اگر تو اس کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر کوئی بات بھی (خلاف مزاج) دیکھے، کہے گی، میں نے کبھی کوئی بھلائی تم سے دیکھی ہی نہیں۔“ (۱)

حدیث ۳: صحیح بخاری شریف میں حضرت اسامہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، فرماتی ہیں ”حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے آفتاب گہنے میں غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔“ (۲)

حدیث ۴: سنن اربعہ میں سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں ”حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے گہن کی نماز پڑھائی اور ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی آواز نہیں سنتے تھے۔“ (۳) یعنی قراوت آہستہ کی۔

مسائل فقہیہ

سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور چاند گہن کی مستحب۔ سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے اور تنہا بھی ہو سکتی ہے اور جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا تمام شرائط جمعہ اس کے لیے شرط ہیں، وہی شخص اس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جمعہ کی کر سکتا ہے، وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں، مگر میں یا مسجد میں۔ (۴) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱: گہن کی نماز اسی وقت پڑھیں جب آفتاب گہنا ہو، گہن چھوٹنے کے بعد نہیں اور گہن چھوٹنا شروع ہو گیا مگر ابھی باقی ہے اس وقت بھی شروع کر سکتے ہیں اور گہن کی حالت میں اس پر ابرا آجائے جب بھی نماز پڑھیں۔ (۵) (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۲: ایسے وقت گہن لگا کہ اس وقت نماز ممنوع ہے تو نماز نہ پڑھیں، بلکہ دعائیں مشغول رہیں اور اسی حالت میں ڈوب جائے تو دُعا ختم کر دیں اور مغرب کی نماز پڑھیں۔ (۶) (جوہرہ، رد المحتار)

مسئلہ ۳: یہ نماز اور نوافل کی طرح دو رکعت پڑھیں یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں نہ اس میں اذان

۱ ”صحیح البخاری“، أبو ب الکسوف، باب صلاۃ الکسوف جماعہ، الحدیث. ۱۰۵۲، ص ۸۳

۲ ”صحیح البخاری“، أبو ب الکسوف، باب من أحب العناقة فی کسوف الشمس، الحدیث ۱۰۵۴، ص ۸۳

۳ ”سنن ابن ماجہ“، أبو ب إقامة الصلوات و النسة فیہا، باب ماجاء فی صلاۃ الکسوف، الحدیث ۱۲۶۴، ص ۲۵۵۲

۴ ”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب الکسوف، ج ۳، ص ۷۷ - ۸۰.

۵ ”الجوہرۃ النیرۃ“، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الکسوف، ص ۱۲۴.

۶ المرجع السابق، و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب الکسوف، ج ۳، ص ۷۸

ہے، نہ اقامت، نہ بلند آواز۔ بعد نماز کے بعد دعا کریں یہاں تک کہ آفتاب کھل جائے اور دوسری جگہ چارم بھی پڑھ سکتے ہیں، خواہ دو در رکعت پر سلام پھیریں یا چار پر۔^(۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۴: اگر لوگ جمع نہ ہوئے تو ان لفظوں سے پکاریں، الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۵: افضل یہ ہے کہ عید گاہ یا جامع مسجد میں اس کی جماعت قائم کی جائے اور اگر دوسری جگہ قائم کریں جب بھی حرج نہیں۔^(۳) (عائگیری)

مسئلہ ۶: اگر یاد ہو تو سورہ بقرہ اور آل عمران کی مثل بڑی بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع و سجود میں بھی طول دیں اور بعد نماز دُعا میں مشغول رہیں یہاں تک کہ پورا آفتاب کھل جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ نماز میں تخفیف کریں اور دُعا میں طوں، خواہ امام قبلہ رُودعا کرے یا مقتدیوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور یہ بہتر ہے اور سب مقتدی آمین کہیں، اگر دُعا کے وقت عصا یا کمان پر ٹپک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے، دُعا کے لیے منبر پر نہ جائے۔^(۴) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۷: سورج گہن اور جنازہ کا اجتماع ہو تو پہلے جنازہ پڑھے۔^(۵) (جوہرہ)

مسئلہ ۸: چاند گہن کی نماز میں جماعت نہیں، امام موجود ہو یا نہ ہو، بہر حال تنہا تنہا پڑھیں۔^(۶) (در مختار وغیرہ)

امام کے علاوہ دو تین آدمی جماعت کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۹: تیز آندھی آئے یا دن میں سخت تاریکی چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا لگاتار کثرت سے میخ برے یا بکثرت اولے پڑیں یا آسمان سُرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بہ کثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون وغیرہ دبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دہشت ناک امر پایا جائے ان سب کے لیے دو رکعت نماز مستحب ہے۔^(۷) (عائگیری، در مختار وغیرہ)

۱ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الکسوف، ح ۳، ص ۷۸

۲ "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الکسوف، ح ۳، ص ۷۹

۳ "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن عشر فی صلاۃ الکسوف، ح ۱، ص ۱۵۳

۴ "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الکسوف، ح ۳، ص ۷۹ وغیرہ

۵ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الکسوف، ص ۱۲۴

۶ "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن عشر فی صلاۃ الکسوف، ح ۱، ص ۱۵۳

و "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الکسوف، ح ۳، ص ۸۰ وغیرہ

۷ "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن عشر فی صلاۃ الکسوف، ح ۱، ص ۱۵۳

و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الکسوف، ح ۳، ص ۸۰ وغیرہما

چند حدیثیں جن میں ”ندھی وغیرہ کا ذکر ہے، اس موقع پر بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان ان پر عمل کریں (وہ اللہ توفیق)۔

حدیث ۱: ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہا میں مروی، فرماتی ہیں جب تیز ہوا چلتی تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِیْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ۔ (۱)

حدیث ۲: امام شافعی و ابو داؤد و ابن ماجہ و بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے، رحمت و عذاب لاتی ہے، اسے بُرا نہ کہو اور اللہ (عزوجل) سے اس کے خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔“ (۲)

حدیث ۳: ترمذی میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ایک شخص نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے سامنے ہو پر لعنت بھیجی۔ فرمایا ”ہو پر لعنت نہ بھیجو کہ وہ مامور ہے اور جو شخص کسی شے پر لعنت بھیجے اور وہ عنت کی مستحق نہ ہو تو وہ لعنت اسی بھیجنے والے پر لوٹ آتی ہے۔“ (۳)

حدیث ۴: ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ و امام شافعی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں جب آسمان پر ابر آتا تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کلام ترک فرما دیتے اور اس کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا پڑھتے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ (۴)

اگر کھل جاتا حمد کرتے اور برستا تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ سَقِّیَا نَافِیَا ط (۵)

۱ ”صحیح مسلم“، کتاب صلاۃ، باب التعوذ عند رؤیة المریح، إلح، حدیث: ۲۰۸۵، ص ۸۱۸ ترجمہ اے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے اس کے خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے خیر کا جو اس میں ہے اور اس کے خیر کا جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی۔ ۱۲

۲ ”مسند“ الإمام الشافعی، کتاب العیدین، ص ۸۱۔

۳ ”جامع الترمذی“، أبو ب النیر والصفة، باب ما جاء فی النعمة، الحدیث: ۱۹۷۸، ص ۱۸۵۰

۴ ترجمہ اے اللہ (عزوجل) میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے۔ ۱۲

۵ ”مسند“ الإمام الشافعی، کتاب العیدین، ص ۸۱۔

ترجمہ اے اللہ (عزوجل) ایسا پانی برسا جو بیخ بن جائے۔ ۱۲

حدیث ۵: امام احمد و ترمذی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنتے تو یہ کہتے

اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَغَافِلًا قَبْلَ ذَلِكَ (۱)

حدیث ۶: امام مالک نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب بادل کی آواز سنتے تو کلام ترک فرما دیتے اور کہتے۔

سُبْحَنُ الْبَدِيِّ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلِكَةُ مِنْ حِيفَتِهِ (۲) إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۳)

حدیث ۷: فرماتے ہیں ”جب بادل کی گرج سنو تو اللہ (عزوجل) کی تسبیح کرو، بکیر نہ کہو۔“ (۴)

نماز استسقا کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ﴾ (۵)

”تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے، وہ تمہارے ہاتھوں کے کرتوت سے ہے اور بہت سی معاف فرما دیتا ہے۔“

یہ قسط بھی ہمارے ہی محاسن کے سبب ہے، لہذا ایسی حالت میں کثرت استغفار کی بہت ضرورت ہے اور یہ بھی اس کا فضل ہے کہ بہت سے معاف فرما دیتا ہے، ورنہ اگر سب باتوں پر مواخذہ کرے تو کہاں ٹھکانہ۔

فرماتا ہے:

﴿لَوْ يَأْخُذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَى ظَهْرِهِا مِنْ دَآبَةٍ﴾ (۶)

”اگر لوگوں کو ان کے فعلوں پر پکڑتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا۔“

—————

1 ”جامع الترمذی“، کتاب الدعوات، باب ما يقول إذا سمع الرعد، الحديث ۳۴۵۰، ص ۲۰۰۷

ترجمہ اے اللہ (عزوجل) اپنے غضب سے تو ہم کو قتل نہ کر اور، پنے عذاب سے ہم کو ہلاک نہ کر اور اس سے قبل ہم کو عافیت میں رکھ۔ ۱۲

2 ”الموطا“، امام مالک، کتاب الکلام، باب القول إذا سمعت الرعد، الحديث ۱۹۲۰، ج ۲، ص ۴۷۰

3 ترجمہ پاک ہے وہ کہ حمد کے ساتھ رعد اس کی تسبیح کرتا ہے اور فرشتے اس کے خوف سے، بے شک اللہ (عزوجل) ہر چیز پر قادر ہے۔ ۱۲

4 ”مر سیل أبي داود“ مع ”تس أبي داود“، باب ما جاء في المطر، ص ۲۰

5 پ ۲۵، الشوریٰ ۳۰

6 پ ۲۲، صطر ۴۵

اور فرماتا ہے:

﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۝ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ رَّابِيَةٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ۝﴾ (۱)

”اپنے رب (عزوجل) سے استغفار کرو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے، مونسلا دھار پانی تم پر بھیجے گا اور مالوں اور بیٹوں سے تمھاری مدد کرے گا اور تمھیں باغ دے گا اور تمھیں نہریں دے گا۔“

حدیث ۱: ابن ماجہ کی روایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جو لوگ ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں، وہ قحط اور شدت موت میں اور ظلم بادشاہ میں گرفتار ہوتے ہیں، اگرچہ چوپائے نہ ہوتے تو ان پر ہارش نہ ہوتی۔“ (۲)

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”قحط اسی کا نام نہیں کہ بارش نہ ہو، بڑا قحط تو یہ ہے کہ بارش ہو اور زمین کچھ نہ اگائے۔“ (۳)

حدیث ۳: صحیحین میں ہے، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ”حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی دعا میں اس قدر ہاتھ نہ اٹھاتے جتنا استسقاء میں اٹھاتے، یہاں تک بلند فرماتے کہ بغلوں کی سپیدی ظاہر ہوتی۔“ (۴)

حدیث ۴: صحیح مسلم شریف میں انہیں سے مروی، کہ ”حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے بارش کے لیے دعا کی اور پشت دست سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔“ (۵) (یعنی اور دعاؤں میں تو قاعدہ یہ ہے کہ پتھلی آسمان کی طرف ہو، اور اس میں ہاتھ لوٹ دیں کہ حال بدلنے کی قال ہو)۔

حدیث ۵: سنن اربعہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہتے ہیں ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پرانے کپڑے پہن کر استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو وضع و خشوع و تضرع کے ساتھ۔“ (۶)

۱۔۔۔ پ ۲۹، سورج: ۱۰-۱۲

۲ ”مس ابن ماجہ“، أبواب النقص، باب العفوبات، الحديث ۴۰۱۹، ص ۲۷۱۸

۳ ”صحیح مسلم“، کتاب النقص وأضرار الساعة، باب فی مکی المذیبة، زیح، الحديث ۷۲۹۱، ص ۱۱۸۱

۴ ”صحیح ابیحاری“، کتاب الاستسقاء، باب رفع الإمام یدہ فی الاستسقاء، الحديث ۱۰۳۱، ص ۸۱

۵ ”صحیح مسلم“، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب رفع الیدین بالدعاء فی الاستسقاء، الحديث ۲۰۷۵، ص ۸۱۷

۶ ”جامع الترمذی“، أبواب النقص، باب ماجاء فی صلاۃ الاستسقاء، الحديث ۵۵۸، ص ۱۷۰۰

و ”مس ابن ماجہ“، أبواب إقامة الصلاة، زیح، باب ماجاء فی صلاۃ الاستسقاء، الحديث ۱۲۶۶، ص ۲۵۵۲ منقطعاً

حدیث ۶: ابوداؤد نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں لوگوں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں قحط باران کی شکایت پیش کی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے منبر کے لیے حکم فرمایا، عید گاہ میں رکھا گیا اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ اس روز سب لوگ چلیں، جب آفتاب کا کنارہ چمکا، اس وقت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھے، تکبیر کہی اور حمد الہی پڑھائے، پھر فرمایا ”تم لوگوں نے اپنے ملک کے قحط کی شکایت کی اور یہ کہ میں خدا اپنے وقت سے مؤخر ہو گیا اور اللہ عربیل نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے وعدہ کر لیا ہے کہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔“ اس کے بعد فرمایا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَا لَیْکَ یَوْمَ الدِّیْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَیْبُ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰی جَبِیْنِ ۝ (۱)

پھر ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سپیدی ظاہر ہوئی پھر لوگوں کی طرف پشت کی اور ردائے مبارک لوٹ دی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے وتر کر دو رکعت نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ابر پیدا کیا، وہ گر جا اور چمکا اور برس۔ اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ابھی مسجد کو تشریف بھی نہ لائے تھے کہ نالے بہہ گئے۔ (۲)

حدیث ۷: امام مالک و ابوداؤد بروایت عمرو بن شیبہ عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) استسقا کی دعا میں یہ کہتے

اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَهْمِیْنِکَ وَاَنْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَخِیْ بِلَدِکَ الْمَیْتَ (۳)

حدیث ۸: سنن ابوداؤد میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّبِیْنًا مَّرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اَجَلٍ (۴)

1 ترجمہ حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جو رب ہے سارے جہان کا رحمن ورحیم ہے قیامت کے دن کا مالک ہے اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے یا اللہ (عزوجل) اتنی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر منہ داتا اور جو کچھ تو داتا رہے، او سے ہمارے لیے قوت اور ایک وقت تک پہنچنے کا سبب کر دے۔ ۱۲

2 ”سنن ابی داؤد“، کتب صلاة الاستسقاء، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، الحدیث ۱۱۷۳، ص ۱۳۰۹

3 ”سنن ابی داؤد“، کتب صلاة الاستسقاء، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، الحدیث ۱۱۷۶، ص ۱۳۰۹

ترجمہ اے اللہ (عزوجل) تو اپنے بندوں اور چوپایوں کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو پھیلاد اور اپنے شہر مردہ کو زندہ کر۔ ۱۴

4 ترجمہ اے اللہ (عزوجل) ہم کو سیراب کر پوری بارش سے، جو خوشگوار تازگی لانے والی ہو، نافع ہو، ضرر نہ کرے، جلد ہو، دیر میں نہ ہو۔ ۱۲

حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے یہ دُعا پڑھی تھی کہ آسمان کھل آئے۔ (1)

حدیث ۹: صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں لوگ جب قحط میں مبتلا ہوتے تو امیر المؤمنین فاروق اعظم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسل سے طلب باراں کرتے، عرض کرتے، اے اللہ (عزوجل)! تیری طرف ہم اپنے نبی کا وسیلہ کیا کرتے تھے اور تو برساتا تھا، اب ہم تیری طرف نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مکرم کو وسیلہ کرتے ہیں تو بارش بھیج۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جب یوں کرتے تو بارش ہوتی (2) یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آگے ہوتے اور ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پیچھے صفیں باندھ کر دُعا کرتے۔ اب کہ یہ میسر نہیں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے چچا کو آگے کر کے دُعا کرتے ہیں یہ بھی توسل حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے ہے صورتاً میسر نہیں تو معنی۔

مسائل فقہیہ

استغفار دُعا واستغفار کا نام ہے۔ استغفار کی نماز جماعت سے جائز ہے، مگر جماعت اس کے لیے سنت نہیں، چاہے جماعت سے پڑھیں یا تنہا تہجدوں طرح اختیار ہے۔ (3) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱: استغفار کے لیے پرانے یا بچوں کے کپڑے پہن کر تذلل و خضوع و تواضع کے ساتھ سر برہنہ پیدل جائیں اور پا برہنہ ہوں تو بہتر اور جانے سے پیشتر خیرات کریں۔ کفار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں کہ جاتے ہیں رحمت کے سیبے اور کافر پر لعنت اترتی ہے۔ تین دن پیشتر سے روزے رکھیں اور توبہ و استغفار کریں پھر میدان میں جائیں اور وہاں توبہ کریں اور ربانی توبہ کافی نہیں بلکہ دل سے کریں اور جن کے حقوق اس کے ذمہ ہیں سب ادا کرے یا معاف کرائے، کمزوروں، مؤذموں، بڑھویوں بچوں کے توسل سے دُعا کرے اور سب آمین کہیں۔ صحیح بخاری شریف میں ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”تمہیں روزی اور مدد کمزوروں کے ذریعہ سے ملتی ہے۔“ (4) اور ایک روایت میں ہے، ”اگر جوان خشوع کرنے والے اور چوپائے چرنے والے اور بوڑھے رکوع کرنے والے اور بچے دودھ پینے والے نہ ہوتے تو تم پر ہڈت سے عذاب کی بارش ہوتی۔“ (5) اس وقت بچے اپنی دُوس سے جدا رکھے جائیں اور موسیقی بھی ساتھ نہ لے جائیں۔ غرض یہ کہ توجہ رحمت کے

1 "مس أبي داود"، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، الحديث: ١١٦٩، ص ١٣٠٩

2 "صحيح البخاري"، أبو ب الاستسقاء، باب سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، الحديث: ١٠١٠، ص ٧٩

3 "امد المختار"، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء، ج ٣، ص ٨١ - ٨٣

4 "صحيح البخاري"، كتاب الجهاد، باب من استعان بالصعفاء، إلخ، الحديث: ٢٨٩٦، ص ٢٣٣

5 "المس الكبرى"، كتاب صلاة الاستسقاء، باب استحباب الخروج بالصعفاء، إلخ، الحديث: ٦٣٩٠، ج ٣، ص ٤٨١

تمام اسباب مہیا کریں اور تین دن متواتر جنگل کو جائیں اور دُعا کریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امام دو رکعت جہر کے ساتھ نماز پڑھائے اور بہتر یہ ہے کہ پہلی میں صَبَحِ اَسْمِ اور دوسری میں هَلْ اُنْكَ پڑھے، اور نماز کے بعد زمین پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک علی خطبہ پڑھے اور خطبہ میں دُعا وسیع واستغفار کرے اور اثنائے خطبہ میں چادر لوٹ دے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کر دے کہ حال بدلنے کی قائل ہو، خطبہ سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف پیٹھ اور قبلہ کو منھ کر کے دُعا کرے۔ بہتر وہ دُعا تین ہیں جو احادیث میں وارد ہیں اور دُعا میں ہاتھوں کو خوب بلند کرے اور پشت دست جانب آسمان^(۱) رکھے۔^(۲) (عالمگیری، غنیہ، در مختار، جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ ۲: اگر جانے سے پیشتر^(۳) بارش ہوگئی، جب بھی جائیں اور شکر الہی بھی لائیں اور مینہ کے وقت حدیث میں جو دُعا ارشاد ہوئی پڑھے اور بادل گرے تو اس کی دُعا پڑھے اور بارش میں کچھ دیر ٹھہرے کہ بدن پر پانی پہنچے۔^(۴) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳: کثرت سے بارش ہو کہ نقصان کرنے والی معلوم ہو تو اس کے روکنے کی دُعا کر سکتے ہیں اور اس کی دُعا حدیث میں یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ حَوِّا لَنَا وَلَا عَلَيْنَا اَنْتَ اَعْلٰى الْاَشْكَامِ وَالْطَّرَابِ وَتُطَوِّلُ الْاَوْدِيَةَ وَمَسَابِتِ الشَّجَرِ .^(۵)
اس حدیث کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

۱ یعنی اور دعاؤں میں تو قاعدہ یہ ہے کہ پھیلی آسمان کی طرف ہو، اور اس میں ہاتھ لوٹ دیں کہ حال بدلنے کی قائل ہو۔

۲ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع عشر فی الاستسقاء، ج ۱، ص ۱۵۳ - ۱۵۴

و "غنیۃ المتنبی"، صلاۃ الاستسقاء، ۴۲۷ - ۴۳۰

و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الاستسقاء، ج ۳، ص ۸۳ - ۸۵

و "الجوہرۃ البیرونی"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الاستسقاء، ص ۱۲۴ - ۱۲۵.

۳ پہلے۔

۴ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الاستسقاء، ج ۳، ص ۸۵

۵ "صحیح البخاری"، کتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء فی المساجد الحامع، الحدیث ۱۰۱۳، ص ۷۹

و "صحیح مسلم"، کتاب صلاۃ الاستسقاء، الحدیث ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ص ۸۱۷

ترجمہ اے اللہ (عزوجل) ہمارے آس پاس برسا، ہمارے اوپر نہ برس۔ اے اللہ (عزوجل) بارش کر ٹیوں و درپہ ٹیوں پر اور نالوں

میں اور جہاں درخت اوگئے ہیں۔ ۱۲

نماز خوف کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

﴿ فَإِنْ جَفْتُمْ قَبْرًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَادْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝ ﴾ (۱)

”اگر تمہیں خوف ہو تو پیدل یا سواری پر نماز پڑھو پھر جب خوف جا تا رہے تو اللہ (عزوجل) کو اس طرح یاد کرو جیسا اس نے سکھایا وہ کہ تم نہیں جانتے تھے۔“

اور فرماتا ہے:

﴿ وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقِمْ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا بَأْسِلِحَتِهِمْ ۖ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ زُرَّانِكُمْ ۖ وَلِلنَّاسِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ ۖ وَأَسْلِحَتُهُمْ ۖ وَذُالْبُرَيْسِ كَمَرُوهَا لِيُتَفَقَّلُوا عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۝ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَمًا وَقُفُودًا وَعَلَىٰ جُوبِكُمْ ۖ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۖ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْفُورًا ۝ ﴾ (۲)

”اور جب تم ان میں ہو اور نماز قائم کرو تو ان میں سے ایک گروہ تمہارے ساتھ کھڑا ہو اور انہیں چاہیے کہ اپنے ہتھیار لیے ہوں پھر جب ایک رکعت کا سجدہ کر لیں تو وہ تمہارے پیچھے ہوں اور اب دوسرا گروہ آئے، جس نے تمہارے ساتھ نہ پڑھی تھی، وہ تمہارے ساتھ پڑھے اور اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں، کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ، تو ایک ساتھ تم پر جھک پڑیں اور تم پر کچھ گناہ نہیں، اگر تمہیں منہ سے تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار رکھ دو، مگر پناہ کی چیز لیے رہو، بیشک اللہ (عزوجل) نے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب طیار کر رکھا ہے، پھر جب نماز پوری کر چکو تو اللہ (عزوجل) کو یاد کرو، کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے، پھر جب اطمینان سے ہو جاؤ تو نماز حسب دستور قائم کرو، بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باعدا ہوا فرض ہے۔“

حدیث ۱: ترمذی و نسائی میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عسکان و ضحیان

کے درمیان اترے، مشرکین نے کہا ان کے لیے ایک نماز ہے جو باپ اور بیٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے اور وہ نماز عصر ہے، لہذا سب کام ٹھیک رکھو، جب نماز کو کھڑے ہوں ایک دم حمد کرو، جبریل علیہ الصلوٰۃ سلام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنے اصحاب کے دو حصے کریں ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھیں اور دوسرا گروہ ان کے پیچھے پیر اور اس کے لیے کھڑا رہے تو ان کی ایک ایک رکعت ہوگی (یعنی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو رکعتیں۔ (۱)

حدیث ۲: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں جاہل برہمنی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گئے جب ذات الرقاق میں پہنچے، ایک سایہ دار درخت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے لیے چھوڑ دیا، اس پر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنی تلوار نکال دی تھی، ایک مشرک آیا اور تلوار لے لی اور کھینچ کر کہنے لگا، آپ مجھ سے ڈرتے ہیں فرمایا ”نہ“، اس نے کہا تو آپ کو کون مجھ سے بچائے گا فرمایا ”اللہ (عزوجل)“، صحابہ کرام نے جب دیکھا تو اسے ڈرایا، اس نے میان میں تلوار رکھ کر تلوار دی، اس کے بعد اذان ہوئی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی پھر یہ پیچھے ہٹا اور دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی چار ہوئیں اور لوگوں کی دو دو یعنی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ۔ (۲)

مسائل فقہیہ

نماز خوف جائز ہے، جبکہ دشمنوں کا قریب میں ہونا یقین کے ساتھ معلوم ہو اور اگر یہ گمان تھا کہ دشمن قریب میں ہیں اور نماز خوف پڑھی، بعد کو گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو مقتدی نماز کا اعادہ کریں۔ یو ہیں اگر دشمن دور ہوں تو یہ نماز جائز نہیں یعنی مقتدی کی نہ ہوگی اور امام کی ہو جائے گی۔

نماز خوف کا طریقہ یہ ہے کہ جب دشمن سامنے ہوں اور یہ اندیشہ ہو کہ سب ایک ساتھ نماز پڑھیں گے تو حمد کر دیں گے، ایسے وقت امام جماعت کے دو حصے کرے، اگر کوئی اس پر راضی ہو کہ ہم بعد کو پڑھ لیں گے تو اسے دشمن کے مقابل کرے اور دوسرے گروہ کے ساتھ پوری نماز پڑھ لے، پھر جس گروہ نے نماز نہیں پڑھی اس میں کوئی امام ہو جائے اور یہ لوگ اس کے ساتھ باجماعت پڑھیں اور اگر دونوں میں سے بعد کو پڑھنے پر کوئی راضی نہ ہو تو امام ایک گروہ کو دشمن کے مقابل کرے اور دوسرا امام کے پیچھے نماز پڑھے، جب امام اس گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکے یعنی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھائے تو یہ

1 "جامع الترمذی"، أبو ب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ النساء، الحدیث ۳۰۳۵، ص ۱۹۵۷

2 "صحیح مسلم"، کتاب فضائل القرآن وما یتمی بہ، باب صلاۃ الخوف، الحدیث ۱۹۴۹، ص ۸۱۰

لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں اور جو لوگ وہاں تھے وہ چلے آئیں اب ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے اور تشہد پڑھ کر
سدم پھیر دے، مگر مقتدی سلام نہ پھیریں بلکہ یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں یا یہیں اپنی نماز پوری کر کے جائیں اور وہ لوگ
آئیں اور ایک رکعت بغیر قراءت پڑھ کر تشہد کے بعد سلام پھیریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ گروہ یہاں نہ آئے بلکہ وہیں اپنی نماز
پوری کر لے اور دوسرا گروہ اگر نماز پوری کر چکا ہے، فیہا، ورنہ اب پوری کرے، خواہ وہیں یا یہاں آ کر اور یہ لوگ قراءت کے
ساتھ اپنی ایک رکعت پڑھیں اور تشہد کے بعد سلام پھیریں۔ یہ طریقہ دو رکعت والی نماز کا ہے خواہ نماز ہی دو رکعت کی ہو، جیسے فجر
وعید و جمعہ یا سفر کی وجہ سے چار کی دو ہو گئیں اور چار رکعت والی نماز ہو تو ہر گروہ کے ساتھ امام دو دو رکعت پڑھے اور مغرب میں
پہلے گروہ کے ساتھ دو اور دوسرے گروہ کے ساتھ ایک پڑھے، اگر پہلے کے ساتھ ایک پڑھی اور دوسرے کے ساتھ دو تو نماز جاتی
رہی۔^(۱) (در مختار، عاکسیری وغیرہ)

مسئلہ ۱: یہ سب احکام اس صورت میں ہیں جب امام و مقتدی سب مقیم ہوں یا سب مسافر یا امام مقیم ہے اور مقتدی
مسافر اور اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم تو امام ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھ کر سدم پھیر
دے، پھر پہلا گروہ آئے اور تین رکعتیں بغیر قراءت کے پڑھے پھر دوسرا گروہ آئے اور تین پڑھے، پہلی میں فاتحہ و سورت پڑھے اور
اگر امام مسافر ہے اور مقتدی بعض مقیم ہیں بعض مسافر تو مقیم مقیم کے طریقہ پر عمل کریں اور مسافر مسافر کے۔^(۲) (عاکسیری وغیرہ)

مسئلہ ۲: ایک رکعت کے بعد دشمن کے مقابل جانے سے مراد پیدل جانا ہے، سواری پر جائیں گے تو نماز جاتی رہے
گی۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۳: اگر خوف بہت زیادہ ہو کہ سواری سے اتر نہ سکیں تو سواری پر تہاتہ اشارہ سے، جس طرف بھی مونہ کر سکیں
اسی طرف نماز پڑھیں، سواری پر جماعت سے نہیں پڑھ سکتے، ہاں اگر ایک گھوڑے پر دو سوار ہوں تو پچھلا اگلے کی اقتدا کر سکتا
ہے اور سواری پر فرض نماز اسی وقت جائز ہوگی کہ دشمن ان کا تعاقب کر رہے ہوں اور اگر یہ دشمن کے تعاقب میں ہوں تو سواری پر
نماز نہیں ہوگی۔^(۴) (جوہرہ، در مختار)

۱ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ح ۳، ص ۸۶۔ ۸۸ وغیرہما

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب العشرون فی صلاة الخوف، ح ۱، ص ۱۵۴۔ ۱۵۵

۲ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب العشرون فی صلاة الخوف، ح ۱، ص ۱۵۵ وغیرہ

۳ "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ح ۳، ص ۸۷

۴ "الجوہرۃ المبرۃ"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ص ۱۳۰۔

و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ح ۳، ص ۸۸

مسئلہ ۴: نماز خوف میں دشمن کے مقابل جانا اور وہاں سے لہم کے پاس صف میں آنا یا وضو جاتا رہا تو وضو کے لیے چلنا معاف ہے، اس کے علاوہ چلنا نماز کو فاسد کر دے گا، اگر دشمن نے اسے دوڑایا یا اس نے دشمن کو بھگایا تو نماز جاتی رہی، البتہ پہلی صورت میں اگر سواری پر ہو تو معاف ہے۔^(۱) (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵: سواری پر نہیں تھا اثناء نماز میں سوار ہو گیا نماز جاتی رہی، خواہ کسی غرض سے سوار ہوا ہو اور لڑنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے، مگر ایک تیر پھینکنے کی اجازت ہے۔^(۲) (درمختار) یوہیں آج کل بندوق کا ایک فیر کرنے کی اجازت ہے۔

مسئلہ ۶: دریا میں تیرنے والا، اگر کچھ دیر بغیر اعضا کو حرکت دے رہے ہو تو اشارہ سے نماز پڑھے، ورنہ نماز نہ ہوگی۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۷: جنگ میں مشغول ہے، مثلاً کھوار چلا رہا ہے اور وقت نماز ختم ہونا چاہتا ہے تو نماز کو مؤخر کرے، لڑائی سے فارغ ہو کر نماز پڑھے۔^(۴) (رد المحتار)

مسئلہ ۸: باغیوں اور اس شخص کے لیے جس کا سفر کسی معصیت کے لیے ہو صدقۃ الخوف جائز نہیں۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۹: نماز خوف ہو رہی تھی، اثناء نماز میں خوف جاتا رہا یعنی دشمن چلے گئے تو جو باقی ہے وہ امن کی سی پڑھیں، اب خوف کی پڑھنا جائز نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: دشمنوں کے چلے جانے کے بعد کسی نے قبلہ سے سینہ پھیرا، نماز جاتی رہی۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: نماز خوف میں ہتھیار لیے رہنا مستحب ہے اور خوف کا اثر صرف اتنا ہے کہ ضرورت کے لیے چلنا جائز ہے، باقی محض خوف سے نماز میں تعذر نہ ہوگا۔^(۸) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۲: نماز خوف جس طرح دشمن سے ڈر کے وقت جائز ہے۔ یوہیں درندہ اور بڑے سانپ وغیرہ سے خوف ہو جب بھی جائز ہے۔^(۹) (درمختار)

۱ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ح ۳، ص ۸۸

۲ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ح ۳، ص ۸۸

۳ المرجع السابق، ص ۸۹ ۴ "رد المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ح ۳، ص ۸۹

۵ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ح ۳، ص ۸۹

۶ "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب العشرون فی صلاة الخوف، ح ۱، ص ۱۵۶

۷ "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب العشرون فی صلاة الخوف، ح ۱، ص ۱۵۶

۸ المرجع السابق، و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ح ۳، ص ۸۸

۹ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ح ۳، ص ۸۶

✽ ... کتاب الجنائز ... ✽

بیماری کا بیان

بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے اس کے منافع بے شمار ہیں، اگرچہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقتِ راحت و آرام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری بیماری جس کو آدمی بیماری سمجھتا ہے، حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے حقیقی بیماری امراض روحانیہ ہیں کہ یہ البتہ بہت خوف کی چیز ہے اور اسی کو مرض مہلک سمجھنا چاہیے۔ بہت موٹی سی بات ہے جو ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی کتنا ہی غافل ہو مگر جب مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو کس قدر خدا کو یاد کرتا اور توبہ و استغفار کرتا ہے اور یہ توبہ و استغفار کی شان ہے کہ تکلیف کا بھی اسی طرح استغفار کرتے ہیں جیسے راحت کا۔

ع انچه از دوست میر سد نیکوست (۱)

مگر ہم جیسے کم سے کم اتنا تو کریں کہ صبر و استقلال سے کام لیں اور جزع و فزع کر کے تے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ دیں اور اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت جاتی نہ رہے گی پھر اس بڑے ثواب سے محرومی دوہری مصیبت ہے۔ بہت سے نادان بیماری میں نہایت بے جا کلمے بول اٹھتے ہیں بلکہ بعض کفر تک پہنچ جاتے ہیں معاذ اللہ۔ اللہ عزوجل کی طرف ظلم کی نسبت کر دیتے ہیں، یہ تو بالکل ہی غیبر الدنیا والآخرۃ کے مصداق (۲) بن جاتے ہیں، اب ہم اس کے بعض فوائد جو احادیث میں وارد ہیں بیان کرتے ہیں کہ مسلمان اپنے پیارے اور برگزیدہ رسول کے ارشادات بگوش دل سنیں اور ان پر عمل کریں، اللہ عزوجل توفیق عطا فرمائے۔

حدیث ۲۱: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو ہریرہ و ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”مسلمان کو جو تکلیف و ہم و وزن و اذیت و غم پہنچے، یہاں تک کہ کاش جو اس کے پیچھے، اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔“ (۳)

حدیث ۳: صحیحین میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”مسلمان کو جو اذیت پہنچتی ہے مرض ہو یا اس کے سوا کچھ اور، اللہ تعالیٰ اس کے سیئات (۴) کو گرا دیتا ہے، جیسے درخت سے

- یعنی وہ چیز جو دوست کی طرف سے پہنچتی ہے، اچھی ہوتی ہے۔ 2 دنیا و آخرت میں نقصان اٹھانے والوں کی طرح۔
- ”صحیح البخاری“، کتاب الحرص، باب ما جاء فی کفارة الحرص، إلخ، الحدیث ۵۶۴۱، ۵۶۴۲، ص ۴۸۳
- گناہوں۔

پتے جھڑتے ہیں۔“ (۱)

حدیث ۵۰۴: صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام السائب کے پاس تشریف لے گئے، فرمایا ”تجھے کیا ہوا ہے جو کانپ رہی ہے؟ عرض کی، بخار ہے، خدا اس میں برکت نہ کرے، فرمایا ”بخار کو برکت نہ کہہ کہ وہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے ٹیل کو۔“ (۲) اسی کے مثل سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی۔

حدیث ۶: صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”جب اپنے بندہ کی آنکھیں سے لوں پھر وہ صبر کرے، تو آنکھوں کے بدلے اسے جنت دوں گا۔“ (۳)

حدیث ۷: ترمذی شریف میں ہے، امیہ نے صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان دواؤں کا مطلب دریافت کیا۔

﴿إِنْ تَبَدَّلُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخَفُوا يُخَاسِبَكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾ (۴)

”جو تمہارے نفس میں ہے اسے ظاہر کر دیا چھپاؤ۔ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔“ اور

﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ (۵)

”جو کسی قسم کی برائی کرے گا اس کا بدلہ دیا جائے گا۔“

(کہ جب ہر برائی کی جزا ہے اور جو خطرہ دل میں گزرے اس کا بھی حساب ہے تو بڑی مشکل ہے کہ اس سے کون بچے گا۔)

صدیقہ نے فرمایا جب سے میں نے اس کا سوال حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے کیا کسی نے بھی مجھ سے نہ پوچھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”اس سے مراد عتاب ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں پر کرتا ہے کہ اسے بخار اور تکلیف پہنچاتا ہے، یہاں تک کہ مال جو گرتے کی آستین میں ہو اور گم جائے اور اس کی وجہ سے گھبرا جائے، ان امور کی وجہ سے گنہ گار ہوں سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے بھٹی سے سرخ سونا نکلتا ہے۔“ (۶) (یعنی گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے بھٹی سے سونا ٹیل

1 ”صحیح البخاری“، کتاب المرصی، باب وضع الید علی المریض، الحدیث ۵۶۶۰، ص ۴۸۵

2 ”صحیح مسلم“، کتاب البر، باب ثواب المؤمن فیما یشیہ من مرض، الخ، الحدیث ۶۵۷۰، ص ۱۱۲۹

3 ”صحیح البخاری“، کتاب المرصی، باب فصل من ذهب بصره، الحدیث ۵۶۵۳، ص ۴۸۴

4 پ ۳، البقرة، ۲۸۴

5 پ ۵، النساء، ۱۲۳

6 ”جامع الترمذی“، أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ البقرة، الحدیث ۲۹۹۱، ص ۱۹۵۲

سے پاک ہو کر رہا ہے۔

حدیث ۸: ترمذی میں ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”بندہ کو کوئی تکلیف کم و بیش نہیں پہنچتی مگر گناہ کے سبب اور جو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتا ہے وہ بہت زیادہ ہے“ اور یہ آیت پڑھی ﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ۝﴾ (۱)
”جو شخص مصیبت پہنچی، وہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا اور بہت سی معاف فرمادیتا ہے۔“

حدیث ۹، ۱۰: شرح سنت میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”بندہ جب عبادت کے اچھے طریقہ پر ہو پھر بیمار ہو جائے تو جو فرشتہ اس پر موقوف ہے، اس سے فرمایا جاتا ہے اس کے لیے ویسے ہی اعمال لکھ جب مرض میں مبتلا نہ تھا، یہاں تک کہ میں اسے مرض سے رہا کروں یا اپنی طرف بلا لوں (۲) یعنی موت دوں۔“ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جب مسلمان کسی بدئے بدن میں مبتلا ہوتا ہے، فرشتہ کو حکم ہوتا ہے، لکھ جو نیک کام پہلے کیا کرتا تھا، تو اگر شفا دیتا ہے تو دھو دیتا اور پاک کر دیتا ہے اور موت دیتا ہے تو بخش دیتا ہے اور رحم فرماتا ہے۔“ (۳)

حدیث ۱۱: ترمذی باقائدہ صحیح و تحسین و ابن ماجہ و دارمی سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے سوا ہوا، کس پر بلا زیادہ سخت ہوتی ہے؟ فرمایا ”انبیاء پر پھر جو بہتر ہیں پھر جو بہتر ہیں آدمی میں جتن دین ہوتا ہے اسی کے اندازہ سے بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے، اگر دین میں قوی ہے بلا بھی اس پر سخت ہوگی اور دین میں ضعیف ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے تو ہمیشہ بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہ رہا۔“ (۴)

حدیث ۱۲: ترمذی و ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جتنی بلا زیادہ اتنا ہی ثواب زیادہ اور اللہ عزوجل جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو اسے بد میں ڈالتا ہے، جو راضی ہوا اس کے لیے رضا ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لیے ناخوشی۔“ (۵) اور دوسری روایت ترمذی کی انھیں سے یوں ہے، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جب

1 ”جامع الترمذی“، أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة الشورى إلخ، الحديث ۳۲۵۲، ص ۱۹۸۴
پ ۲۵، الشوری: ۳۰.

2 ”شرح النسہ“، کتاب الحائز، باب المریض یکتب له مثل عمله، الحديث ۱۴۲۳، ج ۳، ص ۱۸۶

3 ”شرح النسہ“، کتاب الحائز، باب المریض یکتب له مثل عمله، الحديث ۱۴۲۴، ج ۳، ص ۱۸۷

4 ”جامع الترمذی“، أبواب الزهد، باب ما جاء في الصبر على البلاء، الحديث ۲۳۹۸، ص ۱۸۹۲

و ”مس السرمی“، کتاب الرفاق، باب هي أشد الناس بلاء، الحديث ۲۷۸۳، ج ۲، ص ۴۱۲

5 ... ”جامع الترمذی“، أبواب الزهد، باب ما جاء في الصبر... إلخ، الحديث ۲۳۹۶، ص ۱۸۹۲

اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ رکھتا ہے تو اُسے دنیا ہی میں سزا دیدیتا ہے اور جب شرکار ارادہ فرماتا ہے تو اسے گناہ کا بدلہ نہیں دیتا اور قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دے گا۔“ (1)

حدیث ۱۳: امام مالک و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”مسلمان مرد و عورت کے جان و مال و اولاد میں ہمیشہ بد رہتی ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر خطا کچھ نہیں۔“ (2)

حدیث ۱۴: احمد و ابوداؤد بروایت محمد بن خالد عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”بندہ کے لیے علم الہی میں کوئی مرتبہ مقرر ہوتا ہے اور وہ اعمال کے سبب اس مرتبہ کو نہ پہنچا تو بدن یا مال یا اولاد میں اس کا اہل فرماتا ہے پھر اسے صبر دیتا ہے، یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ کو پہنچا دیتا ہے جو اس کے لیے علم الہی میں ہے۔“ (3)

حدیث ۱۵: ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جب قیامت کے دن اللہ بد کو ثواب دیا جائے گا تو عافیت والے تمنا کریں گے، کاش دنیا میں قینچیوں سے ان کی کھالیں کاٹی جاتیں۔“ (4)

حدیث ۱۶: ابوداؤد و عمار الرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیمار یوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ ”مومن جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے، اس کی بیماری گناہوں سے کفارہ ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لیے نصیحت اور منفق جب بیمار ہو پھر اچھا ہوا، اس کی مٹاؤنٹ کی ہے کہ مالک نے اسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا، نہ یہ کہ کیوں کھولا؟ ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! بیماری کیا چیز ہے، میں تو کبھی بیمار نہ ہوا؟ فرمایا، ہمارے پاس سے اٹھ جا کہ تو ہم میں سے نہیں۔“ (5)

حدیث ۱۷: امام احمد شہاد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے ”جب میں اپنے مومن بندہ کو نما میں ڈالوں اور وہ اس اہل پر میری حمد کرے، تو وہ اپنی خواب گاہ سے مٹا ہوں سے ایسا پاک ہو کر اٹھے گا جیسے اس دن کہ اپنی ماں سے پیدا ہوا۔“ اور رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ”میں نے اپنے بندہ کو مقید اور مبتلا کیا، اس کے لیے عمل و نیکی جاری رکھو جیسا صحت میں تھا۔“ (6)

1 ... "جامع الترمذی"، أبواب الزهد، باب ما جاء في الصبر، إلخ، الحديث: ۲۳۹۶، ص ۱۸۹۲.

2 ... "جامع الترمذی"، أبواب الزهد، باب ما جاء في الصبر، إلخ، الحديث: ۲۳۹۹، ص ۱۸۹۲.

3 "سنن أبي داود"، كتاب الحائض، باب لأمر من المكفّر بالدوب، الحديث: ۳۰۹۰، ص ۱۴۵۶.

و "المسند" لإمام أحمد بن حنبل، حديث رجل، الحديث: ۲۲۴۰۱، ج ۸، ص ۳۱۴.

4 ... "جامع الترمذی"، أبواب الزهد، باب يوم القيامة و ندامة المحسن و المسني يومئذ، الحديث: ۲۴۰۲، ص ۱۸۹۳.

5 "سنن أبي داود"، كتاب الحائض، باب لأمر من المكفّر بالدوب، الحديث: ۳۰۸۹، ص ۱۴۵۶.

6 "المسند" لإمام أحمد بن حنبل، حديث شداد بن أوس، الحديث: ۱۷۱۱۸، ج ۶، ص ۷۷.

مریض کی عیدت کو جانا سنت ہے۔ احادیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔

عیادت کے فضائل

حدیث ۱: بخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

ہیں: مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں۔

(۱) سلام کا جواب دینا

(۲) مریض کے پوچھنے کو جانا

(۳) جنازے کے ساتھ جانا

(۴) دعوت قبول کرنا

(۵) چھینکے والے کا جواب دینا۔^(۱) (جب الحمد للہ کہے)

حدیث ۲: صحیحین میں ہے برائین عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ہمیں سات باتوں کا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

نے حکم فرمایا، (یہ پانچ باتیں ذکر کر کے فرمایا)، (۶) قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنا، (۷) مظلوم کی مدد کرنا۔^(۲)

حدیث ۳: بخاری و مسلم ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "مسلمان جب

اپنے مسلمان بھائی کی عیدت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چھنے میں رہا۔"^(۳)

حدیث ۴: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اللہ عزوجل روز قیامت فرمائے گا "اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی، عرض کرے گا، تیری عیدت کیسے

کرتا تو رب العالمین ہے (یعنی خدا کیسے بیمار ہو سکتا ہے کہ اس کی عیدت کی جائے) فرمائے گا کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرا

فرد بندہ بیمار ہوا اور اس کی تو نے عیادت نہ کی، کیا تو نہیں جانتا کہ اگر اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا اور

فرمائے گا اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھا تا طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کس طرح کھانا دیتا تو رب العالمین

ہے فرمائے گا کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے نہ دیا کیا تجھے نہیں معلوم کہ اگر تو نے دیا

ہوتا تو اس کو (یعنی اس کے ثواب کو) میرے پاس پاتا، فرمائے گا اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے نہ دیا،

۱. "صحیح البخاری"، کتاب الحائز، باب الأمر باتباع الحائز، الحدیث ۱۲۴۰، ص ۹۷

۲. "صحیح البخاری"، کتاب البیاس، باب خواتیم الذهب، الحدیث ۵۸۶۳، ص ۴۹۹

۳. "صحیح مسلم"، کتاب البیاس، باب فصل عیادہ المریض، الحدیث: ۶۵۵۳، ص ۱۱۲۸

عرض کرے گا، تجھے کیسے پانی دیتا تو رب العالمین ہے فرمائے گا۔ ”میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسے نہ پلایا، اگر پلایا ہوتا تو میرے یہاں پاتا۔“ (۱)

حدیث ۵: صحیح بخاری شریف میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے اور عادت کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے

لَا بَأْسَ طُهُورًا إِنِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

”یعنی کوئی حرج کی بات نہیں ان شاء اللہ تعالیٰ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔“

اس اعرابی سے بھی یہی فرمایا:

لَا بَأْسَ طُهُورًا إِنِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

حدیث ۶: ابو داؤد و ترمذی امیر المؤمنین مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا۔“ (۳)

حدیث ۷: ابو داؤد نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جو اچھی طرح وضو کر کے بغرض ثواب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور کر دیا گیا۔“ (۴)

حدیث ۸: ترمذی باقائدہ قمیین وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے آسمان سے منادی ندا کرتا ہے، ٹو اچھا ہے اور تیرا چلنا چھا اور جنت کی ایک منزل کو ٹو نے ٹھکانا بتایا۔“ (۵)

حدیث ۹: ابن ماجہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”جب تو مریض کے پاس جائے تو اس سے کہہ کہ تیرے لیے دعا کرے کہ اس کی دعا دعائے ملنگہ کی مانند ہے۔“ (۶)

1 ”صحیح مسلم“، کتاب البر، باب فصل عیادۃ المریض، الحدیث ۶۵۵۶، ص ۱۱۲۸

2 ”صحیح البخاری“، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الإسلام، الحدیث ۳۶۱۶، ص ۲۹۴

3 ”جامع الترمذی“، أبواب الحائض، باب ما جاء فی عیادۃ المریض، الحدیث ۹۶۹، ص ۱۷۴۳

4 ”سنن أبی داؤد“، کتاب الحائض، باب فی فصل العیادۃ علی وصوء، الحدیث ۳۰۹۷، ص ۱۴۵۶

5 ”سنن ابن ماجہ“، أبواب ما جاء فی الحائض، باب ما جاء فی ثواب من عاد مریضاً، الحدیث: ۱۴۴۳، ص ۲۵۶۳

6 ”سنن ابن ماجہ“، أبواب ما جاء فی الحائض، باب ما جاء فی عیادۃ المریض، الحدیث ۱۴۴۱، ص ۲۵۶۳

حدیث ۱۰: تنہائی نے سعید بن المسیب سے مرسل روایت کی کہ فرماتے ہیں ”افضل عبادت یہ ہے کہ جہداً اٹھ آئے۔“ (۱) اور اسی کی مثل انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی۔

حدیث ۱۱: ترمذی وابن ماجہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں جب مریض کے پاس جاؤ تو عمر کے بارے میں دلی خوش کن بات کرو کہ یہ کسی چیز کو رد نہ کر دے گا اور اس کے جی کو اچھا معلوم ہوگا۔ (۲)

حدیث ۱۲: ابن حبان اپنی صحیح میں انھیں سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو جنتیوں میں لکھ دیگا۔

(۱) مریض کی عیادت کرے

(۲) جنازہ میں حاضر ہو

(۳) روزہ رکھے

(۴) جمعہ کو جائے

(۵) غلام آزاد کرے۔“ (۳)

حدیث ۱۳، ۱۴: احمد و طبرانی و ابویعلیٰ و ابن خزیمہ و ابن حبان معاذ بن جبل اور ابو داؤد ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”پانچ چیزیں ہیں کہ جو ان میں سے ایک بھی کرے، اللہ عزوجل کے ضمان میں آجائے گا۔

(۱) مریض کی عیادت کرے

(۲) یا جنازہ کے ساتھ جائے

(۳) یا فردہ کو جائے

(۴) یا امام کے پاس اس کی تعظیم و توقیر کے ارادہ سے جائے

(۵) یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے کہ لوگ اس سے سلامت رہیں اور وہ لوگوں سے۔“ (۴)

حدیث ۱۵: ابن خزیمہ اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

1 "شعب الإيمان"، باب فی عیادة المریض، فصل فی آداب العیادة، الحدیث ۱۹۲۲۱، ج ۶، ص ۵۴۲

2 "جامع الترمذی"، أبواب الطب، باب تطیب نفس المریض، الحدیث ۲۰۸۷، ص ۱۸۶۰

3 "الإحسان بترتیب صحیح بن حبان"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، الحدیث ۲۷۶۰، ج ۴، ص ۱۹۱

4 "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، رضی اللہ عنہ، الحدیث ۲۲۱۵۴، ج ۸، ص ۲۵۵

”آج تم میں کون روزہ دار ہے؟ ایوب کرمی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی میں، فرمایا آج تم میں کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ عرض کی میں نے، فرمایا کون آج جنازہ کے ساتھ گیا؟ عرض کی میں، فرمایا کس نے آج مریض کی عیادت کی؟ عرض کی میں نے، فرمایا یہ نصلتیں کسی میں کبھی جمع نہ ہوں گی مگر جنت میں داخل ہوگا۔“ (1)

حدیث ۱۶: ابو داؤد و ترمذی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دعا پڑھے:

اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْكَوْبِیْمِ اَنْ يُّشْفِيْكَ (2)

اگر موت نہیں آئی ہے تو اسے شفا ہو جائے گی۔“ (3)

موت آنے کا بیان

دنیا گزشتی و گزاشتی (4) ہے، آخر ایک دن موت آتی ہے جب یہاں سے کوچ کرنا ہی ہے تو وہاں کی طیوری چاہیے جہاں ہمیشہ رہنا ہے اور اس وقت کو ہر وقت خوش نظر رکھنا چاہیے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ”دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر بلکہ راہ چلا۔“ (5) تو مسافر جس طرح ایک اجنبی شخص ہوتا ہے اور راہ گیر راستہ کے کھیل تماشوں میں نہیں لگتا کہ راہ کھوٹی ہوگی اور منزل مقصود تک پہنچنے میں ناکامی ہوگی، اسی طرح مسلمان کو چاہیے کہ دنیا میں نہ پھنسے اور نہ ایسے تعلقات پیدا کرے کہ مقصود اصلی کے حاصل کرنے میں آڑے آئیں اور موت کو کثرت سے یاد کرے کہ اس کی یاد دنیوی تعلقات کی بچ کٹی کرتی ہے۔ (6)

حدیث میں ارشاد فرمایا:

1 "التَّوْبَةُ وَ التَّوْبَةُ"، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، التَّرْغِيبُ فِي عِبَادَةِ الْمَرْصُوعِ، إلخ، الْحَدِيثُ ۱۷، ج ۴، ص ۱۶۳

2 ترجمہ اللہ عظیم سے سوال کرتا ہوں، جو عزت کریم کا مالک ہے اس کا کہ تجھے شفا دے۔ ۱۲

3 "سُئِلَ أَبِي دَاوُدَ"، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ الدُّعَاءِ لِمَرِيضٍ، الْحَدِيثُ ۳۱۰۶، ص ۱۴۵۷

و "المسند" - إمام أحمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عباس، الْحَدِيثُ ۲۱۸۲، ج ۱، ص ۵۲۴

4 یعنی دنیا ختم ہونے والی اور چھوٹنے والی۔

5 "صحيح البخاري"، كِتَابُ الرِّقَاقِ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِدٌ مُّسَلِّمٌ))،

الْحَدِيثُ ۶۴۱۶، ص ۵۳۹.

6 یعنی جڑ کاٹتی ہے۔

اَكْثَرُوا ذِكْرَ هَٰذِهِمُ اللَّذَاتِ (۱) الْمَوْتِ (۲)

مگر کسی مصیبت پر موت کی آرزو نہ کرے کہ اس کی ممانعت آئی ہے اور ناچا کر کرنی ہی ہے تو یوں کہے، الہی مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے خیر ہو اور موت دے جب موت میرے لیے بہتر ہو۔ (۳) کما هو فی حدیث الصحیحین عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۴) اور مسلمان کو چاہیے کہ اللہ عزوجل سے نیک گمان رکھے، اس کی رحمت کا امیدوار رہے۔ حدیث میں فرمایا کوئی نہ مرے، مگر اس حال میں کہ اللہ عزوجل سے نیک گمان رکھتا ہو۔ (۵) کہ ارشاد الہی ہے

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي (۶)

”میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان رکھتا ہے میں اسی طرح اس کے ساتھ پیش آتا ہوں۔“

ایک جوان کے پاس تشریف لے گئے اور وہ قریب الموت تھے، فرمایا تو اپنے کو کس حال میں پاتا ہے عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! اللہ (عزوجل) سے امید ہے اور اپنے گناہوں سے ڈر، فرمایا ”یہ دونوں خوف درجہ، اس موقع پر جس بندہ کے دل میں ہوں گے، اللہ اسے وہ دے گا جس کی امید رکھتا ہے اور اس سے امن میں رکھے گا جس سے خوف کرتا ہے۔“ (۷) روح قبض ہونے کا وقت بہت سخت وقت ہے کہ اسی پر سارے عمل کا مدار ہے، بلکہ ایمان کے تمام نتائج اخروی اسی پر مرتب کہ اعتبار خاتمہ ہی کا ہے اور شیطان لعین ایمان لینے کی فکر میں ہے، جس کو اللہ تعالیٰ اس کے مکر سے بچائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے وہ مراد کو پہنچا۔ اِنَّمَا الْعِزَّةُ بِالْحَوَاتِمِ ”اعتبار خاتمہ ہی کا ہے۔“ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْخَاتِمَةِ ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کا آخر کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو یعنی کلمہ طیبہ وہ جنت میں داخل ہوا۔ (۸)

مسائل فقہیہ

جب موت کا وقت قریب آئے اور عداوتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ دہنی کروٹ پر سنا کر قبہ کی طرف موٹھ کر دیں

1 ”جامع الترمذی“، أبواب الرهد، باب ما جاء في ذكر الموت، الحديث. ۲۳۰۷، ص ۱۸۸۴

2 لذتوں کی توڑ دینے والی موت کو کثرت سے یاد کرو۔ ۱۲

3 ”صحیح البخاری“، کتاب الرضی، باب تسمى المريض الموت، الحديث. ۵۶۷۱، ص ۴۸۶

4 یعنی اس حدیث کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

5 ”صحیح مسلم“، کتاب الحجة، إنج، باب الأمر بحسن الصلح بالله تعالیٰ عند الموت، الحديث. ۷۲۳۱، ص ۱۱۷۶

6 ”صحیح البخاری“، کتاب التوحيد، باب قول الله تعالیٰ ﴿وَيُحَلِّمُو كَيْدَ اللَّهِ بَعْضَهُ﴾، إلج، الحديث. ۷۴۰۵، ص ۶۱۶

7 ”جامع الترمذی“، أبواب الجحائر، باب الرجاء بالله والخوف باللذات عند الموت، الحديث. ۹۸۳، ص ۱۷۴۵

8 ”نسب أبي داود“، کتاب الجحائر، باب في التنفيس، الحديث. ۳۱۱۶، ص ۱۴۵۸

اور یہ بھی جائز ہے کہ چٹ لٹائیں اور قبلہ کو پاؤں کریں کہ یوں بھی قبلہ کو منہ ہو جائے گا مگر اس صورت میں سر کو قدرے اونچا رکھیں اور قبلہ کو منہ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں۔^(۱) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱: جان کنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی اسے تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ مگر اسے اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔^(۲) (علمہ کتب)

مسئلہ ۲: جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں، ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخر کلام لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ہو۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: تلقین کرنے والا کوئی نیک شخص ہو، ایسا نہ ہو جس کو اس کے مرنے کی خوشی ہو اور اس کے پاس اس وقت نیک اور پرہیزگار لوگوں کا ہونا بہت اچھی بات ہے اور اس وقت وہاں سورۃ یس شریف کی تلاوت اور خوشبو ہونا مستحب، مثلاً لوہان یا اگر کی بتیاں سنا دیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: موت کے وقت حیض و نفاس والی عورتیں اس کے پاس حاضر ہو سکتی ہیں۔^(۵) (عالمگیری) مگر جس کا حیض و نفاس منقطع ہو گیا اور ابھی غسل نہیں کیا اسے اور جنب کو آٹانہ چاہیے۔ اور کوشش کرے کہ مکان میں کوئی تصویر یا عکس نہ ہو، اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں کہ جہاں یہ ہوتی ہیں مسئلہ رحمت نہیں آتے، اس کی نزع کے وقت اپنے اور اس کے لیے دعائے خیر کرتے رہیں، کوئی بُرا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کہ اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں، نزع میں سختی دیکھیں تو سورۃ یس سورۃ وعدہ پڑھیں۔

مسئلہ ۵: جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گردے دیں کہ منہ کھ نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور نگلیں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیے جائیں، یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکا ہو باپ یا بیٹا دہ کرے۔^(۶) (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۶: آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑھے

1 "اندر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازہ، ج ۳، ص ۹۱ وغیرہ

2 "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الجنازہ، ص ۱۳۰

3 "امتنای الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنازہ، الفصل الاول، ج ۱، ص ۱۵۷

4 المرجع السابق.

5 المرجع السابق

6 "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الجنازہ، ص ۱۳۱.

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ سِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ يَسْرُ عَلَيْهِ أَمْرُهُ وَسَهْلٌ عَلَيْهِ مَا بَعْدُهُ وَأَسْعِدُهُ بِلِقَائِكَ
وَأَجْعَلْ مَا خَرَجَ إِلَيْهِ خَيْرًا قِيمًا خَرَجَ عَنْهُ (۱) (در مختار)

مسئلہ ۷: اس کے پیٹ پر نو ہای گیلی مٹی یا اور کوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے۔ (۲) (عالمگیری)
مگر ضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو کہ باعث تکلیف ہو۔ (۳) (در مختار)

مسئلہ ۸: میت کے سرے بدن کو کسی کپڑے سے چھپادیں اور اس کو چار پائی یا تخت وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھیں کہ
زمین کی سیل نہ پہنچے۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: مرتے وقت معاذ اللہ اس کی زبان سے کلمہ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل
جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔ (۵) (در مختار) اور بہت ممکن ہے کہ اس کی بات پوری سمجھ میں نہ آئی کہ یہی شدت کی
حالت میں آدمی پوری بات صاف طور پر ادا کر لے دشوار ہوتا ہے۔

مسئلہ ۱۰: اس کے ذمہ قرض یا جس قسم کے ذین ہوں جلد سے جلد ادا کر دیں۔ (۶) کہ حدیث میں ہے، ”میت اپنے
ذین میں مقید ہے۔“ (۷) ایک روایت میں ہے، ”اس کی روح معلق رہتی ہے جب تک ذین نہ ادا کیا جائے۔“ (۸)

مسئلہ ۱۱: میت کے پاس تلاوت قرآن مجید جائز ہے جبکہ اس کا تمام بدن کپڑے سے چھپا ہو اور تشیع و دیگر اذکار میں
مطلقاً حرج نہیں۔ (۹) (رد المحتار و فیہ)

مسئلہ ۱۲: غسل و کفن و دفن میں جلدی چاہیے کہ حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی ہے۔ (۱۰) (جوہرہ)

۱ "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، ح ۳، ص ۹۷

ترجمہ اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ کی ملت پر اے اللہ (عزوجل) تو اس کے کام کو اس پر سمان کر اور اس کے بعد کو اس
پر سہل کر اور اپنی ملاقات سے ٹو اسے نیک بخت کر اور جس کی طرف نکلا (آخرت) اسے اس سے بہتر کر، جس سے نکلا (دنیا)۔ ۱۲

۲ "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الأول، ح ۱، ص ۱۵۷

۳ "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الأول، ح ۱، ص ۱۵۷

۴ "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، ح ۳، ص ۹۶

۵ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الحائز، ص ۱۳۱

۶ "جامع الترمذی"، کتاب الحائز، الحدیث: ۱۰۷۹، ص ۱۷۵۵

۷ "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، مطلب فی القراءۃ عند المیت، ح ۳، ص ۹۸ - ۱۰۰ وغیرہ

۸ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الحائز، ص ۱۳۱

مسئلہ ۱۳: پردیسیوں اور اس کے دوست احباب کو اطلاع کر دیں کہ نمازیوں کی کثرت ہوگی اور اس کے لیے دعا کریں گے کہ ان پر حق ہے کہ اس کی نماز پڑھیں اور دعا کریں۔^(۱) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: بازار و شارع عام پر اس کی موت کی خبر دینے کے لیے بند آواز سے پکارنا بعض نے مکروہ بتایا، مگر اصح یہ ہے کہ اس میں حرج نہیں مگر حسب عادت جاہلیت بڑے بڑے الفاظ سے نہ ہو۔^(۲) (جوہرہ نیرہ، رد المحتار)

مسئلہ ۱۵: ناگہانی موت سے مرا تو جب تک موت کا یقین نہ ہو، تجنیز و تکفین ملتوی رکھیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: عورت مرگئی اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے تو بائیں جانب سے پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے اور اگر عورت زندہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ مر گیا اور عورت کی جان پر بنی ہو تو بچہ کاٹ کر نکالا جائے اور بچہ بھی زندہ ہو تو کیسی ہی تکلیف ہو، بچہ کاٹ کر نکالنا جائز نہیں۔^(۴) (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۱۷: اگر اس نے قصد کسی کا مال نکل لیا اور مر گیا تو اگر اتنا مال چھوڑا ہے کہ تاوان دے دیا جائے تو ترکہ سے تاوان ادا کریں، ورنہ پیٹ چیر کر مال نکالا جائے گا اور بد قصد ہے تو چیرا نہ جائے۔^(۵) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۸: حاملہ عورت مرگئی اور دفن کر دی گئی کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس کے بچہ پیدا ہوا تو محض اس خواب کی بنا پر قبر کھودنی جائز نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

میت کے نہلانے کا بیان

مسئلہ ۱: میت کو نہلنا فرض کفایہ ہے بعض لوگوں نے غسل دے دیا تو سب سے ساقط ہو گیا۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۲: نہلنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چار پائی یا تخت یا تختہ پر نہلنے کا ارادہ ہو اس کو تین یا پانچ یا سات بار دھونی دیں یعنی جس چیز میں وہ خوشبو سلگتی ہو اسے اتنی بار چار پائی وغیرہ کے گرد پھرائیں اور اس پر میت کو نہا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی

1 "امتواوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، ابواب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۵۷

2 "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الحائز، ص ۱۳۱۔

و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، مطلب فی أطفال، انشر کیں، ج ۳، ص ۹۷

3 "امتواوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، ابواب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۵۷۔

4 المرجع السابق، و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، ج ۳، ص ۱۷۱۔

5 "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، مطلب فی دفن المیت، ج ۳، ص ۱۷۲

6 "امتواوی الہدیۃ"، کتاب الکرہیۃ، ابواب السادس عشر فی ریدۃ القصور، إلح، ج ۵، ص ۳۵۱

7 "امتواوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، ابواب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۵۸

کپڑے سے چھپادیں، پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجہ کرائے پھر نماز کا وضو کرائے یعنی مونہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں مگر میت کے وضو میں گنوں تک پہلے ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور تاک میں پانی ڈالنا نہیں ہے ہاں کوئی کپڑا یا روئی کی پھیری بھلو کر دانتوں اور مسوڑوں اور ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل خیر سے دھوئیں یہ نہ ہو تو پاک صابون اسلامی کا رخانہ کا بنا ہوا یا مین یا کسی اور چیز سے در نہ خن پانی بھی کافی ہے، پھر بائیں کروٹ پرٹ کر سر سے پاؤں تک پیری کا پانی بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے پھر دائیں کروٹ پرٹ کر یوہیں کریں اور پیری کے پتے جوش دیا ہوا پانی نہ ہو تو خاص پانی نیم گرم کافی ہے پھر یک لگا کر بٹائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ اٹکے دھو ڈالیں وضو غسل کا اعدہ نہ کریں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کا نور کا پانی بہائیں پھر اس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ دیں۔^(۱)

مسئلہ ۳: ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت جہاں غسل دیں مستحب یہ ہے کہ پردہ کریں کہ سوا نہلانے والوں اور مددگاروں کے دوسرا نہ دیکھے، نہلاتے وقت خواہ اس طرح ٹائیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا قبلہ کی طرف پاؤں کر کے یا جو سامان ہو کریں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: نہلانے والا باطلہارت ہو، جنب یا حیض والی عورت نے غسل دیا تو کراہت ہے مگر غسل ہو جائے گا اور بے وضو نہ نہلا یا تو کراہت بھی نہیں، بہتر یہ ہے کہ نہلانے وال میت کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو، وہ نہ ہو یا نہلا نا نہ چلتا ہو تو کوئی اور شخص جو امانت دار و پرہیزگار ہو۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: نہلانے والا معتد شخص ہو کہ پوری طرح غسل دے اور جو اچھی بات دیکھے، مثلاً چہرہ چمک اٹھا یا میت کے بدن سے خوشبو آئی تو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اور کوئی نری بات دیکھی، مثلاً چہرے کا رنگ سیاہ ہو گیا یا بد بو آئی یا صورت یا اعضا میں تغیر آیا تو اسے کسی سے نہ کہے اور ایسی بات کہنا جائز بھی نہیں، کہ حدیث میں ارشاد ہوا ”اپنے مردوں کی خوبیاں ذکر کرو اور اس کی برائیوں سے باز رہو۔“^(۴) (جوہرہ نیرہ)

1 "انصاری الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الثانی، ح ۱، ص ۱۵۸ وغیرہ

2 "انصاری الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الثانی، ح ۱، ص ۱۵۸

3 "انصاری الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الثانی، ح ۱، ص ۱۵۹

4 "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الحائز، ص ۱۳۱.

"مسئلیہ دود"، کتاب الأدب، باب فی البہی عن سب الموی، الحدیث ۴۹۰، ص ۱۵۸۲

مسئلہ ۶: اگر کوئی بدنہب مرد اور اس کا رنگ سیاہ ہو گیا یا اور کوئی بُری بات نہ ہوئی تو اس کا بیان کرنا چاہیے کہ اس سے لوگوں کو عبرت و نصیحت ہوگی۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: نہلنے والے کے پاس خوشبو لگانا مستحب ہے کہ اگر میت کے بدن سے نوازے تو اسے پتہ نہ چھے ورنہ گھبرائے گا، نیز اسے چاہیے کہ بقدر ضرورت اعضاء میت کی طرف نظر کرے بلا ضرورت کسی عضو کی طرف نہ دیکھے کہ ممکن ہے اُس کے بدن میں کوئی عیب ہو جسے وہ چھپاتا تھا۔^(۲) (جوہرہ)

مسئلہ ۸: اگر وہاں اس کے سوا اور بھی نہلانے والے ہوں تو نہلانے پر اجرت لے سکتا ہے مگر افضل یہ ہے کہ نہ لے اور اگر کوئی دوسرا نہلانے والا نہ ہو تو اجرت لینا جائز نہیں۔^(۳) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۹: جنب یا حیض و نفاس والی عورت کا انتقال ہوا تو ایک ہی غسل کافی ہے کہ غسل واجب ہونے کے کتنے ہی اسباب ہوں، سب ایک غسل سے ادا ہو جاتے ہیں۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۱۰: مرد کو مرد نہلانے اور عورت کو عورت، میت چھوٹا لڑکا ہے تو اسے عورت بھی نہلا سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی کو مرد بھی، چھوٹے سے یہ مراد کہ جدِ ثبوت کو نہ پہنچے ہوں۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: جس مرد کا عضو تناسل یا تخمین کاٹ لیے گئے ہوں وہ مردی ہے یعنی مردی اُسے غسل دے سکتا ہے یا اس کی عورت۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جب کہ موت سے پہلے یا بعد کوئی یہ امر نہ واقع ہوا ہو جس سے اس کے نکاح سے نکل جائے، مثلاً شوہر کے لڑکے یا باپ کو شہوت سے چھوایا بوسہ لیا یا معاذ اللہ مرتد ہو گئی، اگرچہ غسل سے پہلے ہی پھر مسلمان ہو گئی کہ ان وجوہ سے نکاح جاتا رہا اور احیاء ہو گئی لہذا غسل نہیں دے سکتی۔^(۷) (عالمگیری)

1 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائض، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۵۹

2 "انحورہ سیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الحائض، ص ۱۳۱

3 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائض، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۵۹-۱۶۰

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحائض، ج ۳، ص ۱۰۷

4 "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحائض، ج ۳، ص ۱۰۲

5 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائض، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۶۰

6 المرجع السابق

7 المرجع السابق

مسئلہ ۱۳: عورت کو طہر رجعی دی ہو زوجت میں تھی کہ شوہر کا انتقال ہو گیا تو غسل دے سکتی ہے اور بائن طلاق دی ہے تو اگرچہ عدت میں ہے غسل نہیں دے سکتی۔^(۱) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۴: ام ولد (۲) یا مدنہ (۳) یا مکاتبہ (۴) یا دیہی باندی اپنے آقائے مردہ کو غسل نہیں دے سکتی کہ یہ سب اب اس کی ملک سے خارج ہو گئیں۔ یوہیں اگر یہ مرجائیں تو آقا نہیں نہلا سکتا۔^(۵) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: عورت مرجائے تو شوہر نہا سے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے اور دیکھنے کی ممانعت نہیں۔^(۶) (درمختار)

عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں، تار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے، یہ محض غلط ہے صرف نہلانے اور اسکے بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

مسئلہ ۱۶: عورت کا انتقال ہوا اور وہاں کوئی عورت نہیں کہ نہلا دے تو یتیم کرایہ جائے پھر یتیم کرنے والا محرم ہو تو ہاتھ سے یتیم کرائے اور اجنبی ہو اگرچہ شوہر تو ہاتھ پر کپڑا پیٹ کر جنس زمین پر ہاتھ مارے اور یتیم کرائے اور شوہر کے سوا کوئی اور اجنبی ہو تو کلائیوں کی طرف نظر نہ کرے اور شوہر کو اس کی حاجت نہیں اور اس مسئلہ میں جوان اور بڑھیا دونوں کا ایک حکم ہے۔^(۷) (درمختار، عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۷: مرد کا انتقال ہوا اور وہاں نہ کوئی مرد ہے نہ اس کی بی بی، تو جو عورت وہاں ہے اسے یتیم کرائے پھر اگر عورت محرم ہے یا اس کی باندی تو یتیم میں ہاتھ پر کپڑا پیٹنے کی حاجت نہیں اور اجنبی ہو تو کپڑا پیٹ کر یتیم کرائے۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: مرد کا سفر میں انتقال ہوا اور اس کے ساتھ عورتیں ہیں اور کافر مرد مگر مسلمان مرد کوئی نہیں تو عورتیں اس کافر

۱ "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۶۰

و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ النحار، ج ۳، ص ۱۰۷

۲ یعنی وہ لونڈی جس کے بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے قرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے۔

۳ یعنی وہ لونڈی جس کی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرے کے بعد آزاد ہے۔

۴ یعنی آقا اپنی مولیٰ سے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہہ دے کہ اتنا اواد کر دے تو آزاد ہے، ورنہ لونڈی اس کو قبول بھی کر لے۔

نوٹ ان کی تفصیلی معلومات کے لئے بہار شریعت حصہ ۱۱، مکاتبہ اور ام ولد کا بیان ملاحظہ فرمائیں۔

۵ "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ النحار، ج ۳، ص ۱۰۶ وغیرہ

۶ "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ النحار، ج ۳، ص ۱۰۵۔ ۷..... المرجع السابق، ص ۱۱۰

و "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۶۰ وغیرہما

۸ "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۶۰

کو نہد نے کا طریقہ بتادیں کہ وہ نہلا دے اور اگر مرد کوئی نہیں اور چھوٹی لڑکی ہمراہ ہے کہ نہلانے کی طاقت رکھتی ہے تو یہ عورتیں اُسے سکھادیں کہ وہ نہلائے۔ یوہیں اگر عورت کا انتقال ہوا اور کوئی مسلمان عورت نہیں اور کافرہ عورت موجود ہے تو مرد اُس کافرہ کو غسل کی تعلیم کرے اور اُس سے نہلوائے یا چھوٹا لڑکا اس کا غسل ہو کہ نہلا سکے تو اُسے بتائے، ورنہ نہلائے۔^(۱) (عائلیگیری)

مسئلہ ۱۹: ایسی جگہ انتقال ہوا کہ پانی وہاں نہیں ملتا تو تحیم کرائیں اور نماز پڑھیں اور نماز کے بعد اگر قبل دفن پانی مل جائے تو نہد کر نماز کا اعادہ کریں۔^(۲) (عائلیگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۰: خنثی، مشکل^(۳) کا انتقال ہوا تو اسے نہ مرد نہلا سکتا ہے نہ عورت بلکہ تحیم کرایا جائے اور تحیم کرانے والا اجنبی ہو تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے اور کلائیوں پر نظر نہ کرے۔ یوہیں خنثی مشکل کسی مرد یا عورت کو غسل نہیں دے سکتا۔^(۴) (عائلیگیری) خنثی مشکل چھوٹا بچہ ہو تو اُسے مرد بھی نہلا سکتے ہیں اور عورت بھی یوہیں نکس۔

مسئلہ ۲۱: مسلمان کا انتقال ہوا اور اُس کا باپ کافر ہے تو اُسے مسلمان نہدیں، اس کے باپ کے قابو میں نہ دیں، کافر مسلمان ہوا اور اُس کی عورت کافرہ ہے تو اگر کتا بیہ ہے نہلا سکتی ہے مگر بد ضرورت اُس سے نہلو اتنا بہت بُرا ہے اور اگر مجوسیہ یا بت پرست ہے اور اُس کے مرنے کے بعد مسلمان ہوگئی تو نہلا سکتی ہے بشرطیکہ نکاح میں باقی ہو ورنہ نکاح میں باقی رہنے کی صورت یہ ہے کہ اگر سلطنت اسلامی میں ہے تو حاکم اسلام شہر کے مسلمان ہونے کے بعد عورت پر اسلام پیش کرے، اگر مان یا فہماور نہ فوراً نکاح سے نکل جائے گی اور اگر سلطنت اسلامی میں نہیں تو اسلام شہر کے بعد عورت کو تین حیض آنے کا انتظار کیا جائے گا اس مدت میں مسلمان ہوگئی فہماور نہ نکاح سے نکل جائے گی اور دونوں صورتوں میں پھر اگرچہ مسلمان ہو جائے غسل نہیں دے سکتی۔^(۵) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: میت سے غسل اتر جانے اور اس پر نماز صحیح ہونے میں نیت اور فصل شرط نہیں، یہاں تک کہ مردہ اگر پانی میں گر گیا یا اس پر مٹھ برسا کہ سارے بدن پر پانی بہہ گیا غسل ہو گیا، مگر زندوں پر جو غسل میت واجب ہے یہ اس وقت بری الذمہ ہوں گے کہ نہلا لیں، لہذا اگر مردہ پانی میں ملا تو بہ نیت غسل اُسے تین بار پانی میں حرکت دے دیں کہ غسل مسنون ادا ہو جائے اور ایک بار حرکت دی تو واجب ادا ہو گیا مگر سقہ کا مطالبہ رہا اور بد نیت نہلانے سے بری الذمہ ہو جائیں گے مگر

۱ "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائض، الفصل الثانی، ح ۱، ص ۱۶۰

۲ المرجع السابق، و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحائض، ح ۳، ص ۱۱۱

۳ یعنی جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت۔ (دیکھئے: بہار شریعت حصہ ۱، نکاح کا بیان)

۴ "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائض، الفصل الثانی، ح ۱، ص ۱۶۰

۵ "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحائض، ح ۳، ص ۱۰۷ وغیرہ

ثواب نہ ملے گا۔ مثلاً کسی کو سکھانے کی نیت سے میت کو غسل دیا واجب ساقط ہو گیا، مگر غسل میت کا ثواب نہ ملے گا، نیز غسل ہو جانے کے لیے یہ بھی ضرور نہیں کہ نہلانے والا مکلف یا اہل نیت ہو، لہذا نابالغ یا کافر نے نہلا دیا غسل ادا ہو گیا۔ یوں اگر عورت احمییہ نے مرد کو یا مرد نے عورت کو غسل دیا غسل ادا ہو گیا اگرچہ ان کو نہلانا جائز نہ تھا۔^(۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۳: کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ دھڑ ملا تو غسل و کفن دیں گے، ورنہ جنازہ کی نماز پڑھیں گے اور نماز کے بعد وہ باقی ٹکڑا بھی ملا تو اس پر دوبارہ نماز نہ پڑھیں گے اور آدھا دھڑ ملا تو اگر اس میں سر بھی ہے جب بھی حکم ہے اور اگر سر نہ ہو یہ صوں میں سر سے پاؤں تک دھنا یا بیاں ایک جانب کا حصہ ملا تو ان دونوں صورتوں میں نہ غسل ہے، نہ کفن، نہ نماز بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔^(۲) (عالمگیری، در مختار وغیرہما)

مسئلہ ۲۴: مردہ ہلا اور یہ نہیں معلوم کہ مسلمان ہے یا کافر تو اگر اس کی وضع قطع مسلمانوں کی ہو یا کوئی علامت ایسی ہو، جس سے مسلمان ہونا ثابت ہوتا ہے یا مسلمانوں کے محلہ میں ملا تو غسل دیں اور نماز پڑھیں ورنہ نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: مسلمان مردے کا فرمودوں میں مل گئے تو اگر غصہ وغیرہ کسی عدمت سے شناخت کر سکیں تو مسلمانوں کو جہد کر کے غسل و کفن دیں اور نماز پڑھیں اور امتیاز نہ ہوتا ہو تو غسل دیں اور نماز میں خاص مسلمانوں کے لیے دعا کی نیت کریں اور ان میں اگر مسلمان کی تعداد زیادہ ہو تو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کریں ورنہ عیحدہ۔^(۴) (رد المحتار)

مسئلہ ۲۶: کافر مردے کے لیے غسل و کفن و دفن نہیں بلکہ ایک چھتڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں داب دیں، یہ بھی جب کریں کہ اس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا اسے لے نہ جائے، ورنہ مسلمان ہاتھ نہ لگائے نہ اس کے جنازے میں شرکت کرے اور اگر بوجہ قرابت قریہ شریک ہو تو دُور دُور رہے اور اگر مسلمان ہی اس کا رشتہ دار ہے اور اس کا ہم مذہب کوئی نہ ہو یا لے نہیں اور بخلاف قرابت غسل و کفن و دفن کرے تو جائز ہے، مگر کسی امر میں سنت کا طریقہ نہ برتے بلکہ نجاست دھونے کی طرح اس پر پانی بہائے اور چھتڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں دبا دے، یہ حکم کافر اصلی کا ہے اور مرتد کا حکم یہ ہے کہ مطلقاً نہ اسے غسل دیں۔

- 1 "رد المحتار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی حدیث ((کل سب و سب منقطع، لا سبی و سبی))، ج ۳، ص ۱۰۸.
- 2 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج ۳، ص ۱۰۷.
- 3 و "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنازة، نقص شامی، ج ۱، ص ۱۵۹ وغیرہما.
- 4 "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنازة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۵۹.
- 4 "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی حدیث ((کل سب و سب منقطع، لا سبی و سبی))، ج ۳، ص ۱۰۹.

دیں نہ کفن، بلکہ تختے کی طرح کسی جگہ گڑھے میں ڈھکیل کر مٹی سے بغیر حائل کے پاٹ دیں۔^(۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۷: ذمیہ کو مسلمان کا محل تھا وہ مرگئی اگر بچہ میں جان پڑ گئی تھی تو اسے مسلمانوں کے قبرستان سے عیحدہ دفن کریں اور اس کی پیٹھ قبلہ کو کر دیں کہ بچہ کا مونہ قبلہ کو ہو، اس لیے کہ بچہ جب پیٹ میں ہوتا ہے تو اس کا مونہ ماں کی پیٹھ کی طرف ہوتا ہے۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۲۸: میت کا بدن اگر ایسا ہو گیا کہ ہاتھ لگانے سے کھال اُٹھنے لگی، تو ہاتھ نہ لگائیں صرف پانی بہا دیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: نہلانے کے بعد اگر ناک کاں مونہ اور دیگر سوراخوں میں روئی رکھ دیں تو حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ نہ رکھیں۔^(۴) (عالمگیری، در مختار وغیرہا)

مسئلہ ۳۰: میت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھا کر نایا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال مونہ نایا کتر نایا اکھڑنا، ناجائز و مکروہ و تحریمی ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت پر ہے اسی حالت میں دفن کر دیں، ہاں اگر ناخن ٹوٹا ہو تو لے سکتے ہیں اور اگر ناخن یا بال تراش لیے تو کفن میں رکھ دیں۔^(۵) (در مختار، عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۳۱: میت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھیں سینہ پر نہ رکھیں کہ یہ کفار کا طریقہ ہے۔^(۶) (در مختار) بعض جگہ ناف کے نیچے اس طرح رکھتے ہیں جیسے نماز کے قیام میں یہ بھی نہ کریں۔

مسئلہ ۳۲: بعض جگہ دستور ہے کہ عموماً میت کے غسل کے لیے کورے گھڑے بدھنے^(۷) لاتے ہیں اس کی کچھ ضرورت نہیں، مگر کے استعمالی گھڑے نوٹے سے بھی غسل دے سکتے ہیں اور بعض یہ جہالت کرتے ہیں کہ غسل کے بعد توڑ ڈالتے ہیں، یہ ناجائز و حرام ہے کہ مال ضائع کرنا ہے اور اگر یہ خیال ہو کہ نجس ہو گئے تو یہ بھی فضول بات ہے کہ اولاً تو اس پر پتھیں نہیں

۱ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجسرة، مصنف مهم، رد المحتار، ج ۳، ص ۱۵۸

۲ "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجسرة، ج ۳، ص ۱۱۰

۳ "انصاری الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنازہ، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۵۸

۴ المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجسرة، ج ۳، ص ۱۰۴ - ۱۰۵ وغیرہما

۵ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجسرة، مطلب فی القراءة عند المیت، ج ۳، ص ۱۰۴

۶ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنازہ، فصل ثانی، ج ۱، ص ۱۵۸

۷ "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجسرة، ج ۳، ص ۱۰۵

۷ یعنی مٹی کے تختے، بولے۔

نہیں پڑتیں اور پڑیں بھی تو رائج یہ ہے کہ میت کا غسل نجاست حکمیہ زور کرنے کے لیے ہے تو مستعمل پانی کی چھینٹیں پڑیں اور مستعمل پانی نجس نہیں، جس طرح زندوں کے وضو غسل کا پانی اور اگر فرض کیا جائے کہ نجس پانی کی چھینٹیں پڑیں تو دھو ڈالیں، دھونے سے پاک ہو جائیں گے اور اکثر جگہ وہ گھڑے بدھنے مسجدوں میں رکھ دیتے ہیں اگر نیت یہ ہو کہ نمازیوں کو آرام پہنچے گا اور اس کا مردے کو ثواب تو یہ اچھی نیت ہے اور رکھنا بہتر اور اگر یہ خیال ہو کہ گھر میں رکھنا نخواست ہے تو یہ نری حماقت اور بعض لوگ گھڑے کا پانی پھینک دیتے ہیں یہ بھی حرام ہے۔

کفن کا بیان

مسئلہ ۱: میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے، کفن کے تین درجے ہیں۔

(۱) ضرورت (۲) کفایت (۳) سنت

مرد کے لیے سنت تین کپڑے ہیں۔

(۱) لفافہ (۲) ازار (۳) قمیص

اور عورت کے لیے پانچ۔

تین پیادور

(۳) اوڑھنی (۵) سینہ بند

کفن کفایت مرد کے لیے دو کپڑے ہیں۔

(۱) لفافہ (۲) ازار

اور عورت کے لیے تین۔

(۱) لفافہ (۲) ازار (۳) اوڑھنی یا

(۱) لفافہ (۲) قمیص (۳) اوڑھنی۔

کفن ضرورت دونوں کے لیے یہ کہ جو میسر آئے اور کم از کم اتنا تو ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے۔^(۱) (در مختار،

الگیری وغیرہما)

۱ "اسرار المختصر"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ النجاسۃ، ج ۳، ص ۱۱۲-۱۱۶

و "الفتاویٰ النہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائض، فصل ثانی، ج ۱، ص ۱۶۰ وغیرہما

مسئلہ ۲: لقاۃ یعنی چادر کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں اور ازار یعنی تہہ بند چوٹی سے قدم تک یعنی لقاۃ سے اتنی چھوٹی جو بندش کے لیے زیادہ تھا اور قیص جس کو کفنی کہتے ہیں گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہوں اور جاہوں میں جو رواج ہے کہ پیچھے سے کم رکھتے ہیں یہ غلطی ہے، چاک اور آستینیں اس میں نہ ہوں۔ مرد اور عورت کی کفنی میں فرق ہے، مرد کی کفنی موٹا ہے پر چیریں اور عورت کے لیے سینہ کی طرف، اوڑھنی تین ہاتھ کی ہونی چاہیے یعنی ڈیزہ گز، سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔^(۱) (عالمگیری، رد المحتار وغیرہا)

مسئلہ ۳: بلا ضرورت کفن کفایت سے کم کرنا ناجائز و مکروہ ہے۔^(۲) (در مختار) بعض محتاج کفن ضرورت پر قادر ہوتے ہیں مگر کفن مسنون متیر نہیں، وہ کفن مسنون کے لیے لوگوں سے سوال کرتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ سوال بلا ضرورت جائز نہیں اور یہاں ضرورت نہیں، البتہ کفن ضرورت پر بھی قادر نہ ہوں تو بقدر ضرورت سوال کریں زیادہ نہیں، ہاں اگر بغیر مانگے مسلمان خود کفن مسنون پورا کر دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ پورا ثواب پائیں گے۔^(۳) (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۴: ورثہ میں اختلاف ہوا، کوئی دو کپڑوں کے لیے کہتا ہے کوئی تین کے لیے تو تین کپڑے دیے جائیں کہ یہ سنت ہے یا یوں کیا جائے کہ اگر مال زیادہ ہے اور وارث کم تو کفن سنت دیں اور مال کم ہے وارث زیادہ تو کفن کفایت۔^(۴) (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۵: کفن اچھا ہونا چاہیے یعنی مرد عیدین و جمعہ کے لیے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اُس قیمت کا ہونا چاہیے۔ حدیث میں ہے، ”مردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ بائیم ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے تھخر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں، سفید کفن بہتر ہے۔ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”اپنے مردے سفید کپڑوں میں کفناؤ۔“^(۵) (غنیہ، رد المحتار)

1 "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الثالث، ح ۱، ص ۱۶۰

و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، مطلب فی کفن، ح ۳، ص ۱۱۲ وغیرہما

2 "انصاوی الہدیۃ" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، مطلب فی کفن، ح ۳، ص ۱۱۵

3 "انصاوی الرصویۃ" (الحدیدۃ)، ح ۹، ص ۱۰۰

4 "انوار الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الحائز، ص ۱۳۵

5 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، مطلب فی کفن، ح ۳، ص ۱۱۲

و "غنیۃ المتملی"، فصل فی الحائز، ص ۵۸۱ - ۵۸۲

"جامع الرمزی"، أبواب الحائز، باب ما جاء مما يستحب من الأكفان، الحدیث ۹۹۴، ص ۱۷۴۶

مسئلہ ۶: کسم یا زعفران کا رنگا ہوا یا ریٹیم کا کفن مرد کو ممنوع ہے اور عورت کے لیے جائز یعنی جو کپڑا زندگی میں پہن سکتا ہے، اس کا کفن دیا جاسکتا ہے اور جو زندگی میں ناجائز، اس کا کفن بھی ناجائز۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: خنثی مشکل کو عورت کی طرح پانچ کپڑے دیے جائیں مگر کسم یا زعفران کا رنگا ہوا اور ریٹیم کا کفن اسے ناجائز ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: کسی نے وصیت کی کہ کفن میں اُسے دو کپڑے دیے جائیں تو یہ وصیت جاری نہ کی جائے، تین کپڑے دیے جائیں اور اگر یہ وصیت کی کہ ہزار روپے کا کفن دیا جائے تو یہ بھی نافذ نہ ہوگی متوسط درجہ کا دیا جائے۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۹: جو نابالغ حد شہوت^(۴) کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیے جاتے ہیں اسے بھی دیے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں اور لڑکے کو بھی دو کپڑے دیے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو۔^(۵) (رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: بڑے کپڑے کا بھی کفن ہو سکتا ہے، مگر بڑا ہونا تو ذرا حلا ہوا ہو کہ کفن سقرا ہونا مرغوب ہے۔^(۶) (جوہرہ)

مسئلہ ۱۱: میت نے اگر کچھ مال چھوڑا تو کفن اسی کے مال سے ہونا چاہیے اور مدیون^(۷) ہے تو قرض خواہ^(۸) کفن کفایت سے زیادہ کو منع کر سکتا ہے اور منع نہ کیا تو اجازت سمجھی جائے گی۔^(۹) (رد المحتار) مگر قرض خواہ کو ممانعت کا اس وقت حق ہے، جب وہ تمام مال ذین میں مستغرق^(۱۰) ہو۔

مسئلہ ۱۲: ذین و وصیت و میراث، ان سب پر کفن مقدم ہے اور ذین وصیت پر اور وصیت میراث پر۔^(۱۱) (جوہرہ)

1 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائض، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶۱

2 المرجع السابق

3 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحائض، مطب فی النکف، ج ۳، ص ۱۱۲

4 حد شہوت لڑکوں میں یہ کہ اس کا دس عورتوں کی طرف رغبت کرے اور لڑکی میں یہ کہ اسے دیکھ کر مرد کو اس کی طرف میلان پیدا ہوا اور اس کا اندر نہ لڑکوں میں بارہ سال اور لڑکیوں میں نو برس ہے۔ ۱۲ منہ

5 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحائض، مطب فی النکف، ج ۳، ص ۱۱۷ وغیرہ

6 "الجوهرة السيرة"، کتاب الصلاۃ، باب الحائض، الجزء الأول، ص ۱۳۵

7 یعنی مقروض۔ 8 - یعنی قرض دینے والا۔

9 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، مطب فی النکف، ج ۳، ص ۱۱۴ وغیرہ

J یعنی قرض میں گمراہ ہوا۔

K "الجوهرة السيرة"، کتاب الصلاۃ، باب الحائض، ص ۱۳۴۔

مسئلہ ۱۳: میت نے مال نہ چھوڑا تو کفن اس کے ذمہ ہے جس کے ذمہ زندگی میں نفقہ تھا اور اگر کوئی ایسا نہیں جس پر نفقہ واجب ہوتا یا ہے مگر نادر ہے تو بیت المال سے دیا جائے اور بیت المال بھی وہاں نہ ہو، جیسے یہاں ہندوستان میں تو وہاں کے مسلمانوں پر کفن دینا فرض ہے، اگر معلوم تھا اور نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے اگر ان لوگوں کے پاس بھی نہیں تو ایک کپڑے کی قدر اور لوگوں سے سوال کر لیں۔^(۱) (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۱۴: عورت نے اگر چہ مال چھوڑا اس کا کفن شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ موت کے وقت کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے عورت کا نفقہ شوہر پر سے ساقط ہو جاتا، اگر شوہر مرا اور اس کی عورت مالدار ہے، جب بھی عورت پر کفن واجب نہیں۔^(۲) (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۵: یہ جو کہا گیا کہ فلاں پر کفن واجب ہے اس سے مراد کفن شرعی ہے۔ یو ہیں باقی سا، بن جھینڑ مثلاً خوشبو اور غسل اور لے جانے والوں کی اجرت اور دفن کے مصارف، سب میں شرعی مقدار مراد ہے۔ باقی اور باتیں اگر میت کے مال سے کی گئیں اور ورثہ باغ ہوں اور سب وارثوں نے اجازت بھی دے دی ہو تو جائز ہے، ورنہ خرچ کرنے والے کے ذمہ ہے۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: کفن کے لیے سوال کر لائے اس میں سے کچھ بچ رہا تو اگر معلوم ہے کہ یہ فلاں نے دیا ہے تو اسے واپس کر دیں، ورنہ دوسرے محتاج کے کفن میں صرف کر دیں، یہ بھی نہ ہو تو تصدق کر دیں۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۱۷: میت ایسی جگہ ہے کہ وہاں صرف ایک شخص ہے اور اس کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہے تو اس پر یہ ضرور نہیں کہ اپنے کپڑے کا کفن کر دے۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۱۸: کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد بدن کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ لیں کہ کفن تر نہ ہو، ورنہ کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھوئی دے لیں اس سے زیادہ نہیں، پھر کفن یوں بچھائیں کہ پیسے بڑی چادر پھر

۱ ... "الجوهرة الميرة"، كتاب الصلاة، باب الحائض، ص ۱۳۴۔

و "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الحائض، ح ۳، ص ۱۱۸-۱۲۰۔

۲ "اعتاوی الہدیة"، كتاب الصلاة، انبأب انحادی والعشرون فی الحائض، الفصل الثالث، ح ۱، ص ۱۶۱۔

و "الدر المختار" و "ردالمحار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الحائض، مطلب فی كفہ الروحة عنی الروح، ح ۳، ص ۱۱۹۔

۳ "ردالمحار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الحائض، مطلب فی كفہ الروحة عنی الروح، ح ۳، ص ۱۱۹۔

۴ ... "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الحائض، ح ۳، ص ۱۲۰۔

۵ ... "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الحائض، ح ۳، ص ۱۲۰۔

تہبند پھر کفنی پھر میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں اور داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو میں اور مواضع جو دینی ماتھے، ناک، ہاتھ، گھٹنے، قدم پر کاغذ لگائیں پھر ازار یعنی تہبند لپیٹیں پہلے بائیں جانب سے پھر دہنی طرف سے پھر لٹافہ لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر دہنی طرف سے تاکہ دہنا اوپر رہے اور سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں کہ اڑنے کا اندیشہ نہ رہے، عورت کو کفنی پہنا کر اُس کے بال کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھتی نصف پشت کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر مونہ پر مثل نقاب ڈال دیں کہ سینہ پر رہے کہ اُس کا طول نصف پشت سے سینہ تک رہے اور عرض ایک کان کی نو سے دوسرے کان کی نو تک ہے اور یہ جو لوگ کیا کرتے ہیں کہ زندگی کی طرح اڑھاتے ہیں یہ کھن بجا و خلاف سنت ہے پھر بدستور ازار و لٹافہ لپیٹیں پھر سب کے اوپر سینہ بند ہلائے پستان سے ران تک لا کر باندھیں۔ (۱) (عالمگیری، در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: مرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زعفران کی آمیزش ہو عورت کے لیے جائز ہے، جس نے احرام باندھا ہے اُس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں اور اُس کا مونہ اور سر کفن سے چھایا جائے۔ (۲) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۰: اگر مردہ کا کفن چوری گیا اور لاش ابھی تازہ ہے تو پھر کفن دیا جائے اگر میت کا مال بدستور ہے تو اس سے اور تقسیم ہو گیا تو ورثہ کے ذمہ کفن دینا ہے، وصیت یا قرض میں دیا گیا تو ان لوگوں پر نہیں اور اگر کھل ترکہ ذین میں مستغرق ہے اور قرض خواہوں نے اب تک قبضہ نہ کیا ہو تو اسی مال سے دیں اور قبضہ کر لیا تو ان سے واپس نہ لیں گے، بلکہ کفن اُس کے ذمہ ہے کہ مال نہ ہونے کی صورت میں جس کے ذمہ ہوتا ہے اور اگر صورت مذکورہ میں لاش پھٹ گئی تو کفن مسنون کی حاجت نہیں ایک کپڑا کافی ہے۔ (۳) (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۲۱: اگر مردہ کو جانور کھا گیا اور کفن پڑا تو اگر میت کے مال سے دیا گیا ہے ترکہ میں شمار ہوگا اور کسی اور نے دیا ہے اجنبی پر رشتہ دار نے تو دینے والا مالک ہے جو چاہے کرے۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ضروریہ: ہندوستان میں عام رواج ہے کہ کفن مسنون کے علاوہ اوپر سے ایک چادر اڑھاتے ہیں وہ نگیہ واریا کسی مسکین پر تصدق کرتے ہیں اور ایک جا نماز ہوتی ہے جس پر امام جنازہ کی نماز پڑھاتا ہے وہ بھی تصدق کر دیتے ہیں، گر یہ چادر وجہ نماز میت کے مال سے نہ ہوں بلکہ کسی نے اپنی طرف سے دیا ہے (اور عادتاً وہی دیتا ہے جس نے کفن دیا بلکہ کفن کے

۱ "امتواوی الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، ابواب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶۱

و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، ج ۳، ص ۱۱۶ وغیرہما

۲ "امتواوی الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، ابواب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶۱

۳ ... المرجع السابق

۴ "امتواوی الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، ابواب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶۲

یہ جو کپڑا لایا جاتا ہے وہ اسی انداز سے لایا جاتا ہے جس میں یہ دونوں بھی ہو جائیں۔ جب تو ظاہر ہے کہ اس کی اجازت ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر میت کے مال سے ہے تو دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ ورثہ سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت سے ہو، جب بھی جائز ہے اور اگر اجازت نہ دی تو جس نے میت کے مال سے منگایا اور تصدق کیا اس کے ذمہ یہ دونوں چیزیں ہیں یعنی ان میں جو قیمت صرف ہوئی ترکہ میں شمار کی جائے گی اور وہ قیمت خرچ کرنے والا اپنے پاس سے دے گا، دوسری صورت یہ کہ ورثہ میں کُل یا بعض نابالغ ہیں تو اب وہ دونوں چیزیں ترکہ سے ہرگز نہیں دی جاسکتیں، اگرچہ اس نابالغ نے اجازت بھی دیدی ہو کہ نابالغ کے مال کو صرف کر پینا حرام ہے۔ لوٹے گھڑے ہوتے ہوئے خاص میت کے نہلانے کے لیے خریدے تو اس میں یہی تفصیل ہے۔ تہ، دسواں، چالیسواں، ششاسی، بری کے مصارف میں بھی یہی تفصیل ہے کہ اپنے مال سے جو چاہے خرچ کرے اور میت کو ثواب پہنچائے اور میت کے مال سے یہ مصارف اسی وقت کیے جائیں کہ سب وارث بالغ ہوں اور سب کی اجازت ہو ورنہ نہیں مگر جو بالغ ہوا اپنے حصہ سے کر سکتا ہے۔ ایک صورت اور بھی ہے کہ میت نے وصیت کی ہو تو ذین ادا کرنے کے بعد جو بچے اس کی تہائی میں وصیت جاری ہوگی۔ اکثر لوگ اس سے غافل ہیں یا نادانف کہ اس قسم کے تمام مصارف کرینے کے بعد اب جو باقی رہتا ہے اسے ترکہ سمجھتے ہیں۔ ان مصارف میں نہ وارث سے اجازت لیتے ہیں، نہ نابالغ وارث ہونا مضرجانتے ہیں اور یہ سخت غلطی ہے، اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ تجو وغیرہ کو منع کیا جاتا ہے کہ یہ تو ایصالِ ثواب ہے، اسے کون منع کرے گا۔ منع وہ کرے جو وہابی ہو بلکہ ناجائز طور پر جو ان میں صرف کیا جاتا ہے اس سے منع کیا جاتا ہے، کوئی اپنے مال سے کرے یا ورثہ یا غنیمت ہی ہوں، ان سے اجازت لے کر کرے تو ممانعت نہیں۔

جنازہ لے چلنے کا بیان

- مسئلہ ۱: جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے، ہر شخص کو چاہیے کہ عبادت میں کوتاہی نہ کرے اور حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ اٹھایا۔^(۱) (جو ہرہ)
- مسئلہ ۲: سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اٹھائیں، ایک ایک پاؤں پر ایک شخص لے اور اگر صرف دو شخصوں نے جنازہ اٹھایا، ایک سرہانے اور ایک پانچٹی تو بلا ضرورت مکروہ ہے اور ضرورت سے ہو مثلاً جگہ تنگ ہے تو حرج نہیں۔^(۱) (ع لکیری)
- مسئلہ ۳: سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پاؤں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے اور پوری سنت یہ ہے کہ پہلے دہنے سرہانے کندھا دے پھر دہنی پانچٹی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پانچٹی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم

1 "الحوہ النیرہ"، کتاب الصلاۃ، باب الحائز، ص ۱۳۹

2 "المنہج الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، ابواب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الرابع، ح ۱، ص ۱۶۲

ہوئے کہ حدیث میں ہے، ”جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیے جائیں گے۔“ نیز حدیث میں ہے، ”جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے، اللہ تعالیٰ اس کی حقیقی مغفرت فرمادے گا۔“ (۱) (جوہرہ، عالمگیری، درمختار) مسئلہ ۴: جنازہ لے چلنے میں چار پائی کو ہاتھ سے پکڑ کر موٹڑھے پر رکھے، اسباب کی طرح گردن یا پیٹھ پر لادنا مکروہ ہے، چوپایہ پر جنازہ لادنا بھی مکروہ ہے۔ (۲) (عالمگیری، غنیہ، درمختار) ٹھیلے پر لادنے کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۵: چھوٹا بچہ شیر خوار یا ابھی دودھ چھوڑا ہو یا اس سے کچھ بڑا، اس کو اگر ایک شخص ہاتھ پر اٹھ کر لے چلے تو حرج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں اور اگر کوئی شخص سواری پر ہو اور راستے چھوٹے جنازہ کو ہاتھ پر لیے ہو، جب بھی حرج نہیں اور اس سے بڑا مردہ ہو تو چار پائی پر لے جائیں۔ (۳) (غنیہ، عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶: جنازہ معتدل تیزی سے لے جائیں مگر نہ اس طرح کہ میت کو جھٹکا لگے اور ساتھ جانے والوں کے لیے افضل یہ ہے کہ جنازہ سے پیچھے چلیں، دہنے بائیں نہ چلیں اور اگر کوئی آگے چلے تو اسے چاہیے کہ اتنی دور رہے کہ ساتھیوں میں نہ شمار کیا جائے اور سب کے سب آگے ہوں تو مکروہ ہے۔ (۴) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۷: جنازہ کے ساتھ پیدل چن افضل ہے اور سواری پر ہو تو آگے چن مکروہ اور آگے ہو تو جنازہ سے دور ہو۔ (۵) (عالمگیری، صفیری)

مسئلہ ۸: عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع ہے اور نوہ کرنے والی ساتھ میں ہو تو اسے سختی سے منع کیا جائے، اگر نہ مانے تو اس کی وجہ سے جنازہ کے ساتھ جانا نہ چھوڑا جائے کہ اس کے تاجائز فعل سے یہ کیوں منع ترک کرے، بلکہ اس سے اسے بُرا جانے اور شریک ہو۔ (۶) (درمختار، صفیری)

۱۔ ”الجمہورۃ البیرو“، کتاب الصلاۃ، باب الحائز، ص ۱۳۹۔

و ”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۱۶۲

و ”الدر المختار“، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، ج ۳، ص ۱۵۸ - ۱۵۹

۲۔ ”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۱۶۲

و ”الدر المختار“، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، ج ۳، ص ۱۵۹

۳۔ ”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۱۶۲

و ”عنیۃ المصلی“، فصل فی الحائز، ص ۵۹۲۔ وغیرہما

۴۔ ”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۱۶۲ وغیرہ

۵۔ المرجع السابق، و ”صفیری“، فصل فی الحائز، ص ۲۹۲۔

۶۔ ”صفیری“، فصل فی الحائز، ص ۲۹۲۔

و ”الدر المختار“، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، ج ۳، ص ۱۶۲

مسئلہ ۹: اگر عورتیں جنازے کے پیچھے ہوں اور مرد کو یہ اندیشہ ہو کہ پیچھے چلنے میں عورتوں سے اختلاط ہو گا یا ان میں کوئی نوحہ کرنے والی ہو تو ان صورتوں میں مرد کو آگے چلنا بہتر ہے۔^(۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۰: جنازہ لے چلنے میں سر ہانا آگے ہونا چاہیے اور جنازہ کے ساتھ ”گ“ لے جانے کی ممانعت ہے۔^(۲) (عائگیری)

مسئلہ ۱۱: جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو سکوت کی حالت میں ہونا چاہیے۔ موت اور حواس و احوال قبر کو پیش نظر رکھیں، دنیا کی باتیں نہ کریں نہ نہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو جنازہ کے ساتھ ہنستے دیکھا، فرمایا ”تو جنازہ میں ہنستا ہے، تجھ سے کبھی کلام نہ کروں گا۔“ اور ذکر کرنا چاہیں تو دل میں کریں اور بھی ظہاں نہ اب علانے ذکر جہر کی بھی اجازت دی ہے۔^(۳) (صغیری، در مختار وغیرہا)

مسئلہ ۱۲: جنازہ جب تک رکھنا جائے بیٹھنا مکروہ ہے اور رکھنے کے بعد بے ضرورت کھڑا نہ رہے اور اگر لوگ بیٹھے ہوں اور نماز کے لیے وہاں جنازہ لایا گیا تو جب تک رکھنا جائے کھڑے نہ ہوں۔ یوں اگر کسی جگہ بیٹھے ہوں اور وہاں سے جنازہ گزرا تو کھڑا ہونا ضرور نہیں، ہاں جو شخص ساتھ جانا چاہتا ہے وہ اٹھے اور جائے، جب جنازہ رکھا جائے تو یوں نہ رکھیں کہ قبہ کو پاؤں ہوں یا سر ہلکے آڑ رکھیں کہ وہنی کروٹ قبلہ کو ہو۔^(۴) (عائگیری، در مختار)

مسئلہ ۱۳: جنازہ اٹھانے پر اجرت لینا دینا جائز ہے، جب کہ اور اٹھانے والے بھی موجود ہوں۔^(۵) (عائگیری) مگر جو ثوب جنازہ لے چلنے پر حدیث میں بیان ہوا اسے نہ ملے گا کہ اس نے توبہ لے لیا۔

مسئلہ ۱۴: میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا کوئی نیک شخص ہو تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔^(۶) (عائگیری)

1 "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فی حمل الميت، ج ۳، ص ۱۶۲

2 "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۱۶۲

3 "صغیری"، فصل فی الجنائز، ص ۲۹۲

و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج ۳، ص ۱۶۲

و "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۹، ص ۱۴۰

4 "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۱۶۲

و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج ۳، ص ۱۶۰

5 "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۱۶۲

6 المرجع السابق

مسئلہ ۱۵: جو شخص جنازہ کے ساتھ ہوا سے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہیے اور نماز کے بعد اویسائے میت سے اجازت لے کر واپس ہو سکتا ہے اور دفن کے بعد اولیا سے اجازت کی ضرورت نہیں۔^(۱) (ع لگیری)

نماز جنازہ کا بیان

مسئلہ ۱: نماز جنازہ فرض کفایہ ہے کہ ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے، ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پڑھی گئی ہو۔^(۲) (عامہ کتب) اسکی فرضیت کا جواز کار کرے کافر ہے۔

مسئلہ ۲: اس کے لیے جماعت شرط نہیں، ایک شخص بھی پڑھ لے فرض ادا ہو گیا۔^(۳) (ع لگیری)

مسئلہ ۳: نماز جنازہ واجب ہونے کے لیے وہی شرائط ہیں جو اور نمازوں کے لیے ہیں یعنی

(۱) قادر

(۲) بالغ

(۳) عاقل

(۴) مسلمان ہونا، ایک بات اس میں زیادہ ہے یعنی اس کی موت کی خبر ہونا۔^(۴) (رد المحتار)

مسئلہ ۴: نماز جنازہ میں دو طرح کی شرطیں ہیں، ایک مصنی کے متعلق دوسری میت کے متعلق، مصنی کے لحاظ سے تو وہی شرطیں ہیں جو مطلق نماز کی ہیں یعنی

(۱) مصنی کا نجاست حکمیہ وھیقیہ سے پاک ہونا، نیز اس کے پڑے اور جگہ کا پاک ہونا

(۲) متر عورت

(۳) قبلہ کو منہ ہونا

(۴) نیت، اس میں وقت شرط نہیں اور تکبیر تحریر زکن ہے شرط نہیں جیسا پہلے ذکر ہوا۔^(۵) (رد المحتار وغیرہ)

۱ "انصاری الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۵

۲ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ج ۳، ص ۱۲۰.

۳ و "انصاری الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، فصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۲

۴ "انصاری الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۲

۵ ... "رد المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی صلاۃ الجنازۃ، ج ۳، ص ۱۲۱.

۶ ... "رد المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی صلاۃ الجنازۃ، ج ۳، ص ۱۲۱ وغیرہ

بعض لوگ جوتا پہنے اور بہت لوگ جوتے پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں، اگر جوتا پہنے پڑھی تو جوتا اور اس کے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے، بقدر مانع نجاست ہوگی تو اس کی نماز نہ ہوگی اور جوتے پر کھڑے ہو کر پڑھی تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ ۵: جنازہ طیار ہے جانتا ہے کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز ہو جائے گی تیمم کر کے پڑھے۔ اس کی تفصیل باب تیمم میں مذکور ہوئی۔

مسئلہ ۶: امام طہر نہ تھا تو نماز پھر پڑھیں، اگرچہ مقتدی طاہر ہوں کہ جب امام کی نہ ہوئی کسی کی نہ ہوئی اور اگر امام طاہر تھا اور مقتدی بلا طہارت تو اعادہ نہ کی جائے کہ اگرچہ مقتدیوں کی نہ ہوئی مگر امام کی تو ہوگئی۔ یو ہیں اگر عورت نے نماز پڑھائی اور مردوں نے اس کی اقتدا کی تو لوٹائی نہ جائے کہ اگرچہ مردوں کی اقتدا صحیح نہ ہوئی مگر عورت کی نماز تو ہوگئی، وہی کافی ہے اور نماز جنازہ کی تکرار جائز نہیں۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۷: نماز جنازہ سواری پر پڑھی تو نہ ہوئی۔ امام کا بالغ ہونا شرط ہے خواہ عام مرد ہو یا عورت، نابالغ نے نماز پڑھائی تو نہ ہوئی۔^(۲) (در مختار، عالمگیری)

نماز جنازہ میں میت سے تعلق رکھنے والی چند شرطیں ہیں۔

(۱) میت کا مسلمان ہونا۔^(۳)

مسئلہ ۸: میت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا، تو اگر مردہ پیدا ہوا بلکہ اگر نصف سے کم باہر نکلا اس وقت زندہ تھا اور اکثر باہر نکلنے سے پیشتر مر گیا تو اس کی بھی نماز نہ پڑھی جائے اور تفصیل آتی ہے۔

مسئلہ ۹: چھوٹے بچے کے ماں باپ دونوں مسلمان ہوں یا ایک تو وہ مسلمان ہے، اس کی نماز پڑھی جائے اور دونوں کافر ہیں تو نہیں۔^(۴) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: مسلمان کو دار الحرب میں چھوٹا بچہ تپا ملا اور اس نے اٹھ یا پھر مسلمان کے یہاں مرا، تو اس کی نماز پڑھی جائے۔^(۵) (عالمگیری)

۱ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج ۳، ص ۱۲۲

۲ المرجع السابق، و "الفتاویٰ الہدیة"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنازة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۴

۳ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج ۳، ص ۱۲۱

۴

۵ "الفتاویٰ الہدیة"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنازة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۳

مسئلہ ۱۱: ہر مسلمان کی نماز پڑھی جائے اگرچہ وہ کیسے ہی گنہگار و مرتکب کبار ہو مگر چند قسم کے لوگ ہیں کہ ان کی نماز نہیں۔

(۱) باغی جو امام برحق پر نافرمانی کرے اور اسی بغاوت میں مارا جائے۔

(۲) ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا نہ ان کو غسل دیا جائے نہ ان کی نماز پڑھی جائے، مگر جبکہ بادشاہ اسلام نے ان پر قابو پایا اور قتل کیا تو نماز و غسل ہے یا وہ نہ پکڑے گئے نہ مارے گئے بلکہ ویسے ہی مرے تو بھی غسل و نماز ہے۔

(۳) جو لوگ نافرمانی سے لڑیں بلکہ جو ان کا تماشہ دیکھ رہے تھے اور پتھر کر لگا اور مر گئے تو ان کی بھی نماز نہیں، ہاں ان کے متفرق ہونے کے بعد مرے تو نماز ہے۔

(۴) جس نے کسی شخص کا گھونٹ کر مار ڈالا۔

(۵) شہر میں رات کو ہتھیار لے کر لوٹ مار کریں وہ بھی ڈاکو ہیں، اس حالت میں مارے جائیں تو ان کی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔

(۶) جس نے اپنی ماں یا باپ کو مار ڈالا، اس کی بھی نماز نہیں۔

(۷) جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اس حالت میں مارا گیا، اس کی بھی نماز نہیں۔^(۱) (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۲: جس نے خودکشی کی حالت میں بہت بڑا گناہ ہے، مگر اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اگرچہ قصداً خودکشی کی ہو، جو شخص رجم کیا گیا یا قصاص میں مارا گیا، اسے غسل دیں گے اور نماز پڑھیں گے۔^(۲) (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

(۲) میت کے بدن و کفن کا پاک ہونا۔^(۳)

مسئلہ ۱۳: بدن پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اسے غسل دیا گیا ہو یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں خیمہ کرایا گیا ہو اور کفن پہنانے سے بیشتر اسکے بدن سے نجاست نکلی تو دھواؤں والی جائے اور بعد میں خارج ہوئی تو دھوئے کی حاجت نہیں اور کفن پاک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ پاک کفن پہنایا جائے اور بعد میں اگر نجاست خارج ہوئی اور کفن آلودہ ہوا تو حرج نہیں۔^(۴) (درمختار، رد المحتار)

۱۔ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجمار، مطب ہن یسقط فرص، إلح، ج ۳، ص ۱۲۵، ۱۲۸

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجائز، فصل خامس، ج ۱، ص ۱۶۳ وغیرہما

۲۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق، و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجمار، ج ۳، ص ۱۲۷ وغیرہما

۳۔ "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجمار، ج ۳، ص ۱۲۲

۴۔ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجمار، مطلب فی صلاۃ الجمار، ج ۳، ص ۱۲۲

مسئلہ ۱۴: بغیر غسل نماز پڑھی گئی نہ ہوئی، اُسے غسل دے کر پھر پڑھیں اور اگر قبر میں رکھ چکے، مگر مٹی ابھی نہیں ڈالی گئی تو قبر سے نکالیں اور غسل دے کر نماز پڑھیں اور مٹی دے چکے تو اب نہیں نکال سکتے، لہذا اب اُس کی قبر پر نماز پڑھیں کہ پہلی نماز نہ ہوئی تھی کہ بغیر غسل ہوئی تھی اور اب چونکہ غسل ناممکن ہے لہذا اب ہو جائے گی۔^(۱) (ردالمحتار وغیرہ)

(۳) جنازہ کا وہاں موجود ہونا یعنی کُل یا اکثر یا نصف مع سر کے موجود ہونا، لہذا غائب کی نماز نہیں ہو سکتی۔^(۲)

(۴) جنازہ زمین پر رکھ ہونا یا ہاتھ پر ہو مگر قریب ہو، اگر جانور وغیرہ پر لدا ہو نماز نہ ہوگی۔^(۳)

(۵) جنازہ مصطفیٰ کے آگے قبلہ کو ہونا، اگر مصطفیٰ کے پیچھے ہو گا نماز صحیح نہ ہوگی۔^(۴)

مسئلہ ۱۵: اگر جنازہ ان رکھا یعنی امام کے دہنے میت کا قدم ہو تو نماز ہو جائے گی، مگر قصد ایسا کیا تو گنہگار ہوئے۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۱۶: اگر قبلہ کے جانے میں غلطی ہوئی یعنی میت کو اپنے خیال سے قبلہ ہی کو رکھا تھا مگر حقیقتہً قبلہ کو نہیں، تو موضع

تحری میں اگر تحری کی نماز ہو گئی ورنہ نہیں۔^(۶) (درمختار)

(۶) میت کا وہ حصہ بدن جس کا چھپانا فرض ہے بچھا ہونا۔^(۷)

(۷) میت امام کے محاذی ہو یعنی اگر ایک میت ہے تو اُس کا کوئی حصہ بدن امام کے محاذی ہو اور چند ہوں تو کسی ایک

کا حصہ بدن امام کے محاذی ہونا کافی ہے۔^(۸) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: نماز جنازہ میں دو رکعت ہیں:

(۱) چار بار اللہ اکبر کہنا

(۲) قیام

- 1 "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی صلاۃ الجنازۃ، ح ۳، ص ۱۲۱ وغیرہ
- 2 "سدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب، هل یسقط فرض الکفاۃ بفعل انصبی، ح ۳، ص ۱۲۳
- 3 المرجع السابق.
- 4 المرجع السابق.
- 5 "اسرار المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ح ۳، ص ۱۲۴
- 6 المرجع السابق
- 7 "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی صلاۃ الجنازۃ، ح ۳، ص ۱۲۱.
- 8 "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب، هل یسقط فرض الکفاۃ بفعل انصبی، ح ۳، ص ۱۲۳

بغیر عذر بیٹھ کر یا سواری پر نماز جنازہ پڑھی، نہ ہوئی اور اگر ولی یا امام بیمار تھا اس نے بیٹھ کر پڑھائی اور مقتدیوں نے کھڑے ہو کر پڑھی ہوگئی۔^(۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۸: نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں

(۱) اللہ عزوجل کی حمد و ثناء۔ (۲) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود۔ (۳) میت کے لیے دُعا۔

نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے حسب دستور باندھ لے اور ثناء پڑھے، یعنی مُبْحِكُكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور درود شریف پڑھے، بہتر وہ درود ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور کوئی دوسرا پڑھا جب بھی حرج نہیں، پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنے اور میت اور تمام مومنین و مومنات کے لیے دُعا کرے اور بہتر یہ کہ وہ دُعا پڑھے جو احادیث میں وارد ہیں اور ماثور دُعا میں اگر اچھی طرح نہ پڑھ سکے تو جو دُعا چاہے پڑھے، مگر وہ دُعا یہی ہو کہ اُمور آخرت سے متعلق ہو۔^(۲) (جوہرہ نیرہ، ی لکیری، در مختار وغیرہا)

بعض ماثور دُعا میں یہ ہیں۔

(۱) اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيٍّ وَمَيِّتٍ وَشَاحِدٍ وَغَائِبٍ وَصَغِيرٍ نَا وَكَبِيرٍ نَا وَذَكْرٍ نَا وَأُنْثَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مَّا فَآخِجْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ (ہا) (۳) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ (ہا)۔ (۴)

- ۱ "السر المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مصنف من بسفہ فرص (الح، ج ۳، ص ۱۲۴)
- ۲ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۳۷۔
- و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج ۳، ص ۱۲۴، ۱۲۸
- ۳ ان دعاؤں میں مورتوں کیلئے جہاں صیغہ کا اختلاف ہے اسے ہاں کے اوپر لکھ دیا ہے۔ ۱۲۴
- ۴ جبکہ ہم نے اسے بدل میں سامنے لکھ دیا ہے۔
- ۴ روایہ احمد و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن حبان و المحاکم عن ابی ہریرہ و احمد و ابو یعلی و السیہقی و سعید بن منصور فی سننہ عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ۱۲۴
- "المسند رک" لمحاکم، کتاب الجنائز، باب أدعیۃ صلاة الجنازة، الحدیث ۱۳۶۶، ج ۱، ص ۶۸۴
- و "عمل الیوم و النیۃ" مع "انس الکبریٰ" للنسائی، الحدیث ۱۰۹۱۹، ج ۶، ص ۲۶۶
- ترجمہ اے اللہ (عوجل) تو بخش دے ہمارے زندہ اور مردہ اور ہمارے حاضر و غائب کو اور ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے کو اور ہمارے مرد اور عورت کو، اے اللہ (عوجل) ہم میں سے جو جیسے زندہ رکھے، اُسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جو جس کو وفات دے اُسے ایمان پر وفات دے۔ اے اللہ (عوجل) تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں قہر میں نہ ڈال۔ ۱۲۴

(۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ (ہا) وَاَرْحَمُهٗ (ہا) وَعَافِهٖ (ہا) وَاعْفُ عَنْهٗ (ہا) وَاحْكِرْ نَزْلَهٗ (ہا) وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ (ہا) وَاغْسِلْہٗ (ہا) بِالْمَآءِ وَالْثَّلَاجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّہٗ (ہا) مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الْقُوتَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَابْدِلْہٗ (ہا) دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ (ہا) وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ (ہا) وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ (۱) وَاَدْخِلْہٗ (ہا) الْجَنَّةَ وَاعْزُدْہٗ (ہا) مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ (۲)

(۳) اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ (اَمْتُكَ) وَابْنُ (بْنْتِ) اَمْتُكَ يَشْهَدُ (تَشْهَدُ) اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَتَشْهَدُ (تَشْهَدُ) اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَصْحٰ فَقِيرًا (اَصْبَحْتَ فَقِيرًا) اِلٰی رَحْمَتِكَ وَاصْبَحْتَ غَيًّا عَنْ عَذَابِهٖ (ہا) تَحْلٰی (تَحِلُّ) مِنَ الدُّنْيَا وَاهْلِهَا اِنْ كَانَ (كَانَتْ) رَاكِبًا (رَاكِبًا) فَرِيكًا (ہا) وَاِنْ كَانَ (كَانَتْ) مُخْطَاً (مُخْطَئًا) فَاعْفِرْ لَهٗ (ہا) اَللّٰهُمَّ لَا تَخْرِمْ اَجْرَهٗ (ہا) وَلَا تُصَلِّئَا بَعْدَهٗ (ہا) (۳)

(۴) اَللّٰهُمَّ هٰذَا (ہذہ) عَبْدُكَ ابْنُ (اَمْتُكَ بِنْتِ) عَبْدِكَ ابْنِ (بِنْتِ) اَمْتُكَ قَاصِرٌ لِنَبِيِّہٖ (ہا) حُكْمُكَ خَلَقْتَهٗ (ہا) وَلَمْ يَكْ (تَكْ هِيَ) شَيْئًا مَذْكُورًا ۝ نَزَلَ (نَزَلَتْ) بِكَ وَاتَتْ خَيْرُ مَرْسُولٍ بِہٖ اَللّٰهُمَّ لِقَبْہٗ (ہا) حُجَّتَهٗ (ہا) وَالْحَقُّہٗ (ہا) بِبَيْتِہٖ (ہا) مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ۝ وَلَبَّیْہٗ (ہا) بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

۱ یعنی یہ اللہ عورت کے جنازہ پر نہ پڑھے جائیں۔ ۱۲۷

۲ رواہ مسلم والترمذی والسیاتی و بن ماجہ و ابوبکر بن ابی شیبہ عن عوف بن مالک الاشجعی وصی اللہ تعالیٰ عہ ۱۲۷
"صحیح مسلم"، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت فی الصلاۃ، الحدیث ۲۲۳۲، ص ۸۲۹
ترجمہ اے اللہ (عزوجل) اس کو بخش دے اور رحم کر اور عافیت دے اور معاف کر اور عزت کی مہمانی کر اور اس کی جگہ کو کشادہ کر اور اس کو پانی اور برف اور ازلے سے دھو دے اور اس کو خطا سے پاک کر جیسا کہ تو نے سعید پڑے کو میل سے کیا اور اس کو گھر کے بدلے میں بہتر گھر دے اور ازل کے بدلے میں بہتر ازل دے اور بی بی کے بدلے میں بہتر بی بی اور اس کو حنت میں داخل کر اور عذاب قبر وقت قبر و عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔ ۱۳

۳ رواہ الحاکم عن بن عباس وصی اللہ تعالیٰ علیہما ۱۲۷

"المستدرک" للحاکم، کتاب الجنائز، باب أدعية صلاة الجنازة، الحدیث ۱۳۶۹، ج ۱، ص ۶۸۵
ترجمہ اے اللہ (عزوجل) 'یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے گواہی دیتا ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تجھ ہی سے تیرا کوئی شریک نہیں گواہی دیتا ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تیرے بندے اور رسول ہیں یہ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسکے عذاب سے غنی ہے دنیا اور دنیا و بس سے غنی ہوا، اگر یہ پاک ہے تو تو اسے پاک و صاف کر اور اگر خطا کار ہے تو بخش دے۔ اے اللہ (عزوجل) اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔ ۱۳

فَإِنَّ (ہا) اِفْقَرَ (افقرت) اِلَيْكَ وَاسْتَعَيْتَ عَنْهُ (ہا) كَانَ (كانت) يَشْهَدُ (شَهِدَ) اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ
فَاعْمَرْلَهُ (لَهَا) وَاَرْحَمَهُ (ہا) وَلَا تَحْرِمُنَا اَجْرَهُ (ہا) وَلَا تَقْبِلْنا بَعْدَهُ (ہا) ط اللَّهُمَّ اِنْ كَانَ (كانت) زَائِجًا
(زَائِجَةً) فَرَكِبْ (ہا) وَاِنْ كَانَ (كانت) خَاطِئًا (خَاطِئَةً) فَاغْفِرْ لَهُ (ہا) (1)

(۵) اللَّهُمَّ عَبْدُكَ (اَمْتُكَ) وَاَبْنُ (بْنُ) عَبْدِكَ اِحتَاجُ (حَاجْتُ) اِلَى رَحْمَتِكَ وَانْتَ غَنِيٌّ عَنْ
عَذَابِهِ (ہا) اِنْ كَانَ (كانت) مُحْسِنًا (مُحْسِنَةً) فَرِذْ فِي اِحْسَانِهِ (ہا) وَاِنْ كَانَ (كانت) مُسِيئًا (مُسِيئَةً)
فَتَجَاوِزْ عَنْهُ (ہا) (2)

(۶) اللَّهُمَّ عَبْدُكَ (اَمْتُكَ) وَاَبْنُ (بْنُ) عَبْدِكَ كَانَ (كانت) يَشْهَدُ (شَهِدَ) اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ
وَاِنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط وَانْتَ اَعْلَمُ بِهِ (ہا) بِأَنَّ كَانَ (كانت)
مُحْسِنًا (مُحْسِنَةً) فَرِذْ فِي اِحْسَانِهِ (ہا) وَاِنْ كَانَ (كانت) مُسِيئًا (مُسِيئَةً) فَاغْفِرْ لَهُ (ہا) وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ
(ہا) وَلَا تَقْبِلْنا بَعْدَهُ (ہا) (3)

1 رواہ عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ۱۲۷ھ

”کبر العمل“، کتاب الموت، صلاة الحائز، الحديث ۴۲۸۵۷، ج ۱۵، ص ۳۰۴

ترجمہ اے اللہ (عزوجل) یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندہ اور تیری باندی کا بیٹا ہے، اس کے متعلق تیرے حکم نافذ ہے تو نے اسے پیدا کیا
حالانکہ یہ قابل ذکر سے نہ تھا۔ تیرے پاس کیا تو ان سب سے بہتر ہے جن کے پاس اور اچھے۔ اے اللہ جنت کی تو اس کو تلقین کر اور اس
کو اس کے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ملا دے اور قول ثابت پر اسے ثابت رکھ اس لیے کہ تیری طرف محتاج ہے اور تو اس سے غنی
ہے یہ شہادت دیتا تھا کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، پس اسے بخش دے اور رحم کر اور اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ کر اور اس کے
بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔ اے اللہ (عزوجل)! اگر یہ پاک ہے تو پاک کر اور بدکار ہے تو بخش دے۔ ۱۲

2 رواہ الحاکم عن یزید بن زکاة رضى الله تعالى عنهما ۱۲۷ھ

”المستدرک“ للحاکم، کتاب الحائز، باب أدعية صلاة الحائز، الحديث ۱۳۶۸، ج ۱، ص ۶۸۵

ترجمہ اے اللہ (عزوجل) یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے، تیری رحمت کا محتاج ہے در تو اس کے عذاب سے غنی ہے اگر نیکو کار ہے تو
اس کی خوبی میں زیادہ کر اور اگر گنہگار ہے تو درگزر فرما۔ ۱۳

3 رواہ ابن حبان عن ابی ہریرة رضى الله تعالى عنه ۱۲۷ھ

”الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان“، کتاب الحائز، فصل في الصلاة على الحائز، الحديث ۳۰۶۲، ج ۵، ص ۳۰
ترجمہ اے اللہ (عزوجل) یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندہ کا بیٹا ہے، گواہی دیتا تھا کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے بندہ اور تیرے رسول ہیں اور تو ہم سے زیادہ اسے جانتا ہے، اگر نیکو کار ہے تو نیکی میں زیادہ کر اور اگر گنہگار
ہے تو اسے بخش دے اور اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔ ۱۴

(۷) اُضِحْ (اُصْبَحْتُ) عَبْدُكَ (اُمْتُكَ) هَذَا (هَذِهِ) قَدْ تَخَلَّى (تَحَلَّيْتُ) عَنِ الدُّنْيَا وَتَرَكَهَا (تَرَكْتُهَا) لَا اَهْلِيهَا وَافْتَقَرْتُ (اِفْتَقَرْتُ) إِلَيْكَ وَاسْتَقْنَيْتُ عَنْهُ (هَا) وَقَدْ كَانَ (كَانَتْ) يَشْهَدُ (تَشْهَدُ) أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ (هَا) وَتَجَاوَزْ عَنْهُ (هَا) وَالْحَقُّهُ (هَا) بَنِيَّتِهِ (هَا) صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۱)

(۸) اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ ۖ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِنَّا شَفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا (۲)

(۹) اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَخَوَانِي وَأَخَوَاتِي وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِي وَأَلْفَ بَيْنِ قُلُوبِنَا اللَّهُمَّ هَذَا (هَذِهِ) عَبْدُكَ (اُمْتُكَ) فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ (بِهَا) يَا فَاعْفِرْ لَهَا وَلَهُ (لَهَا) (۳)

(۱۰) اللَّهُمَّ إِنَّ فَلَانَ بَنَ فَلَانَ (فُلَانَةُ بِنْتُ فَلَانَ) فَبِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ لِقِهِ (هَا) مِنْ

۱ رواہ ابو یعلیٰ بسند صحیح عن سعید بن المسیب عن امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ من قوله احلف بما قبله من المرفوعات للمناسبة. ۱۲۴ھ

"کسر العمل"، کتاب النعوت، صلاة الحائز، الحديث ۴۲۸۱۷، ج ۱، ص ۲۹۹
ترجمہ آج تیرے بندہ دنیا سے نکلا اور دنیا کو اہل دنیا کے لیے چھوڑا۔ تیری طرف محتاج ہے اور تو اس سے غنی گویا دیتا تھا کہ اللہ (عزوجل) کے سو کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہیں اے اللہ (عزوجل) اٹھ اس کو بخش دے اور اس سے درگزر فرما اور اس کو اس کے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ راجع کر دے۔ ۱۲

۲ رواہ ابو داؤد و الترمذی و البيهقي عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه ۱۲۴ھ
"مسئتي دود"، کتاب الحائز، باب الدعاء للميت، الحديث ۳۲۰۰، ص ۱۴۶۳
و "المسئتي الكرى" البيهقي، کتاب الحائز، باب الدعاء في صلاة الحائز، الحديث ۶۹۷۶، ج ۱، ص ۶۸

ترجمہ سے اللہ (عزوجل) اٹھ اس کا رب ہے اور تو نے اس کو پیدا کیا اور تو نے اس کو اسلام کی طرف ہدایت کی اور تو نے اس کی روح کو قبض کیا تو اس کے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے ہم سفارش کے لیے حاضر ہوئے اسے بخش دے۔
۳ رواہ يعقوب عن عبد الله بن الحارث بن موهب عن ابيه رضي الله تعالى عنه ۱۲۴ھ

"کسر العمل"، کتاب النعوت، صلاة الحائز، الحديث ۴۲۸۳۷، ج ۱، ص ۳۰۱
ترجمہ سے اللہ (عزوجل) اٹھ اس کے بھائیوں اور بہنوں کو تو بخش دے اور ہمارے آج کی حالت درست کر اور ہمارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دے۔ اے اللہ (عزوجل) اے تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے ہم اس کے متعلق خیر کے سو کچھ نہیں جانتے اور تو اس کو ہم سے زیادہ جانتا ہے، تو ہم کو اور اس کو بخش دے۔ ۱۲

فَسَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِمَّ اغْفِرْ لَهُ (ہا) وَارْحَمْهُ (ہا) أَنْتَ أَهْلُ الْغَفُورِ الرَّحِيمِ ط (۱)

(۱۱) اللَّهُمَّ اجْرِهَا مِنَ الشَّيْطَانِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط اللَّهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا وَصَبِّحْ رُوحَهَا وَلَقِّهَا مِنْكَ رِضْوَانًا ط (۲)

(۱۲) اللَّهُمَّ إِنَّكَ خَلَقْتَنَا وَمِنْ عِبَادِكَ ط أَنْتَ رَبُّنَا وَإِلَيْكَ مَعَادُنَا ط (۳)

(۱۳) اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَآخِرَنَا وَآخِرًا وَحَيًّا وَمَيِّتًا وَذَكَرَنَا وَأَنْشَانَا وَصَغِيرَنَا وَكَبِيرَنَا وَشَاهِدَنَا وَغَائِبًا اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ (ہا) وَلَا تَفْتِنَّا بِغَدَاةِ (ہا) (۴)

(۱۴) اللَّهُمَّ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا بَدِيعَ

۱ روہ ابو دود و ابن ماجہ عن واثمہ بن لا سمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲۱

”سبس امی دود“، کتاب الحائز، باب الدعاء للمیت، الحدیث ۳۲۰۲، ص ۱۶۶

ترجمہ اے اللہ (عزوجل) اے اہل بن فلاں تیرے ذمہ اور تیری حفاظت میں ہے، اس کو فتنہ قبر اور عذاب جہنم سے بچا، تو دعا اور حمد کا اہل ہے، اے اللہ (عزوجل) اس کو بخش اور رحم کر بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ ۱۲

۲ روہ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۱۲۱

”سبس ابن ماجہ“، کتاب الحائز، باب الدعاء فی الدخول علی المیت، الحدیث ۱۵۵۳، ص ۲۵۶

ترجمہ اے اللہ (عزوجل) اس کو شیطان سے اور عذاب قبر سے بچا، اے اللہ زمین کو اس کی دونوں کروٹوں سے کشادہ کر دے اور اس کی روح کو بلند کر اور اپنی خوشنودی دے۔ ۱۳

۳ روہ البیہقی و ابن مسدد و الدیلمی فی مسند العردوس عن ابی حاصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲

”کبر العباد“، کتاب الموت، صلاة الحائز، الحدیث ۴۲۸۴۲، ح ۱۵، ص ۳۰۲

ترجمہ اے اللہ (عزوجل) تو نے ہم کو پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں، تو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف ہم کو لوٹا ہے۔ ۱۴

نوٹ: بہار شریعت کے مطبوعہ نسخوں میں عن ابی عامر جبکہ قادی زین رضویہ قدیم و جدید دونوں میں عن ابی حاصر ہے۔ ہم نے بہار شریعت میں سے عن ابی حاصر لکھ دیا ہے، کیونکہ یہ دونوں کتابت کی غلطی ہیں۔

دیکھئے ”مسند العردوس“، الحدیث ۲۰۲۶، ح ۱، ص ۴۹۷ ”الاصابہ فی تمییز الصحابة“، معقلانی، رقم ۹۷۴۱، ح ۷، ص ۷۰

۴ روہ البیہقی عن ابراہیم الاسہلی عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲

”کبر العباد“، کتاب الموت، فی الصلاة علی المیت، الحدیث ۴۲۲۹۲، ح ۱۵، ص ۲۴۸

ترجمہ اے اللہ (عزوجل) بخش دے ہمارے اگلے اور پچھلے کو اور ہمارے زندہ و مردہ کو، اور ہمارے مرد و عورت کو اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے حاضر و غائب کو۔ اے اللہ (عزوجل) اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔ ۱۵

فائدہ: ان دُعاؤں میں بعض مضامین مکرر ہیں اور دُعا میں تکرار مستحسن اگر سب دُعا میں یاد ہوں اور وقت میں گنجائش ہو تو سب کا پڑھنا اولیٰ، ورنہ جو چاہے پڑھے اور امام جنتی دیر میں یہ دُعا میں پڑھے اگر مقتدی کو یاد نہ ہوں تو پہلی دُعا کے بعد آئین سنین کہتا رہے۔

مسئلہ ۱: میت مجنون یا نابالغ ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دُعا پڑھے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا ذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا (۱)

اور لڑکی ہو تو اجعلها اور شافعةً وَمُشَفَّعةً (۲) (جوہرہ)

مجنون سے مراد وہ مجنون ہے کہ بالغ ہونے سے پہلے مجنون ہوا کہ وہ کبھی مکلف ہی نہ ہوا اور اگر جنون عارضی ہے تو اس کی مغفرت کی دُعا کی جائے، جیسے دروں کے لیے کی جاتی ہے کہ جنوں سے پہلے تو وہ مکلف تھا اور جنون کے ویشتر کے گنہ جنوں سے جاتے نہ رہے۔ (۳) (غنیہ)

مسئلہ ۲: چوتھی تکبیر کے بعد بغیر کوئی دُعا پڑھے ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے، سدم میں میت اور فرشتوں اور صرین نماز کی نیت کرے، اُسی طرح جیسے اور نمازوں کے سلام میں نیت کی جاتی ہے یہاں اتنی بات زیادہ ہے کہ میت کی بھی نیت کرے۔ (۴) (در مختار، رد المحتار وغیرہا)

مسئلہ ۳: تکبیر و سلام کو امام جہر کے ساتھ کہے، باقی تمام دُعا میں آہستہ پڑھی جائیں اور صرف پہلی مرتبہ اللہ اکبر کہنے کے وقت ہاتھ اٹھائے پھر ہاتھ اٹھنا نہیں۔ (۵) (جوہرہ، در مختار)

مسئلہ ۴: نماز جنازہ میں قرآن بہ نیت قرآن یا تشہد پڑھنا منع ہے اور بہ نیت دُعا و ثنا، الحمد وغیرہ آیات دُعا و ثنائیہ پڑھنا جائز ہے۔ (۶) (در مختار)

مسئلہ ۵: بہتر یہ ہے کہ نماز جنازہ میں تین مصفیں کریں کہ حدیث میں ہے کہ ”جس کی نماز تین صفوں نے پڑھی،

1 ترجمہ اے اللہ (عزوجل) تو اس کو ہمارے لیے پیش رو کر اور اسکو ہمارے لیے ذخیرہ کر اور اسکو ہماری شفاعت کرنیوالا اور مقبول الشفاعة کر دے۔ ۱۴

2 ”الحوہرة النيرة“، کتاب الصلاة، باب الحائز، ص ۱۳۸۔

3 ”غنية المتملی“، فصل فی الحائز، ص ۵۸۷۔

4 ”المر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب هل یسقط فرض الخ، ح ۳، ص ۱۳۰ وغیرہ۔

5 ”المر المختار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ح ۳، ص ۱۲۸-۱۳۰۔

6 ”المر المختار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ح ۳، ص ۱۳۰۔

اُس کی مغفرت ہو جائے گی۔“ اور اگر کل سات ہی شخص ہوں تو ایک امام ہو اور تین پہلی صف میں اور دوسری میں اور ایک تیسری میں۔^(۱) (غنیہ)

مسئلہ ۶: جنازہ میں پچھلی صف کو تمام صفوں پر فضیلت ہے۔^(۲) (در مختار)

(نماز جنازہ کون پڑھانے)

مسئلہ ۷: نماز جنازہ میں امامت کا حق بادشاہ اسلام کو ہے، پھر قاضی، پھر امام جمعہ، پھر امام محلہ، پھر ولی کو، امام محلہ کا ولی پر تقدم بطور استحب ہے اور یہ بھی اُس وقت کے ولی سے افضل ہو ورنہ ولی بہتر ہے۔^(۳) (غنیہ، در مختار)

مسئلہ ۸: ولی سے مراد میت کے عصبہ ہیں اور نماز پڑھانے میں اولیاء کی وہی ترتیب ہے جو نکاح میں ہے، صرف فرق اتنا ہے کہ نماز جنازہ میں میت کے باپ کو بیٹے پر تقدم ہے اور نکاح میں بیٹے کو باپ پر، ابنت اگر باپ عالم نہیں اور بیٹا عالم ہے تو نماز جنازہ میں بھی بیٹا مقدم ہے، اگر عصبہ نہ ہوں تو ذوی الارحام غیروں پر مقدم ہیں۔^(۴) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۹: میت کا ولی اقرب (سب سے زیادہ نزدیک کا رشتہ دار) غائب ہے اور ولی البعد (دور کا رشتہ دار) حاضر ہے تو یہی البعد نماز پڑھائے، غائب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اتنی ذور ہے کہ اُس کے آنے کے انتظار میں حرج ہو۔^(۵) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۰: عورت کا کوئی ولی نہ ہو تو شوہر نماز پڑھائے، وہ بھی نہ ہو تو پردہ سی۔ یو ہیں مرد کا ولی نہ ہو تو پردہ سی اوروں پر مقدم ہے۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۱۱: غلام مرگیا تو اُس کا آقا بیٹے اور باپ پر مقدم ہے، اگر چہ یہ دونوں آزاد ہوں اور آزاد شدہ غلام میں باپ اور بیٹے ور دیگر ورثہ آقا پر مقدم ہیں۔^(۷) (در مختار، رد المحتار)

۱ ... "غنیۃ المصنف"، فصل فی الجنائز، ص ۵۸۸۔

۲ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۳۱۔

۳ "غنیۃ المصنف"، فصل فی الجنائز، ص ۵۸۴۔

۴ و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۳۹ - ۱۴۱۔

۵ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب تعظیم اولی الامر واجب، ج ۳، ص ۱۴۱۔

۶ "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب تعظیم اولی الامر واجب، ج ۳، ص ۱۴۱۔

۷ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۴۳۔

۸ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب تعظیم اولی الامر واجب، ج ۳، ص ۱۴۳۔

مسئلہ ۱۲: مکاتب کا بیٹا یا غلام مر گیا تو نماز پڑھانے کا حق مکاتب کو ہے، مگر اُس کا مولیٰ اگر موجود ہو تو اُسے چاہیے کہ مولیٰ سے پڑھوائے اور اگر مکاتب مر گیا اور اتنا مال چھوڑا کہ بدل کتابت ادا ہو جائے اور وہ مال وہاں موجود ہے تو اُس کا بیٹا نماز پڑھائے۔ ورنہ مال غائب ہے تو مولیٰ۔^(۱) (جوہرہ)

مسئلہ ۱۳: عورتوں اور بچوں کو نماز جنازہ کی وصیت نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: ولی اور بادشاہ اسلام کو اختیار ہے کہ کسی اور کو نماز جنازہ پڑھانے کی اجازت دے دے۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۱۵: میت کے ولی اقرب اور ولی ابعد دونوں موجود ہیں تو ولی اقرب کو اختیار ہے کہ ابعد کے سوا کسی اور سے پڑھوادے ابعد کو منع کرنے کا اختیار نہیں اور اگر ولی اقرب غائب ہے اور اتنی دُور ہے کہ اُس کے آنے کا انتظار نہ کیا جاسکے اور کسی تحریر کے ذریعہ سے ابعد کے سوا کسی اور سے پڑھوانا چاہے تو ابعد کو اختیار ہے کہ اُسے روک دے اور اگر ولی اقرب موجود ہے مگر بیمار ہے تو جس سے چاہے پڑھوادے ابعد کو منع کا اختیار نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: عورت مر گئی شوہر اور جوان بیٹا چھوڑا تو ولایت بیٹے کو ہے شوہر کو نہیں، البتہ اگر یہ لڑکا اسی شوہر سے ہے تو باپ پر پیش قدمی مکروہ ہے، اسے چاہیے کہ باپ سے پڑھوائے اور اگر دوسرے شوہر سے ہے تو سوتیلے باپ پر تقدم کر سکتا ہے کوئی حرج نہیں اور بیٹا بالغ نہ ہو تو عورت کے جوار ولی ہوں اُن کا حق ہے شوہر کا نہیں۔^(۵) (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: دو یا چند شخص ایک درجہ کے ولی ہوں تو زیادہ حق اُس کا ہے جو عمر میں بڑا ہے، مگر کسی کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے ولی کے سوا کسی اور سے بغیر اُس کی اجازت کے پڑھوادے اور اگر ایسا کیا یعنی خود نہ پڑھائی اور کسی اور کو اجازت دے دی تو دوسرے ولی کو منع کا اختیار ہے، اگرچہ یہ دوسرا ولی عمر میں چھوٹا ہو اور اگر ایک ولی نے ایک شخص کو اجازت دی، دوسرے نے دوسرے کو تو جس کو بڑے نے اجازت دی وہ اولیٰ ہے۔^(۶) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۸: میت نے وصیت کی تھی کہ میری نماز فلاں پڑھائے یا مجھے فلاں شخص غسل دے تو یہ وصیت باطل ہے یعنی اس وصیت سے ولی کا حق جاتا نہ رہے گا، ہاں ولی کو اختیار ہے کہ خود نہ پڑھائے اُس سے پڑھوادے۔^(۷) (عالمگیری وغیرہ)

1 "اجوہرۃ سیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، الجزء الأول، ص ۱۳۶

2 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۳

3 "اندر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب نعصبہ، ج ۳، ص ۱۴۱-۱۴۴

4 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۳.

5 المرجع السابق. 6 - المرجع السابق

7 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۳ وغیرہ

مسئلہ ۱۹: ولی کے سوا کسی ایسے نے نماز پڑھائی جو ولی پر مقدم نہ ہو اور ولی نے اسے اجازت بھی نہ دی تھی تو اگر ولی نماز میں شریک نہ ہو تو نماز کا اعادہ کر سکتا ہے اور اگر مردہ دفن ہو گیا ہے تو قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر وہ ولی پر مقدم ہے جیسے بادشاہ و قاضی و امام محلہ کہ ولی سے افضل ہو تو اب ولی نماز کا اعادہ نہیں کر سکتا اور اگر ایک ولی نے نماز پڑھ دی تو دوسرے اولیاء اعادہ نہیں کر سکتے اور ہر صورت اعادہ میں جو شخص پہلی نماز میں شریک نہ تھا وہ ولی کے ساتھ پڑھ سکتا ہے اور جو شخص شریک تھا وہ ولی کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا ہے کہ جنازہ کی دومرتبہ نماز ناجائز ہے سوا اس صورت کے کہ غیر ولی نے بغیر اذن ولی پڑھائی۔^(۱) (عالمگیری، در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۰: جن چیزوں سے تمام نمازیں فاسد ہوتی ہیں نماز جنازہ بھی اُن سے فاسد ہو جاتی ہے سوا ایک بات کے کہ عورت مرد کے محاذی ہو جائے تو نماز جنازہ فاسد نہ ہوگی۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: مستحب یہ ہے کہ میت کے سینہ کے سامنے امام کھڑا ہو اور میت سے دُور نہ ہو میت خواہ مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا نابالغ یہ اُس وقت ہے کہ ایک ہی میت کی نماز پڑھائی ہو اور اگر چند ہوں تو ایک کے سینہ کے مقابل اور قریب کھڑا ہو۔^(۳) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۲: امام نے پانچ تکبیریں کہیں تو پانچویں تکبیر میں مقتدی امام کی متابعت نہ کرے بلکہ چپ کھڑا ہے جب امام سلام پھیرے تو اُس کے ساتھ سلام پھیر دے۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۲۳: بعض تکبیریں فوت ہو گئیں یعنی اُس وقت آیا کہ بعض تکبیریں ہو چکی ہیں تو فوراً شامل نہ ہو اس وقت ہو جب امام تکبیر کہے اور اگر انتظار نہ کیا بلکہ فوراً شامل ہو گیا تو امام کے تکبیر کہنے سے پہلے جو کچھ ادا کیا اُس کا اعتبار نہیں، اگر وہیں موجود تھا مگر تکبیر تحریر کے وقت امام کے ساتھ اللہ اکبر نہ کہا، خواہ غفلت کی وجہ سے دیر ہوئی یا ہنوز نیت ہی کرتا رہ گیا تو یہ شخص اس کا انتظار نہ کرے کہ امام دوسری تکبیر کہے تو اُس کے ساتھ شامل ہو بلکہ فوراً ہی شامل ہو جائے۔^(۵) (در مختار، غنیہ)

مسئلہ ۲۴: مسبوق یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہو گئیں وہ اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور

1 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الخامس، ح ۱، ص ۱۶۳

و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، ح ۳، ص ۱۴۴ وغیرہما

2 "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الخامس، ح ۱، ص ۱۶۴

3 "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، مطلب من یسقط فرض، إلح، ح ۳، ص ۱۳۴

4 "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، ح ۳، ص ۱۳۱

5 "غنیۃ المحتملی"، فصل فی الحائز، ص ۵۸۷۔

اگر یہ اندیشہ ہو کہ دعائیں پڑھے گا تو پوری کرنے سے پہلے لوگ میت کو کندھے تک اٹھالیں گے تو صرف تکبیریں کہہ کر دعائیں چھوڑ دے۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۲۵: لاحق یعنی جو شروع میں شامل ہوا مگر کسی وجہ سے درمیان کی بعض تکبیریں رہ گئیں مثلاً پہلی تکبیر امام کے ساتھ کہی، مگر دوسری اور تیسری جاتی رہیں تو امام کی چوتھی تکبیر سے چوتھریہ تکبیریں کہہ لے۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۲۶: چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا تو جب تک امام نے سلام نہ پھیرا شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار اللہ اکبر کہہ لے۔^(۳) (در مختار)

مسئلہ ۲۷: کئی جنازے جمع ہوں تو ایک ساتھ سب کی نماز پڑھ سکتا ہے یعنی ایک ہی نماز میں سب کی نیت کرے اور افضل یہ ہے کہ سب کی عیحدہ عیحدہ پڑھے اور اس صورت میں یعنی جب علیحدہ علیحدہ پڑھے تو ان میں جو افضل ہے اس کی پہلے پڑھے پھر اس کی جو اس کے بعد سب میں افضل ہے وہی اقل القیاس۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۲۸: چند جنازے کی ایک ساتھ پڑھائی تو اختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے مقابل ہو یا برابر رکھیں یعنی ایک کی پائنتی یا سر ہانے دوسرے کو اور اس دوسرے کی پائنتی یا سر ہانے تیسرے کو وہی اقل القیاس۔ اگر آگے پیچھے رکھے تو امام کے قریب اس کا جنازہ ہو جو سب میں افضل ہو پھر اس کے بعد جو افضل ہو وہی اقل القیاس۔ اور اگر فضیلت میں برابر ہوں تو جس کی عمر زیادہ ہو اسے امام کے قریب رکھیں یہ اس وقت ہے کہ سب ایک جنس کے ہوں اور اگر مختلف جنس کے ہوں تو امام کے قریب مرد ہو اس کے بعد لڑکا پھر خنثی پھر عورت پھر مرہقہ یعنی نماز میں جس طرح مقتدیوں کی صف میں ترتیب ہے، اس کا عکس یہاں ہے اور اگر آزاد و غلام کے جنازے ہوں تو آزاد کو امام سے قریب رکھیں گے اگرچہ نابالغ ہو، اس کے بعد غلام کو اور کسی ضرورت سے ایک ہی قبر میں چند مردے دفن کریں تو ترتیب عکس کریں یعنی قبلہ کو اُسے رکھیں جو افضل ہے جب کہ سب مرد یا سب عورتیں ہوں، ورنہ قبلہ کی جانب مرد کو رکھیں پھر لڑکے پھر خنثی پھر عورت پھر مرہقہ کو۔^(۵) (عالمگیری، در مختار)

1 "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، ج ۳، ص ۱۳۶

2 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، مطلب. هل یسقط حرص الکفاۃ بفعل الصبی، ج ۳، ص ۱۳۶

3 "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، ج ۳، ص ۱۳۶

4 "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، ج ۳، ص ۱۳۸

5 "المصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۵

و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، ج ۳، ص ۱۳۹

مسئلہ ۲۹: ایک جنازہ کی نماز شروع کی تھی کہ دوسرا آگیا تو پہلے کی پوری کر لے اور اگر دوسری تکبیر میں دونوں کی نیت کرنی، جب بھی پہلے ہی کی ہوگی اور اگر صرف دوسرے کی نیت کی تو دوسرے کی ہوگی، اس سے فارغ ہو کر پہلے کی پھر پڑھے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: نماز جنازہ میں امام بے وضو ہو گیا اور کسی کو اپنا وظیفہ کیا تو جائز ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: میت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا اور مٹی بھی دے دی گئی تو اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں، جب تک پھٹنے کا گمان نہ ہو، ورنہ مٹی نہ دی گئی ہو تو نکالیں اور نماز پڑھ کر دفن کریں اور قبر پر نماز پڑھنے میں دنوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں کہ کتنے دن تک پڑھی جائے کہ یہ موسم اور زمین اور میت کے جسم و مرض کے اختلاف سے مختلف ہے، مگر میں جہد پھٹنے کا اور جائزے میں بدیرتیا شور زمین میں جہد خشک اور غیر شور میں بدیرتیا جہد غریب میں۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۲: کونین میں گر کر مر گیا یا اوس کے اوپر مکان گر پڑا اور مردہ نکالا نہ جاسکا تو اسی جگہ اُس کی نماز پڑھیں اور دریا میں ڈوب گیا اور نکالا نہ جاسکا تو اس کی نماز نہیں ہو سکتی کہ میت کا مصلیٰ کے آگے ہونا معلوم نہیں۔^(۴) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۳: مسجد میں نماز جنازہ مطلقاً مکروہ تحریمی ہے، خواہ میت مسجد کے اندر ہو یا باہر، سب نمازی مسجد میں ہوں یا بعض، کہ حدیث میں نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کی ممانعت آئی۔^(۵) (رد المحتار) شارع عام اور دوسرے کی زمین پر نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔^(۶) (رد المحتار) یعنی جب کہ مالک زمین منع کرتا ہو۔

مسئلہ ۳۴: جمعہ کے دن کسی کا انتقال ہوا تو اگر جمعہ سے پہلے جھینڈ بکھین ہو سکے تو پہلے ہی کریں، اس خیال سے روک رکھنا کہ جمعہ کے بعد جمع زیادہ ہوگا مکروہ ہے۔^(۷) (رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ ۳۵: نماز مغرب کے وقت جنازہ آیا تو فرض اور سنتیں پڑھ کر نماز جنازہ پڑھیں۔ یوہں کسی اور فرض نماز کے وقت جنازہ آئے اور جماعت تیار ہو تو فرض و سنت پڑھ کر نماز جنازہ پڑھیں، بشرطیکہ نماز جنازہ کی تاخیر میں جسم خراب نہ ہو۔

1 "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، انساب الحادی والعشرون فی الجائز، الفصل الخامس، ح ۱، ص ۱۶۵

2 المرجع السابق

3 "اسرار المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازہ، مطلب تعظیم اولیٰ الامر واجب، ح ۳، ص ۱۴۶

4 "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازہ، مطلب تعظیم اولیٰ الامر واجب، ح ۳، ص ۱۴۷

5 "اسرار المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازہ، ح ۳، ص ۱۴۸

6 "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازہ، مطلب فی کراهۃ صلاۃ الجنازہ فی المسجد، ح ۳، ص ۱۴۸

7 المرجع السابق، مطلب فی دفن المیت، ح ۳، ص ۱۷۳ و "فتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، ح ۹، ص ۳۱۰

ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: نماز عید کے وقت جنازہ آیا تو پہلے عید کی نماز پڑھیں پھر جنازہ پھر خطبہ اور گھن کی نماز کے وقت آئے تو پہلے جنازہ پھر گھن کی۔^(۲) (درمختار، جوہرہ)

مسئلہ ۳۷: مسلمان مرد یا عورت کا بچہ زندہ پیدا ہوا یعنی اکثر حصہ باہر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر مر گیا تو اُس کو غسل و کفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھیں گے، ورنہ اُسے ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں پیٹ کر دفن کر دیں گے، اُس کے لیے غسل و کفن بطریق مسنون نہیں اور نماز بھی اس کی نہیں پڑھی جائے گی، یہاں تک کہ سر جب باہر ہوا تھا اس وقت چھٹا تھا مگر اکثر حصہ نکلنے سے پیشتر مر گیا تو نماز نہ پڑھی جائے، اکثر کی مقدار یہ ہے کہ سر کی جانب سے ہو تو سینہ تک اکثر ہے اور پاؤں کی جانب سے ہو تو کمر تک۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۳۸: بچہ کی ماں یا جنائی نے زندہ پیدا ہونے کی شہادت دی تو اس کی نماز پڑھی جائے، مگر وراثت کے بارے میں اُن کی گواہی نامعتبر ہے یعنی بچہ اپنے باپ فوت شدہ کا وارث نہیں قرار دیا جائے گا نہ بچہ کی وارث اُس کی ماں ہوگی، یہ اس وقت ہے کہ خود باہر نکلا اور کسی نے حائلہ کے شکم پر ضرب لگائی کہ بچہ مرا ہوا باہر نکلا تو وارث ہوگا اور وارث بنائے گا۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹: بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ اُس کی خلقت تمام ہو یا ناقص بہر حال اس کا نام رکھا جائے اور قیامت کے دن اُس کا حشر ہوگا۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: کافر کا بچہ دار الحرب میں اپنی ماں یا باپ کے ساتھ یا بعد میں قید کیا گیا پھر وہ مر گیا اور اُس کے ماں باپ میں سے اب تک کوئی مسلمان نہ ہوا تو اسے نہ غسل دیں گے نہ کفن، خواہ دار الحرب ہی میں مرا ہو یا دارالاسلام میں اور اگر تہ دارالاسلام میں اُسے لائیں یعنی اُس کے ماں باپ میں سے کسی کو قید کر کے نہ لائے ہوں نہ وہ بطور خود بچہ کے مانے سے

۱ "ردالمحتار" کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب فیما یرجع تقدیمہ من صلاة عید و حارة - إلخ، ج ۳، ص ۵۲-۵۳

و "الفتاوی الرضویہ"، ج ۹، ص ۱۸۲-۱۸۴.

۲ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۵۲

و "الجوہرۃ البیہ"، کتاب الصلاة، باب صلاة الکسوف، ص ۱۲۴

۳ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الحارة، مطلب: مهم إذا قال - إلخ، ج ۳، ص ۱۵۲-۱۵۴.

۴ "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الحارة، مطلب: مهم إذا قال - إلخ، ج ۳، ص ۱۵۲

۵ .. المرجع السابق، ص ۱۵۴.

پہلے ذی بن کر آئے تو اسے غسل و کفن دیں گے اور اُس کی نماز پڑھی جائے گی، اگر اس نے عاقل ہو کر کفر اختیار نہ کیا۔^(۱) (عائلیگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۳۱: کافر کے بچہ کو قید کیا اور ابھی وہ دارالحرب ہی میں تھا کہ اُس کا باپ دارالاسلام میں آ کر مسلمان ہو گیا تو بچہ مسلمان سمجھا جائے گا یعنی اگر چہ دارالحرب میں مر جائے، اسے غسل و کفن دیں گے اس کی نماز پڑھیں گے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: بچہ کو ماں باپ کے ساتھ قید کر لائے اور ان میں سے کوئی مسلمان ہو گیا یا وہ بچہ سمجھ وال تھا، خود مسلمان ہو گیا تو ان دونوں صورتوں میں وہ مسلمان سمجھا جائے گا۔^(۳) (تنویر الابصار)

مسئلہ ۳۳: کافر کے بچہ کو ماں باپ کے ساتھ قید کیا مگر وہ دونوں وہیں دارالحرب میں مر گئے تو اب مسلمان سمجھا جائے، مجنون بالغ قید کیا گیا تو اس کا حکم وہی ہے جو بچہ کا ہے۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: مسلمان کا بچہ کافر سے پیدا ہوا اور وہ اُس کی منکوحہ نہ تھی، یعنی وہ بچہ زنا کا ہے تو اُس کی نماز پڑھی جائے۔^(۵) (ردالمحتار)

قبر و دفن کا بیان

مسئلہ ۱: میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے اور یہ جائز نہیں کہ میت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کر کے بند کر دیں۔^(۶) (عائلیگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: جس جگہ انتقال ہوا اسی جگہ دفن نہ کریں کہ یہ انبیاء و صلوات اللہ علیہم کے لیے خاص ہے بلکہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں، مقصد یہ ہے کہ اس کے لیے کوئی خاص دفن نہ بتایا جائے میت باخ ہو یا نابالغ۔^(۷) (درمختار، ردالمحتار)

1 "افتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۵۹ و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، ج ۳، ص ۱۵۵ و غیرہما

2 "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، مطب: مہم ادا قال... الخ، ج ۳، ص ۱۵۵.

3 "تنویر لأبصار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، ج ۳، ص ۱۵۵ - ۱۵۷

4 "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، مطب: مہم ادا قال... الخ، ج ۳، ص ۱۵۷

5 "ردالمحتار"

6 "افتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۵

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، مطلب فی دفن الميت، ج ۳، ص ۱۶۳

7 "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، مطلب فی دفن الميت، ج ۳، ص ۱۶۶.

مسئلہ ۱۱: ہر مسلمان کی نماز پڑھی جائے اگرچہ وہ کیسے ہی گنہگار و مرتکب کبار ہو مگر چند قسم کے لوگ ہیں کہ ان کی نماز نہیں۔

(۱) باغی جو امام برحق پر نافرمانی کرے اور اسی بغاوت میں مارا جائے۔

(۲) ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا نہ ان کو غسل دیا جائے نہ ان کی نماز پڑھی جائے، مگر جبکہ بادشاہ اسلام نے ان پر قابو پایا اور قتل کیا تو نماز و غسل ہے یا وہ نہ پکڑے گئے نہ مارے گئے بلکہ ویسے ہی مرے تو بھی غسل و نماز ہے۔

(۳) جو لوگ نافرمانی سے لڑیں بلکہ جو ان کا تماشہ دیکھ رہے تھے اور پتھر کر لگا اور مر گئے تو ان کی بھی نماز نہیں، ہاں ان کے متفرق ہونے کے بعد مرے تو نماز ہے۔

(۴) جس نے کسی شخص کا گھونٹ کر مار ڈالا۔

(۵) شہر میں رات کو ہتھیار لے کر لوٹ مار کریں وہ بھی ڈاکو ہیں، اس حالت میں مارے جائیں تو ان کی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔

(۶) جس نے اپنی ماں یا باپ کو مار ڈالا، اس کی بھی نماز نہیں۔

(۷) جو کسی کا دل چھین رہا تھا اور اس حالت میں مارا گیا، اس کی بھی نماز نہیں۔^(۱) (عالمگیری، در مختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۲: جس نے خودکشی کی حالت میں بہت بڑا گناہ ہے، مگر اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اگرچہ قصداً خودکشی کی ہو، جو شخص رجم کیا گیا یا قصاص میں مارا گیا، اسے غسل دیں گے اور نماز پڑھیں گے۔^(۲) (عالمگیری، در مختار وغیرہما)

(۲) میت کے بدن و کفن کا پاک ہونا۔^(۳)

مسئلہ ۱۳: بدن پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اسے غسل دیا گیا ہو یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں خیمہ کرایا گیا ہو اور کفن پہنانے سے بیشتر اسکے بدن سے نجاست نکلی تو دھو ڈالی جائے اور بعد میں خارج ہوئی تو دھونے کی حاجت نہیں اور کفن پاک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ پاک کفن پہنایا جائے اور بعد میں اگر نجاست خارج ہوئی اور کفن آلودہ ہوا تو حرج نہیں۔^(۴) (در مختار، رد المحتار)

- ۱۔ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجمار، مطب ہن یسقط فرض، إلح، ج ۳، ص ۱۲۵، ۱۲۸ و "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجائز، فصل خامس، ج ۱، ص ۱۶۳ وغیرہما
- ۲۔ "فتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق، و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجمار، ج ۳، ص ۱۲۷ وغیرہما
- ۳۔ "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجمار، ج ۳، ص ۱۲۲
- ۴۔ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجمار، مطلب فی صلاۃ الجمار، ج ۳، ص ۱۲۲

ہوں کہ کوئی بات نامناسب دیکھیں تو لوگوں پر غصہ نہ کریں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے کہ مردہ قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا جائے، یوں نہیں کہ قبر کی پالکتی رکھیں اور سر کی جانب سے قبر میں لائیں۔^(۲) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: عورت کا جنازہ اتارنے والے محارم ہوں، یہ نہ ہوں تو دیگر رشتہ والے یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گار اجنبی کے اتارنے میں مضائقہ نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دُعا پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى مِثْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ

اور ایک روایت میں بِسْمِ اللّٰهِ کے بعد وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ بھی آیا ہے۔^(۴) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۱۳: میت کو دہنی طرف کروٹ پر لٹائیں اور اس کا منہ قبہ کو کریں، گر قبلہ کی طرف منہ کرنا بھوس گئے تختہ لگانے کے بعد یہ دیا تو تختہ ہٹا کر قبلہ رو کر دیں اور مٹی دینے کے بعد یاد آیا تو نہیں۔ یوں اگر پائیں کروٹ پر رکھایا جدھر سر رہا ہونا چاہیے اُدھر پاؤں کیے تو اگر مٹی دینے سے پہلے یاد آیا ٹھیک کر دیں ورنہ نہیں۔^(۵) (عالمگیری، در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۴: قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھول دیں کہ اب ضرورت نہیں اور نہ کھولی تو حرج نہیں۔^(۶) (جوہرہ)

مسئلہ ۱۵: قبر میں رکھنے کے بعد لحد کو کچی اینٹوں سے بند کریں اور زمین نرم ہو تو تختہ لگانا بھی جائز ہے، تختوں کے درمیان جھری رہ گئی تو اسے ڈھیلے وغیرہ سے بند کر دیں، صندوق کا بھی یہی حکم ہے۔^(۷) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۶: عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں اتارنے سے تختہ لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے چھپائے رکھیں، مرد کی قبر کو

1 "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶

2 "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۶۶ وغیرہ

3 "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶

4 "تویر لأبصر" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی دفن الميت، ج ۳، ص ۱۶۶

و "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶

5 "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی دفن الميت، ج ۳، ص ۱۶۷

و "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶

6 "الجوہرۃ البیۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۴۰

7 "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی دفن الميت، ج ۳، ص ۱۶۷

دفن کرتے وقت نہ چھپائیں البتہ اگر مینہ وغیرہ کوئی عذر ہو تو چھپانا جائز ہے، عورت کا جنازہ بھی ڈھکا رہے۔^(۱) (جوہرہ، در مختار)
مسئلہ ۱۷: تختہ لگانے کے بعد مٹی دی جائے مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔

پہلی بار کہیں: مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ . (2)

دوسری بار: وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ . (3)

تیسری بار: وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى . (4)

یا پہلی بار: اَللّٰهُمَّ حَافِ الْاَرْضِ عَنْ جَنْبِیْہِ . (5)

دوسری بار: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوحِہِ . (6)

تیسری بار: اَللّٰهُمَّ رُوْحَہِ مِنْ حُوْرِ الْعِیْنِ . (7)

اور میت عورت ہو تو،

تیسری بار یہ کہیں: اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْہَا الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِکَ . (8)

باقی مٹی ہاتھ یا گھر پی یا پھونکے وغیرہ جس چیز سے ممکن ہو قبر میں ڈالیں اور جتنی مٹی قبر سے نکلے اُس سے زیادہ ڈال کر دے۔^(۹) (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: ہاتھ میں جو مٹی لگی ہے، اسے جھڑ دیں یا دھو ڈالیں اختیار ہے۔

1 "اسرار المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطب فی دفتر سمیت، ح ۴، ص ۱۶۸

و "الجوہرۃ النبیۃ"، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۴۰.

2 سی سے ہم نے تم کو پیدا کیا۔ ۱۲

3 اور اسی میں تم کو واپس لے کر آئیں گے۔ ۱۲

4 اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے۔ ۱۲

5 اے اللہ (عزوجل)! زمین کو اس کے دونوں پہلوؤں سے کشادہ کر۔ ۱۲ عورت کے لئے ضمیر مؤنث ہو جسیبہ، رُوحہ۔ ۱۲

6 اے اللہ (عزوجل)! اس کی روح کیسے آسمان کے دروازے کھول دے۔ ۱۲

7 اے اللہ (عزوجل)! حور عین کو اس کی زوجہ کر دے۔ ۱۲

8 اے اللہ (عزوجل)! اپنی رحمت سے تو اس کو جنت میں داخل کر دے۔ ۱۲

9 "الجوہرۃ النبیۃ"، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۴۱.

و "المتنوی النہدیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، تفصیل ناسخ، ح ۱، ص ۱۶۶

مسئلہ ۱۹: قبر چوکھوٹی نہ بنائیں بلکہ اس میں ڈھال رکھیں جیسے اونٹ کا کوہن اور اس پر پانی چھڑکنے میں حرج نہیں، بلکہ بہتر ہے اور قبر ایک بشت اونچی ہو یا کچھ خفیف زیادہ۔^(۱) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: جہاز پر انتقال ہوا اور کنارہ قریب نہ ہو، تو غسل و کفن دے کر نماز پڑھ کر سمندر میں ڈبو دیں۔^(۲) (غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: علماء و سادات کی قبور پر قبہ وغیرہ بنانے میں حرج نہیں اور قبر کو پختہ نہ کیا جائے۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار) یعنی اندر سے پختہ نہ کیا جائے اور اگر اندر خام ہو، اوپر سے پختہ تو حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۲: اگر ضرورت ہو تو قبر پر نشان کے لیے کچھ لکھ سکتے ہیں، مگر ایسی جگہ نہ لکھیں کہ بے ادبی ہو، ایسے مقبرہ میں دفن کرنا بہتر ہے جہاں صلیحین کی قبریں ہوں۔^(۴) (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۲۳: مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سورۃ بقرہ کا ازل و آخر پڑھیں سرہانے الہ سے مفلح خون تک اور پابندی امن الرسول سے ختم سورت تک پڑھیں۔^(۵) (جوہرہ)

مسئلہ ۲۴: دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے، کہ ان کے رہنے سے میت کو انس ہوگا اور نکیرین کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تلاوت قرآن اور میت کے لیے دُعا و استغفار کریں اور یہ دُعا کریں کہ سواں نکیرین کے جواب میں ثابت قدم رہے۔^(۶) (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۵: ایک قبر میں ایک سے زیادہ بلا ضرورت دفن کرنا جائز نہیں اور ضرورت ہو تو کر سکتے ہیں، مگر دو میتوں کے درمیان مٹی وغیرہ سے آڑ کر دیں اور کون آگے ہو کون پیچھے یہ اوپر مذکور ہوا۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: جس شہر یا گاؤں وغیرہ میں انتقال ہوا وہیں کے قبرستان میں دفن کرنا مستحب ہے اگر چہ یہ وہاں رہتا نہ

۱ "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنازۃ، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی دفع المیت، ج ۳، ص ۱۶۸

۲ "ردالمحتار" المرجع السابق، ص ۱۶۵ و "عبیۃ المتملی"، فصل فی الجنازۃ، ص ۱۰۷

۳ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی دفع المیت، ج ۳، ص ۱۶۹

۴ "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ج ۳، ص ۱۷۰

و "الجوہرۃ البیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الجنازۃ، ص ۱۴۱

۵ "الجوہرۃ البیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الجنازۃ، ص ۱۴۱۔ وغیرہ

۶ ... المرجع السابق

۷ "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنازۃ، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶

ہو، بلکہ جس گھر میں انتقال ہوا اس گھر والوں کے قبرستان میں دفن کریں اور دو ایک میل باہر لے جانے میں حرج نہیں کہ شہر کے قبرستان اکثر اتنے فاصلے پر ہوتے ہیں اور اگر دوسرے شہر کو اس کی لاش اٹھالے جائیں تو اکثر عمارتیں منع فرمایا اور یہی صحیح ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ دفن سے پیشتر لے جانا چاہیں اور دفن کے بعد تو مطلقاً نقل کرنا ممنوع ہے، سوا بعض صورتوں کے جو مذکور ہوں گی۔^(۱) (عالمگیری) اور یہ جو بعض لوگوں کا طریقہ ہے کہ زمین کو سپرد کرتے ہیں پھر وہاں سے نکال کر دوسری جگہ دفن کرتے ہیں، یہ ناجائز ہے اور رافضیوں کا طریقہ ہے۔

مسئلہ ۲۷: دوسرے کی زمین میں بلا اجازت مالک دفن کر دیا تو مالک کو اختیار ہے خواہ اولیائے میت سے کہے اپنا مردہ نکال لویہ زمین برابر کر کے اس میں بکھتی کرے۔ یو ہیں اگر وہ زمین شفعہ میں لے لی گئی یا غصب کیے ہوئے کپڑے کا کفن دیا تو مالک مردہ کو نکالوا سکتا ہے۔^(۲) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۲۸: وہی قبرستان میں کسی نے قبر تیار کرائی اس میں دوسرے لوگ اپنا مردہ دفن کرنا چاہتے ہیں اور قبرستان میں جگہ ہے، تو مکروہ ہے اور اگر دفن کر دیا تو قبر کھودوانے والا مردہ کو نہیں نکالوا سکتا جو خرچ ہوا ہے لے لے۔^(۳) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۲۹: عورت کو کسی وارث نے زیور سمیت دفن کر دیا اور بعض ورثہ موجود نہ تھے ان ورثہ کو قبر کھودنے کی اجازت ہے، کسی کا کچھ مال قبر میں گر گیا مٹی دینے کے بعد یاد آیا تو قبر کھود کر نکال سکتے ہیں اگرچہ وہ ایک ہی درہم ہو۔^(۴) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۳۰: اپنے بے کفن تیار رکھے تو حرج نہیں اور قبر کھودا رکھنا بے معنی ہے کیا معلوم کہاں مرے گا۔^(۵) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۱: قبر پر بیٹھنا، سونا، چمن، پاختہ، پیشاب کرنا حرام ہے۔ قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا اس سے گزرنا ناجائز ہے، خواہ نیا ہوتا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔^(۶) (عالمگیری، رد المحتار)

1 "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۷

2 المرجع السابق، و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحماز، مطلب فی دفع النیت، ج ۳، ص ۱۷۱

3 "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶

و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحماز، مطلب فی دفع النیت، ج ۳، ص ۱۷۱

4 "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۷

و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحماز، مطلب فی دفع النیت، ج ۳، ص ۱۷۱

5 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحماز، ج ۳، ص ۱۸۳

6 "انصاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶

و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحماز، ج ۳، ص ۱۸۳

مسئلہ ۳۲: اپنے کسی رشتہ دار کی قبر تک جانا چاہتا ہے مگر قبروں پر گزرتا پڑے گا تو وہاں تک جانا منع ہے، دور ہی سے فاتحہ پڑھ دے، قبرستان میں جوتیاں پہن کر نہ جائے۔ ایک شخص کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوتے پہنے دیکھ کر فرمایا "جوتے اتار دے، نہ قبر والے کو ٹوٹا ایزادے، نہ وہ تجھے۔" (۱)

مسئلہ ۳۳: قبر پر قرآن پڑھنے کے لیے حافظ مقرر کرنا جائز ہے۔ (۲) (در مختار) یعنی جب کہ پڑھنے والے اُجرت پر نہ پڑھتے ہوں کہ اُجرت پر قرآن مجید پڑھنا اور پڑھوانا ناجائز ہے، اگر اُجرت پر پڑھوانا چاہے تو اپنے کام کاج کے لیے نوکر رکھے پھر یہ کام لے۔

مسئلہ ۳۴: شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں، بلکہ در مختار میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی امید ہے اور میت کے سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا جائز ہے۔ ایک شخص نے اس کی وصیت کی تھی، انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھ دی گئی پھر کسی نے انھیں خواب میں دیکھ، حال پوچھا؟ کہا جب میں قبر میں رکھا گیا، عذاب کے فرشتے آئے، فرشتوں نے جب پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھی کہا تو عذاب سے بچ گیا۔ (۳) (در مختار، غیہ، عن التاتاریخانیہ) یوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھیں اور سینہ پر کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے بیشتر کلمہ کی انگلی سے لکھیں روشنائی سے نہ لکھیں۔ (۴) (رد المحتار)

(زیارت قبور)

مسئلہ ۳۵: زیارت قبور مستحب ہے ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے، جمعہ یا جمعرات یا ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے، سب میں افضل روز جمعہ وقت صبح ہے۔ اولیائے کرام کے مزارات طیبہ پر سفر کر کے جانا جائز ہے، وہ اپنے زائر کو نفع پہنچاتے ہیں اور اگر وہاں کوئی منکر شرعی ہو مثلاً عورتوں سے اختلاط تو اس کی وجہ سے زیارت ترک نہ کی جائے کہ ایسی باتوں سے نیک کام ترک نہیں کیا جاتا، بلکہ اسے بُرا جانے اور ممکن ہو تو بُری بات زائل کرے۔ (۵) (رد المحتار)

1

1 "اسرار المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجمار، ج ۳، ص ۱۸۵

2 المرجع السابق، و "العتاوی التاتاریخانیہ"، کتاب الصلاة، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۱۷۰

3 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجمار، مطلب. فیما یکتب علی کفن المیت، ج ۳، ص ۱۸۶

4 "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجمار، مطلب فی زیارة القبور، ج ۳، ص ۱۷۷

مسئلہ ۳۶: عورتوں کے لیے بعض عمارتوں کی زیارت قبور کو جائز بتایا، درحقیقت میں یہی قول اختیار کیا، مگر عزیزوں کی قبور پر جائیں گی تو جزع و فزع کریں گی، لہذا ممنوع ہے اور صالحین کی قبور پر برکت کے لیے جائیں تو بوڑھیوں کے لیے حرج نہیں اور جوانوں کے لیے ممنوع۔^(۱) (رد المحتار) اور اس میں یہ ہے کہ عورتیں مطلقاً منع کی جائیں کہ بنوں کی قبور کی زیارت میں تو وہی جزع و فزع ہے اور صالحین کی قبور پر یا تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کریں گی کہ عورتوں میں یہ دونوں باتیں بکثرت سے پائی جاتی ہیں۔^(۲) (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۳۷: زیارت قبر کا طریقہ یہ ہے کہ پائنتی کی جانب^(۳) سے جا کر میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو، سر ہانے سے نہ آئے کہ میت کے لیے باعث تکلیف ہے یعنی میت کو گردن پھیر کر دیکھنے پڑے گا کہ کون آتا ہے اور یہ کہے

السلام علیکم اهل دار قوم مؤمنین انتم لنا سلف و انا انشاء اللہ بکم لا حیفون نسأل اللہ لنا ولکم العفو والعافیة یوحی اللہ المستقبین منا والمستأخرون اللہم رب الارواح القایة والاجساد البائیة والعظام النخرة اذخل هذه القبور منک روحاً ورحماتاً وما تحیة وسلاماً۔^(۴)

پھر فاتحہ پڑھے اور بیٹھنا چاہے تو اسنے فاصد سے بیٹھے کہ اس کے پاس زندگی میں نزدیک یا دور جتنے فاصلہ پر بیٹھ سکتا تھا۔^(۵) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۸: قبرستان میں جائے تو الحمد شریف اور الم سے قبل خون تک اور یہ الکرسی اور اقصیٰ الرسول آخر سورہ تک اور سورہ یس اور تبارک الذی اور الھنکم النکاتو ایک ایک بار اور قل ھو اللہ بارہ یا گیارہ یا سات یا تین بار پڑھے، ان سب کا ثواب مردوں کو پہنچائے، حدیث میں ہے، ”جو گیارہ بار قل ھو اللہ شریف پڑھے کہ اس کا ثواب مردوں کو پہنچائے تو مردوں کی گنتی برابر اسے ثواب ملے گا۔“^(۶) (در مختار، رد المحتار)

۱ ”رد المحتار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الحارة، مطلب فی زیارة القبور، ج ۳، ص ۱۷۸

۲ ”فتاویٰ رضویہ“ ج ۹، ص ۵۳۸، ملخصاً

۳ یعنی قدموں کی طرف۔

۴ سلام ہو تم پر اے قوم مؤمنین کے گھر والو! تم ہمارے اگلے ہو اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں، اللہ (عزوجل) سے ہم اپنے اور تمہارے لیے غفوعافیت کا سوال کرتے ہیں، اللہ (عزوجل) ہمارے اگلوں اور پچھوں پر رحم کرے۔ اے اللہ (عزوجل) ’رب قاتی ردحوں کے اور جسم گل جانے والے اور بوسیدہ ہڈیوں کے، تو اپنی طرف سے ان قبروں میں تازگی اور خوشبودار کر اور ہماری طرف سے تحیت و سلام پہنچا دے۔ ۱۲

۵ ”رد المحتار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الحارة، مطلب فی زیارة القبور، ج ۳، ص ۱۷۹

۶ ”ابن المحتار“ و ”رد المحتار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الحارة، مطلب فی زیارة القبور، ج ۳، ص ۱۷۹

مسئلہ ۳۹: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور ہر قسم کی عبادت اور ہر عمل نیک فرض و نفل کا ثواب مردوں کو پہنچا سکتا ہے، اُن سب کو پہنچے گا اور اس کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی، بلکہ اُس کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے یہ نہیں کہ اُسی ثواب کی تقسیم ہو کر ٹکڑا ٹکڑا ملے۔^(۱) (رد المحتار) بلکہ یہ امید ہے کہ اس ثواب پہنچانے والے کے لیے اُن سب کے مجموعے کے برابر ملے مثلاً کوئی نیک کام کیا، جس کا ثواب کم از کم دس ملے گا، اس نے دس مردوں کو پہنچایا تو ہر ایک کو دس دس میں گئے اور اس کو ایک سو دس اور ہزار کو پہنچایا تو اسے دس ہزار دس یعنی ہذا القیاس۔^(۲) (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۴۰: نابالغ نے کچھ پڑھ کر یا کوئی نیک عمل کر کے اُس کا ثواب مردہ کو پہنچا تو اِنْشاء اللہ تعالیٰ پہنچے گا۔^(۳) (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۴۱: قبر کو بوسہ دینا بعض عمامے کا منع ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ منع ہے۔^(۴) (اشعۃ السمعات) اور قبر کا طواف تعظیماً منع ہے اور اگر برکت لینے کے لیے گرد حرا پھرا تو حرج نہیں، مگر عوام منع کیے جائیں بلکہ عوام کے سامنے کیا بھی نہ جائے کہ کچھ کا کچھ سمجھیں گے۔

(دفن کے بعد تلقین)

مسئلہ ۴۲: دفن کے بعد مردہ کو تلقین کرنا، اہل سنت کے نزدیک مشروع ہے۔^(۵) (جوہرہ) یہ جو اکثر کتابوں میں ہے کہ تلقین نہ کی جائے یہ معتزلہ کا مذہب ہے کہ انہوں نے ہماری کتابوں میں یہ اضافہ کر دیا۔^(۶) (رد المحتار) حدیث میں ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اُس کی مٹی دے چکو، تو تم میں ایک شخص قبر کے سر پر نہ کھڑا ہو کر کہے یا فلاں بن فلاں نہ سنے گا اور جواب نہ دے گا پھر کہے یا فلاں بن فلاں نہ دے سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے یا فلاں بن فلاں نہ دے کہے گا، ہمیں ارشاد کر اللہ (عزوجل) تجھ پر رحم فرمائے گا، مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی پھر کہے

أَذْكُرُ مَا خَرَجْتُ مِنَ الدُّنْيَا شَهِادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

1 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازہ، مطبوعہ القراءۃ بنمیت، النج، ج ۳، ص ۱۸۰

2 - انظر "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۹، ص ۶۲۳ - ۶۲۹

3 - انظر "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۹، ص ۶۲۹ - ۶۴۶

4 - "اشعۃ النعمات"، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، ج ۱، ص ۷۶۳

■ "اسحورہ البیرہ"، کتاب انصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۳۰

6 "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازہ، مطبوعہ فی التفتیش بعد موت، ج ۳، ص ۹۴

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ رَضِيتَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا (۱)

تکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے، چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے، اس پر کسی نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے عرض کی، اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ فرمایا: ”اکی طرف نسبت کرے۔“ (۲)

رواہ الطبرانی فی الکبیر والصیاء فی الاحکام وغیرہما۔ بعض اجلہ ائمہ تابعین فرماتے ہیں جب قبر میں مٹی برابر کر چکیں، اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا کہ میت سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر یہ کہا جائے

یا فلان بن فلان قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. (۳)

تمن ہا رکھا جائے۔

قُلْ رَبِّيَ اللَّهُ وَدِينِيَ الْإِسْلَامُ وَنَبِيَّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۴)

اعلیٰ حضرت قبلہ نے اس پر اتنا اور اضافہ کیا

وَأَعْلَمُ أَنَّ هَذَيْنِ الدِّينَ أَتَيْتَاكَ أَوْ يَا تِيَاكَ إِنَّمَا هُمَا عَبْدَانِ لِلَّهِ لَا يَصْرُفَانِ وَلَا يَنْفَعَانِ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَأَشْهَدُ أَنَّ رَبَّكَ اللَّهُ وَدِينَكَ الْإِسْلَامُ وَنَبِيَّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّتَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ بِالْقُرْآنِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (۵)

مسئلہ ۴۳: قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گے اور میت کا دل بدلے گا۔ (۶) (رد المحتار)

- 1 تو اُسے یاد کر، جس پر تُو دنیا سے نکلا۔ یعنی یہ گواہی کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں اور یہ کہ تُو اللہ (عزوجل) کے رب اور اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا۔ ۱۲
- 2 ”المعجم الکبیر“ مطبوعہ، الحدیث ۷۹۷۹، ج ۸، ص ۲۴۹ - ۲۵۰
- 3 فلان بن فلان تو کہہ کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۱۲
- 4 ... ”الفتاویٰ الرصویۃ“، ج ۹، ص ۲۲۲۔
- 5 ... ”الفتاویٰ الرصویۃ“، ج ۹، ص ۲۲۲۔
- 6 ”رد المحتار“، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، مطلب فی وضع الحرید و نحو لاس عی القبور، ج ۴، ص ۱۸۴۔

یو ہیں جنازہ پر پھولوں کی چادر ڈالنے میں حرج نہیں۔

مسئلہ ۳۲: قبر پر سے ترگھس نوچنا نہ چاہیے کہ اُس کی تسبیح سے رحمت اُترتی ہے اور میت کو اُس ہوتا ہے اور نوچنے میں میت کا حق ضائع کرنا ہے۔^(۱) (رد المحتار)

تعزیت کا بیان

مسئلہ ۱: تعزیت مسنون ہے۔ حدیث میں ہے، ”جو اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت میں تعزیت کرے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔“^(۲) اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا۔ دوسری حدیث ترمذی وابن ماجہ میں ہے، ”جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے، اُسے اُسی کے مثل ثواب ملے گا۔“^(۳)

مسئلہ ۲: تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے، اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کے تعزیت کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اُسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں۔^(۴) (جوہرہ، رد المحتار)

مسئلہ ۳: دفن سے پیشتر بھی تعزیت جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو یہ اُس وقت ہے کہ اولیائے میت جزع و فزع نہ کرتے ہوں، ورنہ ان کی تسلی کے لیے دفن سے پیشتر ہی کرے۔^(۵) (جوہرہ)

مسئلہ ۴: مستحب یہ ہے کہ میت کے تمام اقارب کو تعزیت کریں، چھوٹے بڑے مرد و عورت سب کو مگر عورت کو اُس کے محارم ہی تعزیت کریں۔ تعزیت میں یہ کہے، اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر روزی کرے اور مصیبت پر ثواب عطا فرمائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لفظوں سے تعزیت فرمائی

لِلّٰہِ مَا آخَذَ وَاَعْطٰی وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ ہَاجِلٌ مُّسْقٰی۔

”خدا ہی کا ہے جو اُس نے یاد دیا اور اُس کے نزدیک ہر چیز ایک میوہ مقرر کے ساتھ ہے۔“^(۶) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۵: مصیبت پر صبر کرے تو اُسے دو ثواب ملتے ہیں، ایک مصیبت کا دوسرا صبر کا اور جزع و فزع سے دونوں

۱ ”رد المحتار“، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطب فی وضع الحرید و نحو لآس علی القنود، ج ۳، ص ۱۸۴

۲ ”سنن ابن ماجہ“، أبواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عری مصابا، بحديث ۱۶۰۱، ص ۲۵۷۲

۳ ”جامع الترمذی“، أبواب الجنائز، باب ماجاء فی أجر من عری مصابا، الحديث ۱۰۷۳، ص ۱۷۵۴

۴ .. ”الجوہرۃ البیۃ“، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۴۱۔

و ”رد المحتار“ کتاب الصلاۃ، مطب فی کراہۃ الصیافۃ من اهل البیت، ج ۳، ص ۱۷۷

۵ .. ”الجوہرۃ البیۃ“، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۴۱۔

۶ ”اصناف الہدیۃ“، کتاب الصلاۃ، ابواب الجنائز، باب الجنائز، ج ۱، ص ۱۶۷ وغیرہ

جاتے رہتے ہیں۔^(۱) (رد المحتار)

مسئلہ ۶: میت کے اعزہ کا گھر میں بیٹھنا کہ لوگ ان کی تعزیت کو آئیں اس میں حرج نہیں اور مکان کے دروازہ پر یہ شارع عام پر بچھونے بچھ کر بیٹھنا ہی بات ہے۔^(۲) (عائلیگیری، درمختار)

مسئلہ ۷: میت کے پروسی یا دور کے رشتہ دار اگر میت کے گھر والوں کے ایسے اُس دن اور رات کے لیے کھانا نہیں تو بہتر ہے اور انھیں اصرار کر کے کھائیں۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۸: میت کے گھر والے تیجہ وغیرہ کے دن دعوت کریں تو ناجائز و بدعت قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے وقت مشروع ہے نہ کہ غم کے وقت اور اگر فقر کو کھلائیں تو بہتر ہے۔^(۴) (فتح القدیر)

مسئلہ ۹: جن لوگوں سے قرآن مجید یا کلمہ طیبہ پڑھوایا، ان کے لیے کھانا طیار کرنا ناجائز ہے۔^(۵) (رد المحتار)

یعنی جب کہ ٹھہرایا ہو یا معروف ہو یہ وہ اغنیا ہوں۔

مسئلہ ۱۰: تیجہ وغیرہ کا کھانا اکثر میت کے ترکہ سے کیا جاتا ہے، اس میں یہی ظ ضروری ہے کہ ورثہ میں کوئی نابالغ نہ ہو ورنہ سخت حرام ہے۔ یوہیں اگر بعض ورثہ موجود نہ ہوں جب بھی ناجائز ہے، جبکہ غیر موجودین سے اجازت نہ لی ہو اور سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت سے ہو کچھ نابالغ یا غیر موجود ہوں مگر بالغ موجود اپنے حصہ سے کرے تو حرج نہیں۔^(۶) (خانیہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: تعزیت کے لیے اکثر عورتیں رشتہ دار جمع ہوتی ہیں اور روتی بیٹتی نوحہ کرتی ہیں، انھیں کھانا نہ دیا جائے کہ گناہ پرورد کرنا ہے۔^(۷) (کشف الخطا)

مسئلہ ۱۲: میت کے گھر والوں کو جو کھانا بھیجا جاتا ہے یہ کھانا صرف گھر والے کھائیں اور انھیں کے لائق بھیجا جائے

۱ "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الحارة، مطب فی الثواب علی المصیبة، ج ۳، ص ۱۷۵

۲ "العتاوی الہدیة"، کتاب الصلاة، الباب الواحد والعشرون فی الحائرة، وما یصل بدین مسائل، ج ۱، ص ۱۶۷

و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، مطب فی کرہ الصیافة من أهل الميت، ج ۳، ص ۱۷۶

۳ "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الحارة، مطب فی الثواب علی المصیبة، ج ۳، ص ۱۷۵

۴ "فتح القدیر"، کتاب الصلاة، باب الحائرة، فصل فی الدعاء، ج ۲، ص ۱۵۱ صیفة مرکب أهل سنة برکات رضا

۵ "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الحارة، مطب فی کرہ الصیافة من أهل الميت، ج ۳، ص ۱۷۶

۶ "العتاوی الخانیة"، کتاب الحضر والاباحة، ج ۴، ص ۳۶۶ و "العتاوی الرصویة"، ج ۹، ص ۶۶۴ وغیرہ

۷ "العتاوی الرصویة"، ج ۹، ص ۶۶۶

زیادہ نہیں اوروں کو وہ کھانا منع ہے۔^(۱) (کشف الغطا) اور صرف پہلے دن کھانا بھیجتا سنت ہے اس کے بعد مکروہ۔^(۲) (ع لگیری)

مسئلہ ۱۳: قبرستان میں تعزیت کرنا بدعت ہے۔^(۳) (رد المحتار) اور دفن کے بعد میت کے مکان پر آنا اور تعزیت کر کے اپنے اپنے گھر جانا اگر اتفاقاً ہو تو حرج نہیں اور اس کی رسم کرنا نہ چاہیے اور میت کے مکان پر تعزیت کے لیے لوگوں کا مجمع کرنا دفن کے پہلے ہو یا بعد اسی وقت ہو یا کسی اور وقت خلاف اولیٰ ہے اور کریں تو گنہ بھی نہیں۔

مسئلہ ۱۴: جو ایک بار تعزیت کر آیا اسے دوبارہ تعزیت کے لیے جانا مکروہ ہے۔^(۴) (در مختار)

(سوگ اور نوحہ کا ذکر)

مسئلہ ۱۵: سوگ کے لیے سیاہ کپڑے پہننا مردوں کو ناجائز ہے۔^(۵) (ع لگیری) یوہیں سیاہ بٹے لگانا کہ اس میں نصاریٰ کی مشابہت بھی ہے۔

مسئلہ ۱۶: میت کے گھر والوں کو تین دن تک اس لیے بیٹھنا کہ لوگ آئیں اور تعزیت کر جائیں جائز ہے مگر ترک بہتر اور یہ اس وقت ہے کہ فروش اور دیگر آرائش نہ کرنا ہو ورنہ ناجائز۔^(۶) (ع لگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۱۷: نوحہ یعنی میت کے اوصاف مباہلہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو نین کہتے ہیں بالاجماع حرام ہے۔ یوہیں واوید و امصیبتا^(۷) کہہ کے چلنا۔^(۸) (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۸: گریبان پھاڑنا، مونہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے

۱ "افتاویٰ الرضویۃ"، ج ۹، ص ۶۶۶

۲ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی الہدایا و الصیبات، ج ۵، ص ۳۴۴

۳ "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، مطب فی کراہۃ الصیبات من اہل المیت، ج ۳، ص ۱۷۷

۴ "امدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحارۃ، ج ۳، ص ۱۷۷

۵ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، ومما یخص بدست مسائل، ج ۱، ص ۱۶۷

۶ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، ومما یخص بدست مسائل، ج ۱، ص ۱۶۷

۷ و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، مطب فی کراہۃ الصیبات من اہل المیت، ج ۳، ص ۱۷۶

۸ یعنی ہائے مصیبت۔

۹ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الحائز، ص ۱۳۹ وغیرہ

کام ہیں اور حرام۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں، مگر عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔^(۲) (حدیث)

مسئلہ ۲۰: آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں، بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر بکا فرمایا۔^(۳) (جوہرہ) اس مقام پر بعض احادیث جو نوحہ وغیرہ کے بارہ میں وارد ہیں ذکر کی جاتی ہیں کہ مسلمان بغور دیکھیں اور اپنے یہاں کی عورتوں کو سنائیں، کہ یہ بلا ہندوستان کی اکثر عورتوں میں ہندوؤں کی تقلید سے پائی جاتی ہے۔

حدیث ۱: بنی رومی و مسلم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو مونہ پر طمانچہ مارے اور گریہ پٹ پٹے اور جاہلیت کا پکارنا پکارے (نوحہ کرے) وہ ہم سے نہیں۔“^(۴)

حدیث ۲: صحیحین میں ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی واللفظ لمسلم، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جو سر منڈائے“^(۵) اور نوحہ کرے اور کپڑے پھاڑے، میں اس سے بُری ہوں۔“^(۶)

حدیث ۳: صحیح مسلم شریف میں ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”میری اُمت میں چار کام جاہلیت کے ہیں، لوگ انھیں نہ چھوڑیں گے۔

(۱) حسب پر فخر کرنا اور

(۲) نسب میں طعن کرنا اور

(۳) ستاروں سے مینہ چاہنا (فلاں پختہ کے سبب پانی بر سے گا) اور

(۴) نوحہ کرنا

اور فرمایا ”نوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن اس طرح کھڑی کی جائے گی کہ اس پر

1 ”انصاری الہدیہ“، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، وما یصل بدنک مسائل، ج ۱، ص ۱۶۷

2 ”صحیح ابیحاری“، کتاب الجنائز، باب إحداد المرأة علی غیر زوجها، الحدیث ۱۲۸۰، ص ۱۰۰ مختصا

3 ”انوار الہدیہ“، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۳۹ - ۱۴۰

4 ”صحیح ابیحاری“، کتاب الجنائز، باب إیس مامن صرب الخدود، الحدیث ۱۲۹۷، ص ۱۰۱

5 یعنی کسی کے مرنے پر جیسے ہندو بھدرا کرتے ہیں۔ ۱۲

6 ”صحیح مسلم“، کتاب الإیمان، باب تحريم صرب الخدود إلح، الحدیث ۲۸۸، ص ۶۹۵.

ایک گرتا قطر، ان کا ہوگا اور ایک خارشٹ کا۔“ (۱)

حدیث ۴: صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”آنکھ کے سنو اور دل کے غم کے سبب اللہ تعالیٰ عذاب نہیں فرماتا اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا لیکن اس کے سبب عذاب یا رحم فرماتا ہے اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت پر عذاب ہوتا ہے“ (۲) یعنی جبکہ اس نے وصیت کی ہو یہ وہاں رونے کا رواج ہو اور منع نہ کیا ہو، واللہ تعالیٰ اعلم یہ یہ مراد ہے کہ ان کے رونے سے اسے تکلیف ہوتی ہے کہ دوسری حدیث میں آیا، ”اے اللہ (عزوجل) کے بندو! اپنے مردے کو تکلیف نہ دو، جب تم رونے لگتے ہو وہ بھی روتا ہے۔“ (۳)

حدیث ۵: بخاری و مسلم مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”جس پر نوحہ کیا گیا، قیامت کے دن اس نوحہ کے سبب اس پر عذاب ہوگا۔“ (۴) یعنی انھیں صورتوں میں

حدیث ۶: صحیح مسلم میں ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں جب ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا، میں نے کہا مسافرت اور پردیس میں انتقال ہوا، ان پر اس طرح روؤں گی جس کا چہرہ چاہو، میں نے رونے کا حنیہ کیا تھا اور ایک عورت بھی اس ارادہ سے آئی کہ میری مدد کرے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا ”جس گھر سے اللہ تعالیٰ نے شیطان کو دوسرے نکال دیا، تو اس میں شیطان کو داخل کرنا چاہتی ہے“ فرماتی ہیں میں رونے سے باز آئی اور نہیں روئی۔ (۵)

حدیث ۷: ترمذی ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”جو مرتا ہے اور رونے وار اس کی خوبیاں بیان کر کے روتا ہے، اللہ تعالیٰ اس میت پر دو فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اسے کوٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کیا ٹوٹا یا تھا؟“ (۶)

حدیث ۸: ابن ماجہ ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے ”اے ابن آدم! اگر تو اول صدمہ کے وقت مہر کرے اور ثواب کا طالب ہو تو تیرے لیے جنت کے سو کسی ثواب پر

1 ”صحیح مسلم“، کتاب الجنائز، باب التشدید فی البیاحۃ، الحدیث ۲۱۶، ص ۸۲۴

2 ”صحیح البخاری“، کتاب الجنائز، باب البکاء عند المریض، الحدیث ۱۳۰۴، ص ۱۰۲

3

4 ”صحیح مسلم“، کتاب الجنائز، باب المیت یعدب بکاء أهلہ علیہ، الحدیث ۲۱۵۷، ص ۸۲۴

5 ”صحیح مسلم“، کتاب الجنائز، باب البکاء عنی المیت، الحدیث ۲۱۳۴، ص ۸۲۲

6 ”جامع الترمذی“، ابوب الجنائز، باب ما جاء فی کراهیۃ البکاء عنی المیت، الحدیث ۱۰۰۳، ص ۱۷۴۷

میں راضی نہیں۔“ (۱)

حدیث ۹: احمد و بیہقی امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جس مسلمان مرد یا عورت پر کوئی مصیبت پہنچی اسے یاد کر کے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط کہے، اگرچہ مصیبت کا زمانہ دراز ہو گیا ہو، تو اللہ تعالیٰ اُس پر نیا ثواب عطا فرماتا ہے اور وہی ثواب دیتا ہے جیسا اُس دن کہ مصیبت پہنچی تھی۔“ (۲)

شہید کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ط بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۝﴾ (۳)
 ”جو اللہ (عزوجل) کی راہ میں قتل کیے گئے، انھیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تمہیں خبر نہیں۔“

اور فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ط بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝ فَرِحِينَ بِمَا أَنٰہُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۝ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ ۝ أَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةِ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ ۝ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝﴾ (۴)

”جو لوگ راہ خدا میں قتل کیے گئے انھیں مردہ نہ گن کر، بلکہ وہ اپنے رب (عزوجل) کے یہاں زندہ ہیں انھیں روزی ملتی ہے۔ اللہ (عزوجل) نے اپنے فضل سے جو انھیں دیا اس پر خوش ہیں اور جو لوگ بعد والے ان سے ابھی نہ ملے، ان کے لیے خوشخبری کے طالب کہ ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے، اللہ (عزوجل) کی نعمت اور فضل کی خوشخبری چاہتے ہیں اور یہ کہ ایمان والوں کا اجر اللہ (عزوجل) ضائع نہیں فرماتا۔“

احادیث میں اس کے فضائل بکثرت وارد ہیں، شہادت صرف اسی کا نام نہیں کہ جہاد میں قتل کیا جائے بلکہ

حدیث ۱: ایک حدیث میں فرمایا ”اس کے سوا سات شہادتیں اور ہیں۔“

(۱) جو عاون سے مراد شہید ہے۔

1 ”سب اس ماجہ“، أبواب ماجاء فی الحائز، باب ماجاء فی العبد علی نصیبہ، حدیث ۱۵۹۷، ص ۲۵۷۲

2 ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث الحسین بن علی رضی اللہ عنہما، الحدیث ۱۷۳۴، ج ۱، ص ۴۲۹

3 ب ۲، البقرة: ۱۵۴

4 ب ۴، آل عمران: ۱۶۹-۱۷۱

(۲) جو ڈوب کر مر اشدید ہے۔

(۳) ذات الجنب میں مر اشدید ہے۔

(۴) جو پیٹ کی بیماری میں مر اشدید ہے۔^(۱)

(۵) جو جل کر مر اشدید ہے۔

(۶) جس کے اوپر دیوار وغیرہ ڈھ پڑے اور مر جائے شہید ہے۔

(۷) عورت کہ بچہ پیدا ہونے یا کوآرے پن میں مر جائے شہید ہے۔^(۲)

اس حدیث کو امام مالک^(۳) والیوادودنسائی نے جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت اور

حدیث ۲: امام احمد کی روایت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”طاعون سے

بھ گئے وار اس کے مثل ہے، جو جہاد سے بھاگا اور جو صبر کرے اس کے لیے شہید کا اجر ہے۔“^(۴)

حدیث ۳: احمد و نسائی عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جو طاعون میں

مرے، ان کے بارے میں اللہ عزوجل کے دربار میں مقدمہ پیش ہوگا۔ شہدا کہیں گے، یہ ہمارے بھائی ہیں یہ ویسے ہی قتل کیے گئے

جیسے ہم اور بچھونوں پر وفات پانے والے کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں یہ اپنے بچھونوں پر مرے جیسے ہم۔ اللہ عزوجل فرمائے گا،

”ان کے زخم دیکھو، اگر ان کے زخم مقتولین کے مشابہ ہوں، تو یہ انھیں میں ہیں اور انھیں کے ساتھ ہیں۔“ دیکھیں گے تو ان کے

زخم شہدا کے زخم سے مشابہ ہوں گے، شہدا میں شامل کر دیے جائیں گے۔“^(۵)

حدیث ۴: ابن ماجہ کی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ارشاد فرمایا مسافرت کی موت شہادت ہے۔^(۶)

1 اس سے مراد استقا ہے یا دست آتا دونوں قول ہیں اور یہ لفظ دونوں کو شامل ہو سکتا ہے، لہذا اس کے فضل سے امید ہے کہ دونوں کی شہادت کا اجر ملے۔ ۱۲ منظر پر

2 حدیث کے الفاظ یہ ہیں ((والمؤزاة تموت بجمع فہی شہیدۃ)) (”س السانی“، کتاب الحائز، باب الہی عن البکاء علی المیت، الحدیث: ۱۸۴۷، ص ۲۲۰۹) دون قولہ (فہی)

جس کے یہ معنی ہیں کہ اس کی چیز سے مرے، جو اس میں انکس ہے جہانہ ہوئی اس میں دل دلت و زوال بکارت دونوں داخل ہیں۔ ۱۲

3 ”اموطاً“ لإمام مالک، کتاب الحائز، باب الہی عن البکاء علی المیت، الحدیث: ۵۶۳، ح ۱، ص ۲۱۸

4 ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد اللہ، الحدیث: ۱۴۸۸۱، ح ۵، ص ۱۴۲

5 ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث العرباض بن ساریہ، الحدیث: ۱۷۱۵۹، ح ۶، ص ۸۶

6 ”س ابن ماجہ“، أبواب ماجاء فی الحائز، باب ماجاء فی مات عرب، الحدیث: ۱۶۱۳، ص ۲۵۷۳

ان کے سوا اور بہت صورتوں میں جن میں شہادت کا ثواب ملتا ہے، امام جلال الدین سیوطی وغیرہ ائمہ نے ان کو ذکر کیا ہے بعض یہ ہیں۔

(۹) ریل کی پیاری میں مرا۔

(۱۰) سواری سے گر کر یا مرگی سے مرا۔

(۱۱) بخار میں مرا۔

(۱۲) مال یا

(۱۳) جان یا

(۱۴) اہل یا

(۱۵) کسی حق کے بچنے میں قتل کر گیا۔

(۱۶) عشق میں مرا بشرطیکہ پاکدامن ہو اور چھپایا ہو۔

(۱۷) کسی درندہ نے پھاڑ کھایا۔

(۱۸) بادشاہ نے ظلماً قید کیا یا

(۱۹) مارا اور مر گیا۔

(۲۰) کسی موذی جانور کے کاٹنے سے مرا۔

(۲۱) علم دین کی طلب میں مرا۔

(۲۲) مؤذن کہ طلب ثواب کے لیے اذان کہتا ہو۔

(۲۳) تاجر راست گو۔

(۲۴) جسے سمندر کے سفر میں مٹی اور تے آئی۔

(۲۵) جو اپنے بل بچوں کے لیے سہی کرے، ان میں امر الہی قائم کرے اور انھیں حلال کھلائے۔

(۲۶) جو ہر روز پچیس بار یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِي الْمَوْتِ وَفِي مَا بَعْدَ الْمَوْتِ۔

(۲۷) جو چاشت کی نماز پڑھے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے اور روز کو سفر و حضر میں کہیں ترک نہ کرے۔

(۲۸) فسادِ امت کے وقت سنت پر عمل کرنے والا، اس کے لیے سوشہید کا ثواب ہے۔

(۲۹) جو مرض میں لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین چاہیں بارگاہ اور اسی مرض میں مرجائے اور اچھا ہو گیا تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

(۳۰) کفار سے مقابلہ کے لیے سرحد پر گھوڑا باندھنے والا۔

(۳۱) جو ہر رات میں سورۃ نیس شریف پڑھے۔

(۳۲) جو باطمہارت سویا اور مر گیا۔

(۳۳) جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سوار ذرود شریف پڑھے۔

(۳۴) جو سچے دل سے یہ سواں کرے کہ اللہ (عزوجل) کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔

(۳۵) جو جمعہ کے دن مرے۔

(۳۶) جو صبح کو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ تین بار پڑھ کر سورۃ حشر کی پچھلی تین آیتیں

پڑھے، اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اس کے لیے شام تک استغفار کریں اور اگر اس دن میں مرا تو شہید مرا اور جو شام کو کہے صبح تک کے لیے یہی بات ہے۔^(۱)

مسائل فقہیہ

اصطلاح فقہ میں شہید اس مسلمان عاقل بالغ کا ہر کو کہتے ہیں جو بطور ظلم کسی آلہ جارحہ سے قتل کیا گیا اور نفس قتل سے مال نہ واجب ہوا اور دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو۔^(۲) شہید کا حکم یہ ہے کہ غسل نہ دیا جائے، ویسے ہی خون سمیت دفن کر دیا جائے^(۳) تو جہاں یہ حکم پایا جائے گا فقہاء اسے شہید کہیں گے ورنہ نہیں، مگر شہید فقہی نہ ہونے سے یہ رزم نہیں کہ شہید کا ثوب نہ پائے، صرف اس کا مطلب اتنا ہوگا کہ غسل دیا جائے و بس۔

مسئلہ ۱: نابالغ اور مجنون کو غسل دیا جائے، اگرچہ وہ کسی طرح قتل کیے گئے، جنب اور حیض و نفاس والی عورت خواہ ابھی حیض و نفاس میں ہو یا ختم ہو گیا مگر بھی غسل نہ کیا تو ان سب کو غسل دیا جائے۔^(۴) (رد المحتار)

مسئلہ ۲: حیض شروع ہوئے بھی پورے تین دن نہ ہوئے تھے کہ قتل کی گئی تو اسے غسل نہ دیں گے کہ ابھی یہ نہیں کہہ

۱ "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الشہید، مطلب فی تعداد الشہداء، ج ۳، ص ۱۹۵ - ۱۹۷

۲ "اسرار المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الشہید، ج ۳، ص ۱۸۷ - ۱۸۹

۳ "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الشہید، ج ۳، ص ۱۹۱

۴ "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الشہید، ج ۳، ص ۱۸۷

سکتے کہ حائض ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: جنب ہونا یوں معلوم ہوگا کہ قتل سے پہلے اس نے خود بیان کیا ہو یا اس کی عورت نے بتایا۔^(۲) (جوہرہ)

مسئلہ ۴: آکہ جارحہ وہ جس سے قتل کرنے سے قاتل پر قصاص واجب ہوتا ہے یعنی جو اعضا کو جدا کر دے جیسے تلواریں،

بندوق کو بھی کہ جارحہ کہیں گے۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: جب نفس قتل سے قاتل پر قصاص واجب نہ ہو بلکہ مال واجب ہو تو غسل دیا جائے گا، مثلاً لاشی سے مارا یا

قتل خطا کہ نشہ پر مار رہا تھا مگر کسی آدمی کو لگا اور مر گیا یا کوئی شخص نگلی تلواریں لیے سو گیا اور سوتے میں کسی آدمی پر وہ تلواریں گر پڑی وہ

مر گیا یا کسی شہر یا گاؤں میں یا ان کے قریب مقتول پڑا ملا اور اس کا قاتل معلوم نہیں، ان سب صورتوں میں غسل دیں گے اور اگر

مقتول شہر وغیرہ میں ملا اور معلوم ہے کہ چوروں نے قتل کیا ہے خواہ اسلحہ سے قتل کیا ہو یا کسی اور چیز سے تو غسل نہ دیا جائے، مگر چہ

یہ معلوم نہیں کہ کس چور نے قتل کیا۔ یوں اگر جنگل میں مارا اور معلوم نہیں کہ کس نے قتل کیا تو غسل نہ دیں گے۔ یوں اگر ڈاکوؤں

نے قتل کیا تو غسل نہ دیں گے، ہتھیار سے قتل کیا ہو یا کسی اور چیز سے۔^(۴) (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۶: اگر نفس قتل سے مال واجب نہ ہو بلکہ وجوب مال کسی امر خارج سے ہے، مثلاً قاتل وادلیئے مقتول میں

صلح ہوگئی یا باپ نے بیٹے کو، مار ڈالا یا کسی ایسے کو مارا کہ اس کا وارث بیٹا ہے، مثلاً اپنی عورت کو، رڈا اور عورت کا وارث بیٹا ہے جو

اسی شوہر سے ہے تو قصاص کا مالک یہی لڑکا ہوگا مگر چونکہ اس کا باپ قاتل ہے قصاص ساقط ہو گیا تو ان صورتوں میں غسل نہ دیا

جائے۔^(۵) (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۷: اگر قتل بطور ظلم نہ ہو بلکہ قصاص یا حد یا تعزیر میں قتل کیا گیا یا درندہ نے مار ڈالا تو غسل دیں گے۔^(۶)

(ردالمحتار)

مسئلہ ۸: کوئی شخص گھائل ہوا مگر اس کے بعد دنیا سے متعین ہوا، مثلاً کھایا یا پی یا سویا یا علاج کیا، اگرچہ یہ چیزیں بہت

قلیل ہوں یہ خیمہ میں ٹھہرا یعنی وہیں جہاں زخمی ہوا یا نہ زکا ایک وقت پورا ہوش میں گزرا، بشرطیکہ نماز ادا کرنے پر قادر ہو یا وہاں

نہیں۔

۱۔ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الشہید، ج ۳، ص ۱۸۷۔

۲۔ "انجوہرہ السیرہ"، کتاب الصلاة، باب الشہید، ص ۱۴۳۔

۳۔ "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب الشہید، ج ۳، ص ۱۸۹۔

۴۔ المرجع السابق وغیرہ

۵۔ المرجع السابق

۶۔ "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الشہید، ج ۳، ص ۱۹۲۔

سے اٹھ کر دوسری جگہ کو چلے یا لوگ اُسے معرکہ سے اٹھا کر دوسری جگہ لے گئے خواہ زندہ پہنچا ہو یا راستہ میں ہی انتقال ہو یا کسی دنیوی بات کی وصیت کی یا بیع کی یا کچھ خرید یا بہت سی باتیں کیں، تو ان سب صورتوں میں غسل دیں گے، بشرطیکہ یہ امور جہد ختم ہونے کے بعد واقع ہوئے اور اگر اٹھائے جنگ میں ہوں تو یہ چیزیں مانع شہادت نہیں یعنی غسل نہ دیں گے اور وصیت اگر آخرت کے متعلق ہو یا دوا ایک بات بولا اگر چہ لڑائی کے بعد تو شہید ہے غسل نہ دیں گے اور اگر لڑائی میں نہ قتل کیا گیا بلکہ ظلماً تو ان چیزوں میں سے اگر کوئی پانی نہ ملے غسل دیں گے ورنہ نہیں۔^(۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۹: جس کو حربی یا باغی یا ڈاکو نے کسی آدمہ سے قتل کیا ہو یا ان کے جانوروں نے اسے کچل دیا، اگرچہ خود یہی ان کے جانور پر سوار تھا یا کھینچے لیے جاتا تھا یا اس جانور نے اپنے ہاتھ پاؤں اس پر مارے یا دانت سے کاٹا یا اس کی سواری کو ان لوگوں نے بھڑکادیا اُس سے گر کر مر گیا یا انہوں نے اس پر آگ بھینگی یا ان کے یہاں سے ہوا آگ اڑا لائی یا انہوں نے کسی لکڑی میں آگ لگا دی جس کا ایک کنارہ ادھر تھا اور ان صورتوں میں جل کر مر گیا یا معرکہ میں مرا ہوا ملا اور اُس پر زخم کاٹن ہے، مثلاً آنکھ کان سے خون نکلا ہے یا حلق سے صاف خون نکلا یا ان لوگوں نے شہر پناہ پر سے اُسے پھینک دیا یا اُس کے اوپر دیوار ڈھا دی یا پانی میں ڈوبا دیا یا پانی بندھا انہوں نے کھول کر ادھر بھاگ دیا کہ ڈوب گیا یا گلا گھونٹ دیا، غرض وہ لوگ جس طرح بھی مسلمان کو قتل کریں یا قتل کے سبب بنیں وہ شہید ہے۔^(۲) (عالمگیری، در مختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۰: معرکہ میں مردہ ملا اور اُس پر قتل کا کوئی نشان نہیں یا اُس کی ٹاک یا پاخانہ پیشاب کے مقام سے خون نکلا ہے یا حلق سے سہ خون نکلا یا دشمن کے خوف سے مر گیا تو غسل دیا جائے۔^(۳) (در مختار)

مسئلہ ۱۱: اپنی جان یا ماں یا کسی مسلمان کے بچے نے میں لڑا اور مارا گیا وہ شہید ہے، لوہے یا پتھر یا لکڑی کسی چیز سے قتل کیا گیا ہو۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: دو کشتیوں میں مسلمان تھے، دشمن نے ایک کشتی پر آگ بھینگی یہ لوگ جل گئے، وہ بھڑک کر دوسری کشتی میں لگی یہ بھی جلے تو اس دوسری کشتی والے بھی شہید ہیں۔^(۵) (عالمگیری)

۱ "ابن المخرز" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الشہید، ح ۳، ص ۱۹۲-۱۹۴

۲ "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل السابع، ح ۱، ص ۱۶۷-۱۶۸

و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الشہید، ح ۳، ص ۱۸۹ وغیرہما

۳ "ابن المخرز" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الشہید، ح ۳، ص ۱۹۰

۴ "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل السابع، ح ۱، ص ۱۶۸

۵ .. المرجع السابق.

مسئلہ ۱۳: مشرک کا گھوڑا، چھوٹ کر بھاگا اور اُس پر کوئی سوار نہیں اس نے کسی مسلمان کو کچل دیا یا مسلمان نے کافر پر تیر چلا یا وہ مسلمان کو لگایا کافر کے گھوڑے سے مسلمان کا گھوڑا بھڑکا اُس نے مسلمان سو روگرا دیا یا معاذ اللہ! مسلمانوں نے فرار کی کافروں نے ان کو آگ یا خندق کی طرف مضطر کیا یا مسلمانوں نے اپنے گرد گھوکھرو بچھائے تھے پھر اُس پر چپے اور مر گئے ان سب صورتوں میں غسل دیا جائے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: لڑائی میں کسی مسلمان کا گھوڑا بھڑکایا کافروں کا جھنڈا دیکھ کر بدکا، مگر کافروں نے اسے نہیں بھڑکایا اور اس نے سوار کو گرا دیا وہ مر گیا یا کافر قلعہ بند ہوئے اور مسلمان شہر پناہ پر چڑھے، اُس پر سے پھسل کر کوئی گرا اور مر گیا یا معاذ اللہ! مسلمانوں کو شکست ہوئی اور ایک مسلمان کی سواری نے دوسرے مسلمانوں کو کچل دیا، خواہ وہ مسلمان اس پر سوار ہو یا باگ پکڑ کر بیٹے جاتا یا بیچے سے ہانکا ہو یا دشمن پر حملہ کیا اور گھوڑے سے گر کر مر گیا، ان سب صورتوں میں غسل دیا جائے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: دونوں فریق آمنے سامنے ہوئے، مگر لڑائی کی نوبت نہیں آئی اور ایک شخص مُردہ ملا تو جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ آلہ جہاد سے ظلماً قتل کیا گیا یا غسل دیا جائے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: شہید کے بدن پر جو چیزیں از جسم کفن نہ ہوں اتار لی جائیں، مثلاً پوتین زرہ ٹوٹی، خود ہتھیار، روٹی کا کپڑا اور اگر کفن مسنون میں کچھ کمی پڑے تو ضافہ کیا جائے اور پاجامہ نہ اتارا جائے اور اگر کمی ہے مگر پورا کرنے کو کچھ نہیں تو پوتین اور روٹی کا کپڑا نہ اتاریں، شہید کے سب کپڑے اتار کر نئے کپڑے دینا مکروہ ہے۔^(۴) (عالمگیری، رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ ۱۷: جیسے اور مُردوں کو خوشبو لگاتے ہیں شہید کو بھی لگائیں، شہید کا خون نہ دھویا جائے، خون سمیت دفن کریں اور اگر کپڑے میں نجاست لگی ہو تو دھو ڈالیں۔^(۵) (عالمگیری وغیرہ) شہید کی نرہ جنازہ پڑھی جائے۔^(۶) (عالم کتب)

مسئلہ ۱۸: دشمن پر وار کیا ضرب اُس پر نہ پڑی، بلکہ خود اس پر پڑی اور مر گیا تو عند اللہ شہید ہے، مگر غسل دیں ورنہ نماز پڑھیں۔^(۷) (جوہرہ)

۱ "اعتاوی الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، ابواب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل السابع، ح ۱، ص ۱۶۸

۲ ... المرجع السابق

۳ ... المرجع السابق

۴ المرجع السابق، "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الشہید، ح ۳، ص ۱۹۱ وغیرہ

۵ "اعتاوی الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، ابواب الحادی والعشرون فی الحائز، الفصل السابع، ح ۱، ص ۱۶۸ وغیرہ

۶ "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الشہید، ح ۳، ص ۱۹۱

۷ ... "الجوہرۃ البیروۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الشہید، ص ۱۴۵

کعبہ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان

حدیث ۲۱۱: صحیح مسلم و صحیح بخاری میں ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسامہ بن زید و عثمان بن طلحہ حبشی و بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہم کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا گیا کچھ دیر تک وہاں ٹھہرے جب باہر تشریف لائے، میں نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے کیا کیا؟ کہا ایک ستون بائیں طرف کیا اور دو داہنی طرف اور تین پیچھے پھر نماز پڑھی اور اس زمانہ میں بیت اللہ شریف کے چھ ستون تھے۔^(۱)

مسئلہ ۱: کعبہ معظمہ کے اندر ہر نماز جائز ہے، فرض ہو یا نفل تنہا پڑھے یا باجماعت، اگرچہ امام کا رخ اور طرف ہو اور مقتدی کا اور طرف مگر جب کہ مقتدی کی پشت امام کے سامنے ہو تو مقتدی کی نماز نہ ہوگی، ورنہ اگر مقتدی کا مونہ امام کے مونہ کے سامنے ہو تو ہو جائے گی، مگر کوئی چیز اگر درمیان میں حائل نہ ہو تو مکروہ ہے اور اگر مقتدی کا مونہ امام کی کروٹ کی طرف ہو تو بد کراہت جائز۔^(۲) (جوہرہ، در مختار وغیرہما)

مسئلہ ۲: کعبہ معظمہ کی چھت پر نماز پڑھی جب بھی یہی صورتیں ہیں، مگر اس کی چھت پر نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔^(۳) (تنویر الابصار)

مسئلہ ۳: مسجد الحرام شریف میں کعبہ معظمہ کے گرد جماعت کی اور مقتدی کعبہ معظمہ کے چاروں طرف ہوں جب بھی جائز ہے اگرچہ مقتدی بہ نسبت امام کے کعبہ سے قریب تر ہو، بشرطیکہ یہ مقتدی جو بہ نسبت امام کے قریب تر ہے اور نہ ہونے جس طرف امام ہو بلکہ دوسری طرف ہو اور اگر اسی طرف ہے جس طرف امام ہے اور بہ نسبت امام کے قریب تر ہے تو اس کی نماز نہ ہوگی۔^(۴) (عامہ کتب)

مسئلہ ۴: امام کعبہ کے اندر ہے اور مقتدی باہر تو اقتدا صحیح ہے، خواہ امام تنہا اندر ہو یا اس کے ساتھ بعض مقتدی بھی ہوں، مگر دروازہ کھلا ہونا چاہیے کہ امام کے رکوع و سجود کا حال معلوم ہوتا رہے اور اگر دروازہ بند ہے مگر امام کی آواز آتی ہے جب بھی

۱ "صحیح البخاری"، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ بین السواری فی غیر جماعۃ، الحدیث ۱۵۰۵، ص ۴۲

۲ "انحواہ النیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الکعبۃ، ص ۱۴۵

و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الکعبۃ، ج ۳، ص ۱۹۸ وغیرہما

۳ "تنویر لأبصر"، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الکعبۃ، ج ۳، ص ۱۹۸

۴ "تنویر لأبصر" و "رد المختار" کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الکعبۃ، ج ۳، ص ۱۹۹ وغیرہما

خرج نہیں مگر جس صورت میں امام تہجد ہو کر اہت ہے کہ امام تہجد بلندی پر ہوگا اور یہ مکروہ ہے۔^(۱) (رد المحتار، رد المحتار)

مسئلہ ۵: امام باہر ہو اور مقتدی اندر جب بھی نماز صحیح ہے بشرطیکہ مقتدی کی پشت امام کے مواجہہ میں نہ ہو۔^(۲) (رد المحتار)

قد تم هذا الجراء بحمد الله تعالى وله الحمد اولا واخرا وباطنا وظاهرا والصلوة والسلام على من ارسله شاهدا ومبشرا ومذبرا وداعيا الى الله بآدبه وسراجا منيرا والاله واصحابه وابنه وحزبه اجمعين الى يوم الدين والحمد لله رب العلمين واما الفقير الى العفو ابو العلا امجد على الاعظمي غفر الله ولوالديه امين

تصدیق جلیل و تقریظ بے مثل

امام اہلسنت، ناصر دین و ملت، محی الشریعہ کاسر القند، قاضی البدع، مجدد دلتا تہ ای ضرہ، صاحب الحجۃ القاہرہ، سیدی وسندی و کنزی و ذخری لیومی و غدی اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حاجی قاری مفتی احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی نفع الاسلام و المسلمین باسراۃ القدسیہ و کمالاتہ المعبوبہ و النصورہ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الحمد لله وكفى وسلم على عباده الذين اصطفى لا سيما على الشارح المصطفى ومقتفيه في المشارع اولى الصديق والصفاء.

فقیر غفرلہ المولی القدر نے یہ مبارک رسالہ بہار شریعت حصہ چہارم تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی الجہد و اجاہ و الطبع السلیم و الفکر اتقویم و الفضل و اعلیٰ مورثا ابو اعلیٰ مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب و المشرّب و السکنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی امدارین احسنی مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ رجبہ محققہ منجہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سپیس اردو میں صحیح مسکنے پائیں اور گمرعی و غلط کے مصنوع و طبع زیوروں کی طرف نہ کھنکھنہ، ٹھٹھیں موٹی عزہ بل مصنف کی عمر و علم و فیض میں برکت دے اور ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی و شافی و وافی و صافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انھیں اہل سنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں مقبول فرمائے۔ آمین

والحمد لله رب العلمين وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه وابنه وحزبه اجمعين امين. ذى الحجة الحرام ١٣٣٤ على صاحبها وآله الكرام افضل الصلوة والتحية امين.

1 "رد المحتار" و "رد المحتار"، كتاب الصلاة، باب الصلاة في الكعبة، ج ٣، ص ٢٠٠
2 "رد المحتار"، كتاب الصلاة، باب الصلاة في الكعبة، ج ٣، ص ٢٠٠

مآخذ و مراجع

کتب احادیث

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	الموطأ	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	دار معرفت، بیروت
2	المسند	امام محمد بن ادریس شافعی، متوفی ۲۰۴ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
3	المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت
4	مسند الدارمی	امام عبداللہ بن عبدالرحمن، متوفی ۲۵۵ھ	باب المدینہ، کراچی
5	صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار السلام، ریاض
6	صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار السلام
7	مسند ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۴۳ھ	دار السلام
8	مسند أبي داود	امام ابو داؤد سليمان بن اشعث جستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار السلام
9	مراسیل أبي داود	امام ابو داؤد سليمان بن اشعث جستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دلی
10	جامع الترمذی	امام ابو یسعی محمد بن یسعی ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار السلام
11	مسند الدار قطنی	امام علی بن عمرو دار قطنی، متوفی ۲۸۵ھ	مدینۃ الاولیاء، مکتان
12	البحر الزخار	امام احمد عمرو بن عبدالحق زہر، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ
13	مس النسائي	امام ابو عبد الرحمن بن احمد شعیب زہلی، متوفی ۳۰۳ھ	دار السلام

14	عمل اليوم واللیلة	امام ابو عبد الرحمن بن احمد شعیب زانی، متوفی ۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
15	المعجم الكبير	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت
16	المعجم الأوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
17	المعجم الصغير	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
18	المستدرک علی الصحیحین	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار معرفۃ، بیروت
19	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
20	السنن الکبری	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
21	السنن الصغری	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار معرفۃ، بیروت
22	معرفة السنن والآثار	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
23	شرح السنة	امام حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
24	الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
25	الإحسان بترقیب صحیح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلہان قاری، متوفی ۷۳۹ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
26	مشکاة المصابیح	علامہ ولی الدین تہجدی، متوفی ۷۴۲ھ	دار الفکر، بیروت
27	نصب الرایۃ	علامہ جمال الدین ابوجعفر عبد اللہ بن یوسف، متوفی ۸۵۵ھ	پشاور
28	کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
29	مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۳ھ	دار الفکر، بیروت

کتاب فقہ (حنفی)

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	خلاصۃ الفتاوی	علامہ طبرہ بن عبدالرشید بخاری، متوفی ۵۴۲ھ	کوئٹہ
2	مبایع المصلی	علامہ سعید الدین محمد بن محمد کاشغری، متوفی ۷۰۵ھ	ضیاء القرآن، لاہور
3	شرح الوقایہ	علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود، متوفی ۷۴۷ھ	باب امینہ، کراچی
4	الجوہرۃ السیرۃ	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب امینہ، کراچی
5	فتح القدر	علامہ کمال الدین بن ۱۶م، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
6	عبیۃ المتملک	علامہ محمد ابراہیم بن طلی، متوفی ۹۵۶ھ	سکیل اکیڈمی، لاہور
7	البحر الرائق	علامہ ذین الدین بن نجم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ
8	توسیر الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد قرطبی، متوفی ۱۰۰۳ھ	دار المعرفۃ، بیروت
9	فتح العباۃ شرح القایہ	طہا علی بن سلطان قادری، متوفی ۱۰۱۳ھ	دارالرقم، بیروت
10	مراقی الملاح	علامہ حسن بن عمار بن علی شربلانی، متوفی ۱۰۶۹ھ	ہدیۃ انا وایاء، ملتان
11	لدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ، بیروت
12	الفتاوی الہدیۃ	طہا علی الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، دہلی ہند	کوئٹہ
13	رد المختار	علامہ سید محمد امین ابن عابد بن شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ، بیروت
14	حاشیۃ الصحیباوی علی الدر المختار	علامہ احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۱۳۰۲ھ	کوئٹہ
15	الفتاوی الرصویۃ	محمد واعظ اعظم اعلیٰ حضرت، ام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۳۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابل مطالعہ کتب

﴿ شعبہ کُتب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ﴾

- (۱) **کرنسی نوٹ کے مسائل:** یہ کتاب (کعمل الفقیہ الفہم فی احکام فرص الدراہم) کی تسہیل و تخریج پر مشتمل ہے۔ جس میں نوٹ کے تبادلے اور اس سے متعلق شرعی حکامات پیش کئے گئے ہیں۔ (کل صفحات: ۱۵)
- (۲) **ولایت کا آسان راستہ** (تصویر شیخ) یہ رسالہ (الباقوتۃ الوسطۃ) کی تسہیل و تخریج پر مشتمل ہے۔ جس میں بیرومرشد کے تصور کے موضوع پر وارد ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ (کل صفحات: ۶۰)
- (۳) **ایمان کی پہچان** (حاشیہ تمہید ایمان) اس رسالے میں تمہید ایمان کے مشکل الفاظ کے معنی اور ضروری اصطلاحات کی مختصر تشریحات درج کی گئی ہیں۔ (کل صفحات: ۷۳)
- (۴) **کامیابی کے چار اصول** (حاشیہ تشریح تدبیر فلاح ذبیات و اصباح) اس رسالے میں پورے عالم اسلام کے لیے چار نکات کی صورت میں معاشی حل پیش کیا گیا ہے۔ (کل صفحات: ۴۱)
- (۵) **شریعت و طریقت** یہ رسالہ (مفاد العرفاء بوعرار شرع و عشاء) کا حاشیہ ہے۔ اس عظیم رسالے میں شریعت اور طریقت کو الگ الگ، نئے نئے والے جہوں کی سمجھ رہائی کی گئی ہے۔ (کل صفحات: ۵۷)
- (۶) **ثبوت ہلال کے طریقے** (طریق ہدایت ہلال) اس رسالے میں چاند کے ثبوت کے لئے مقرر شرعی اصول و ضوابط کی تفصیلات کا بیان ہے۔ (کل صفحات: ۶۳)
- (۷) **عورتیں اور مزارات کی حاضری:** یہ رسالہ (جمل السور فی مہی النساء عن رارہ القیوس) کا حاشیہ ہے۔ اس رسالے میں عورتوں کے زیارت قبور کے لئے نکلنے سے متعلق شرعی حکم پر وارد ہونے والے اعتراضات کے مسکت جوابات شامل ہیں۔ (کل صفحات: ۳۵)
- (۸) **اعلیٰ حضرت سے سوال جواب** (اظہار الحق التحلی) اس رسالے میں امام اہل سنت عبیدرحمۃ الرحمن پر بعض غیر مقلدین کی طرف سے کئے گئے چند سوالات کے مدلل جوابات بصورت اعتراض و رد ورج کئے گئے ہیں۔ (کل صفحات: ۱۰۰)
- (۹) **عیدین میں گلے ملنا کیسا؟** یہ رسالہ (وشاح السجود فی تحویل معانغ العید) کی تسہیل و تخریج پر مشتمل ہے۔ اس رسالے میں عیدین میں گلے ملنے کو بدعت کہنے والوں کے رد میں دلائل سے مزین تفصیلی فتویٰ شامل ہے۔ (کل صفحات: ۵۵)
- (۱۰) **راہ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل** یہ رسالہ (راذ سفحہ والوید بدعۃ نجیراں و مو سادہ السقراء) کی تسہیل و تخریج پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ پڑوسیوں اور قراء سے غیر خواہی اور دبا کوٹانے کے لیے صدقہ کے فضائل پر مشتمل احادیث

د حکایات کا بہترین مجموعہ ہے۔ (کل صفحات: ۳۰)

(۱۱) **والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق**۔ یہ رسالہ (الحقوق لضرع نعوق) کی تسہیل و حاشیہ اور تخریج پر مشتمل ہے، اس میں والدین، اساتذہ کرام، احترام مسلم اور دیگر حقوق کا تفصیلی بیان ہے۔ (کل صفحات: ۱۲۵)

(۱۲) **دعاء کے فضائل**: یہ رسالہ (أحسن الدعاء لأدب الدعاء معہ دیں، بعد دعا لأحسن الدعاء) کی حاشیہ و تسہیل اور تخریج پر مشتمل ہے، جس میں دعاؤں سے متعلق تفصیلی احکام کا بیان ہے اور ہر موضوع پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے (کل صفحات: ۱۳۰)

شائع ہونے والے عربی رسائل

از امام اہل سنت محمد دین و ملت مولانا احمد رضا خان عبید رحمۃ الرحمن

(۱) **کفل الفقیہ الفاضل** (کل صفحات ۷۳)۔ (۲) **تمہید الایمان**۔ (کل صفحات ۷۷) (۳) **الاجازات المتینة** (کل صفحات ۶۲)۔ (۴) **اہمۃ القیامۃ** (کل صفحات ۶۰)۔ (۵) **الفضل الموهبی**۔ (کل صفحات ۳۶) (۶) **أجلی الاعلام** (کل صفحات ۷۰) (۷) **الزمزمة القہریۃ** (کل صفحات ۹۳) (۸) **حسام الحرمین علی منہجر الکفر والمین**۔ (کل صفحات ۱۹۳)

﴿ شعبہ اصلاحی کتب ﴾

(۱) **خوف خدا مروج**۔ اس کتاب میں خوف خدا اور اللہ سے متعلق کثیر آیات کریمہ، احادیث مبارکہ اور بزرگان دین کے قول و احوال کے بکھرے ہوئے موتیوں کو سنسکرت تحریر میں پروانے کی کوشش کی گئی ہے۔ (کل صفحات 160)

(۲) **انفرادی کوشش**۔ اس کتاب میں تنگی کی دعوت کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کے لئے انفرادی کوشش کی ضرورت، اس کی ہیئت، اس کے فضائل اور انفرادی کوشش کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اسلاف کی انفرادی کوشش کے ”۹۹“ منتخب واقعات کو بھی جمع کیا گیا ہے جس میں ہائی دعوت اسلامی امیر اہل سنت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری دامت برکاتہم العالیہ کے ”۲۵“ واقعات بھی شامل ہیں نیز کتاب کے آخر میں انفرادی کوشش کے عملی طریقے کی مثالیں بھی پیش کی گئی ہیں۔ (کل صفحات 200)

(۳) **شاہراہ اولیاء**۔ یہ رسالہ سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ کی تصنیف ”**منہاج الطرفین**“ کا ترجمہ و تسہیل ہے۔ اس رسالے میں امام غزالی علیہ الرحمۃ نے مختلف موضوعات کے تحت مفردانہ از میں غور و فکر یعنی ”**حکم مدینہ**“ کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے مثلاً انسان کو چاہئے کہ دن اور رات پر غور کرے کہ جب دن کی روشنی پھیل جاتی ہے تو رات کی تاریکی رخصت ہو جاتی ہے اسی طرح جب نیکیوں کا نور انسان کو حاصل ہو جائے تو اس کے اعضاء سے گناہوں کی تاریکی رخصت ہو جاتی ہے۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت غور کرے کہ کس عظمت والے رب عزوجل کے گھر میں داخل ہو رہا ہے؟ اسی

طرح عبادت کرتے وقت غور کرے کہ اس میں میرا کوئی کمال نہیں یہ تو رب تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائی، علیٰ حد القیاس۔ (کل صفحات: 36)

(۴) **فکر مدینہ**: اس کتاب میں فکر مدینہ (یعنی محبہ) کی ضرورت اس کی اہمیت اس کے فوائد اور بزرگانِ دین کی فکر مدینہ کے ”131“ واقعات کو جمع کیا گیا ہے جس میں ہائی دھوت اسلامی امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری دامت برکاتہم العالیہ کے ۴۹ واقعات بھی شامل ہیں نیز مختلف موضوعات پر فکر مدینہ کرنے کا عملی طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ (کل صفحات: 164)

(۵) **امتحان کی تیاری کیسے کریں؟** اس رسالے میں ان تمام مسائل کا حل بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو ایک طبیب علم کو امتحانات کی تیاری کے دوران درپیش ہو سکتے ہیں۔ یہ رسالہ بنیادی طور پر درس نظامی کے طلبہ اسلامی بھائیوں کو مد نظر رکھ کر لکھا گیا ہے، لیکن اسکول و کالج میں پڑھنے والے طلبہ (Students) کے لئے بھی یکساں مفید ہے اس لئے انفرادی کوشش کرنے والے اسامی بھی نہیں کو چاہئے کہ یہ رسالہ ان طلبہ تک بھی پہنچائیں کیونکہ اس رسالہ میں اپنے مدنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے ان شاء اللہ عزوجل“ کو پیش نظر رکھتے ہوئے بہت سے مقامات پر نیکی کی دعوت بھی پیش کی گئی ہے۔ (کل صفحات: 132)

(۶) **نماز میں لقمہ دینے کے مسائل**: ہمارے مقصد دینے کے مسائل پر مشتمل ایک کتاب جس میں مختلف صورتوں کا حکم اکابرین رحمہم اللہ کی کتابوں سے ایک جگہ جمع کرنے کی سعی کی گئی ہے تاکہ عوام انسان کی ان مسائل تک آسانی سے رسائی ہو سکے اور اس مسئلہ کے بارے میں لوگوں میں جو مختلف قسم کی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کا ازالہ ہو سکے۔ (کل صفحات: 39)

(۷) **جنت کی دوچابیاں** اس کتاب میں پہلے جنت کی نعمتوں کا بیان کیا گیا ہے، پھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے زبان و شرم گاہ کی حفاظت سے متعلق دی گئی ایک بشارت ذکر کی گئی ہے۔ اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ ہم اس ضمانت کے حق دار کس طرح بن سکتے ہیں۔ حسب ضرورت شرعی مسائل بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ امید واثق ہے کہ زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کے بارے میں ایک مقام پر اتنی تفصیل آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہ ملے گی۔ ذلک فضل اللہ العظیم۔ (کل صفحات: 152)

(۸) **کامیاب استاذ کون؟** اس کتاب میں ان تمام امور کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کا تعلق تدریس سے ہو سکتا ہے مثلاً سبق کی تیاری، سبق پڑھانے کا طریقہ، سننے کا طریقہ علیٰ حد القیاس۔ یہ کتاب بنیادی طور پر شعبہ درس نظامی کو مد نظر رکھ کر لکھی گئی ہے لیکن حفظ و ناظرہ کے ساتھ بھی معمولی ترمیم کے ساتھ اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکتے ہیں نیز اسکول و کالج میں پڑھانے والے اساتذہ کے لئے بھی اس کتاب کا مطالعہ فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ (کل صفحات: 43)

(۹) **نصاب مدنی قافلہ** اس کتاب میں مدنی قافلہ سے متعلق امور کا بیان ہے، مثلاً مدنی قافلہ کی اہمیت، مدنی قافلہ کیسے تیار کیا جائے، مدنی

اصلاحی کتب میں بہترین اضافہ مقصود ہوگی۔ ان شاء اللہ عزوجل (کل صفحات: 124)

(۱۹) **الدعوة الى الفكر** (عربی): یہ کتاب محقق جلیل مولانا منشاء تابش قصوری مدظلہ العالی کی مایہ ناز تالیف ”دعوت فکر“ کا عربی ترجمہ ہے جس میں بد مذہبوں کو اپنی روش پر نظر ثانی کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ (کل صفحات: 148)

(۲۰) **آداب مرشد کامل** (کمل پانچ حصے): فی زمانہ ایک طرف ناقص اور کامل پیر کا امتیاز مشکل ہے تو دوسری طرف جو کسی کامل مرشد کے دامن سے وابستہ ہیں بھی تو انہیں اپنے مرشد کے ظاہری و باطنی آداب سے آشنائی نہیں۔ ان حالات میں اس بات کی اخذ ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسی تحریر ہو جس سے شریعت کی روشنی میں موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق ناقص اور کامل مرشد کی پہچان بھی ہو سکے اور کامل مرشد کے دامن سے وابستگان آداب مرشد سے مطلع ہو کر ناواقفیت کی بنا پر طریقت کی راہ میں ہونے والے ناقابل تصور نقصان سے بھی محفوظ رہ سکیں۔ اس حقیقت کو جاننے اور مرشد کامل کے آداب سمجھنے کیلئے آداب مرشد کامل کے مکمل پانچ حصوں پر مشتمل اس کتاب میں شریعت و طریقت سے متعلق ضروری معلومات پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ (کل صفحات: تقریباً 200)

(۲۱) **ٹی وی اور مٹووی**: فی زمانہ حالات بڑی تیزی کے ساتھ تیزی کی طرف بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ ایک طرف بے عملی کا سیلاب اپنی جہاں بچا رہا ہے تو دوسری طرف بد عقیدگی کے خوفناک طوفان کی ہولناکیاں بربادی کے بھیانک مناظر پیش کر رہی ہیں۔ ان حالات میں میڈیا کا طرز عمل بھی سب کے سامنے ہے۔

”T.V اور مٹووی“ نامی اس رسالے میں ٹی وی اور مٹووی کے ناجائز استعمال کی جہاں کاریوں اور جائز استعمال کی مختلف صورتوں اور فی زمانہ اس کی ضرورت کا بیان ہے۔ (کل صفحات: 32)

(۲۲) **فتاویٰ اہل سنت**: اس سلسلے میں سات حصے شائع ہو چکے ہیں۔

(۲۳) **جنت میں لے جانے والے اعمال**: اس کتاب میں مختلف نیک اعمال مثلاً حصول علم، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، دیگر صدقات، تلاوت قرآن، صبر، حسن اخلاق، توبہ، خوف خدا عزوجل اور ورد پاک کے ثواب کے بارے میں دو ہزار 2000 سے زائد احادیث موجود ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے خود میں عمل کا جذبہ بیدار ہوتا محسوس کریں گے ان شاء اللہ عزوجل۔ نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ رکھنے والے مسلمانوں کے لئے اس میں کثیر مواد موجود ہے۔ (تقریباً 1100 صفحات)

﴿ شعبہ مرسی کتب ﴾

(۱) **تعریفات نحویہ**: اس رسالہ میں علم نحوی مشہور اصطلاحات کی تعریفات مع اشعار و توضیحات جمع کر دی گئی ہیں۔ اگر طلبہ ان تعریفات کا استحضار کر لیں تو علم نحو کے مسائل و ابحاث سمجھنے میں بہت سہولت رہے گی، ان شاء اللہ عزوجل۔ (کل صفحات: 45)

(۲) **کتاب العقائد:** صدر الافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ کی تصنیف کردہ اس کتاب میں اسلامی عقائد اور حدیث پاک کی روشنی میں قیامت سے پہلے پیدا ہونے والے تین جھوٹے مدعیان نبوت (کذابوں) میں سے چند کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب کئی مدارس کے نصاب میں بھی شامل ہے۔ (کل صفحات: 64)

(۳) **نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر:** یہ کتاب فن اصول حدیث میں لکھی گئی امام حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کی بے مثال تالیف "نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر" کی عربی شرح ہے۔ اس شرح میں قوت و ضعف کے اعتبار سے حدیث کی اقسام، ان کے درجات اور محدثین کی استعمال کردہ اصطلاحات کی وضاحت درج کی گئی ہے۔ طلبہ کے لئے انتہائی مفید ہے۔ (کل صفحات: 175)

(۳) **زبدۃ الفکر شرح نخبۃ الفکر:** یہ کتاب فن اصول حدیث میں لکھی گئی امام حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کی بے مثال تالیف "نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر" کی اردو شرح ہے۔ اس شرح میں قوت و ضعف کے اعتبار سے حدیث کی اقسام، ان کے درجات اور محدثین کی استعمال کردہ اصطلاحات کی وضاحت درج کی گئی ہے۔ طلبہ کے لئے انتہائی مفید ہے۔ (کل صفحات: 91)

(۴) **شریعت میں عرف کی اہمیت:** یہ رسالہ امام سید محمد امین بن عمر عابدین شامی علیہ الرحمۃ کے عرف سے متعلق تحریر کردہ عربی رسالے "نشر العرف فی بند بعض الاحکام علی العرف" کا عربی ترجمہ ہے۔ تخصص فی الفقہ کے طلبہ اس کا ضرور مطالعہ کریں۔ (کل صفحات: 105)

(۵) **اربعین السنویہ (عربی):** علامہ شرف الدین نووی علیہ الرحمۃ کی تالیف جو کہ کثیر مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔ اس کتاب کو خوبصورت انداز میں شائع کیا گیا ہے۔ (کل صفحات: 121)

(۶) **نصاب التجوید:** اس کتاب میں درست مخارج سے حروف قرآنی کی ادائیگی کی معرفت کا بیان ہے۔ مدارس دینیہ کے طلبہ کے لئے بے حد مفید ہے۔ (کل صفحات: 79)

(۷) **گلدستہ عقائد و اعمال:** اس کتاب میں ارکان اسلام کی وضاحت بیان کی گئی ہے۔ (کل صفحات: 180)

(۸) **کامیاب طالب علم کیسے بنیں؟:** اس کتاب میں علم کے فضائل، طلب علم کی نیوتوں، اسباق کی پیشگی تیاری اور ترجمے میں مہارت حاصل کرنے کا طریقہ، کامیاب طالب علم کون؟ وغیرہم موضوعات کا بیان ہے۔ (کل صفحات: تقریباً 63)

﴿ شعبہ تخریج ﴾

عجائب القرآن مع غرائب القرآن: اس کتاب کی جدید کمپوزنگ، پرانے نسخے سے مطابقت اور نہایت احتیاط سے پردف ریڈنگ کی گئی ہے۔ حوالہ جات کی تخریج بھی کی گئی ہے۔ (کل صفحات: 206)

جنتی زیور: یہ کتاب اسلامی مسائل و مسائل کا ایک بہترین مجموعہ ہے جس میں زندگی گزارنے سے متعلق تقریباً تمام ہی شعبوں کا تذکرہ ہے، خواہ اعتقادات کا بیان ہو یا عبادات کا معاملات ہوں یا اخلاقیات تقریباً سبھی کو مصنف رحمہ اللہ نے آسان و آسان میں اپنی کتاب میں ذکر کر دیا ہے۔ (صفحات: 679)

(۱۳) بہار شریعت: فقہ حنفی کی عالم بنانے والی کتاب ”بہار شریعت“ جو عقائد اسلامیہ اور ان سے متعلق مسائل پر مشتمل ہے۔ تمام حوالہ جات کی حتیٰ المقدور تجزیہ کرنے کے ساتھ ساتھ مشکل الفاظ کے معانی بھی حاشیہ میں لکھ دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب تک ۳ حصے شائع ہو چکے ہیں، بقیہ پر کام جاری ہے۔

﴿مجلس تراجم کتب کی طرف سے پیش کردہ کتب﴾

بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاردی مدظلہ العالی کے ان رسائل کے عربی تراجم شائع ہو چکے ہیں:

(۱) بادشاہوں کی ہڈیاں (عظام الملوك) (۲) مردے کے صدمے (هموم الميت)

(۳) ضیائے درود و سلام (ضیاء الصلوٰۃ والسلام) (۴) شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ،

ان رسائل کے فارسی تراجم شائع ہو چکے ہیں:

(۱) ضیائے درود و سلام، (مؤلف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاردی مدظلہ العالی)

(۲) غفلت، (مؤلف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاردی مدظلہ العالی)

(۳) ابو جہل کی موت، (مؤلف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاردی مدظلہ العالی)

(۴) احترام مسلم، (مؤلف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاردی مدظلہ العالی)

(۵) دعوت اسلامی کا تعارف۔

اس کے علاوہ امیر اہل سنت مدظلہ العالی کی کتب و رسائل کے سندھی تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں۔ مثلاً

(۱) احکام نماز (۲) فیضانِ رمضان (۳) فیضانِ بسم اللہ

(۴) بیت جو قفلِ مدینہ (۵) آدابِ طعام (۶) بیاناتِ عطاریہ

(۷) جنات جو بادشاہ (۸) صبحِ بہاران (۹) زلزلو ۽ ان جا اسباب

(۱۰) آقا جو مہنو (۱۱) اہلِ گھوڑی سوار (۱۲) ہلصراطِ جی دھشت

(۱۳) زخمی نانگ (۱۴) کفنِ جی واپسی (۱۵) ہریلی کانِ مدینہ

(۱۶) سلازمِ جی 21ء سنہ کل (۱۷) شجرہٴ عطاریہ (۱۸) روحانی علاج

اسلام جو مجدد (سندھی): یہ کتاب امام اہل سنت، مجددِ دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی مختصر سوانح حیات پر مشتمل

ہے۔ جس میں آپ کے علمی مقام اور دینی خدمات کا بیان ہے۔ (کل صفحات 52)
 المدینۃ العلمیۃ کے ان رسائل کے سندھی تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں۔

(۱) سووی و نیوی

(۲) عشر جا احکام (ہارن جی ۷)

(۳) ملتی مدعوت اسلامی

(۴) آداب مرشد کامل

(۵) انفرادی کوشش

(۶) خوف خدا عزوجل

(۷) تنگدستی و ان جا اسباب

(۸) نصاب مدنی قافلہ

